اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

الحمد الله المنان که درین زمان سعادت اقتران قصه بلاغت
نشان فصاحت توامان نسخهٔ جنگنامهٔ ابا مسلم

مسمی به

محاربهٔ حق

۱۵- اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء

تالیف شریف شاعر بے مثال و شیرین مقال جناب
مرزا رحم علیخان عرف مرزا لے صاحب ششدر

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے قیاس خدائے عزوجل کو ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمام عالم کو پیدا کیا اور بنی آدم کو بخطاب
اشرف المخلوقات یاد فرمایا اور نعت بیحد و بیحساب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کو ہے
جنکی شان مین اللہ تعالی نے آیہ لولاک نازل فرمایا اور دولت معراج سے اوس نبی پاک کو
سرفراز کرکے خاتمہ نبوت کا ذات اقدس سرور کائنات پر کیا اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کو کہ بھائی ہین اوس رسول مقبول کے خداوند عالم نے خاص خانہ کعبہ مین پیدا کیا اور نبی حبیب
محمد مصطفے کا وصی برحق و جانشین مطلق علی کو مقرر کرکے جناب خاتم المرسلین کے دین و مذہب کو
روشن کیا اور علی ابن ابیطالب کو پروردگار عالم نے بخطاب یداللہ و اسداللہ الغالب یاد فرمایا
اور جناب حیدر کرار نے دوش رسول مقبول پر اپنے قدم رکھکر بتہائے خانہ کعبہ کو منہدم و مسمار
کرکے پیچ اسلام تمام عالم مین قایم کیا اور اولاد علی و فاطمہ مین اللہ تعالی نے گیارہ امام برحق واسطے
قیام دین رسول کے پردۂ دنیا پر پیدا کئے اور امام آخر ہمنام محمد کو اب تک پردۂ دنیا پر بسبب ستم
دشمنان کے بحالت غیبت مین سلامت رکھا ہے کہ ظہور اوس حق کے نور کا روز مقررہ خداوند

عالم پر ہوگا اور تمام دنیا سے وہ امام عالیمقام ظلم و کفر کو دور کرکے ایک مذہب کریگا اور
تا قیامت دین محمدؐ قایم رہیگا اللہ تعالیٰ تمام سادات و مومنین کی آنکھیں نور ظہور سے جناب قایم
آل محمدؐ کے روشن کرے اور ظلم و بدعت جہان سے مفقود ہو جاوے۔

سبب ترجمہ کتاب

جملہ سادات عظام و مومنین عالیمقام غلامان حیدر کرار کو واضح ہو کہ ذکر خروج عبد الرحمن
ابا مسلم ابن خواجہ اسد بن خواجہ جنید بن خواجہ علی مرکب سوار قوم قریش بزبان فارسی زمانہ
شاہان ماضیہ عجم میں تحریر ہوا تھا لیکن مثل خروج مختار رواج نپایا تھا فی الحال جناب مستطاب
معلے القاب نواب محمد باقر حسین خانصاحب ابن جناب نواب حیدر حسین خانصاحب مرحوم نبیرہ
جناب نواب تفضل حسین خانصاحب عرف خان علامہ مرحوم نے اس ہیچمدان رحیم علیخان
عرف بنے مختار کار عدالت انگریزی سے ارشاد فرمایا کہ ترجمہ خروج ابا مسلم زبان اردو
میں لکھدیا کہ جمیع سادات و مومنین عاشقان جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
بعد ملاحظہ مسرور و شاد ہوں لہذا اس نحیف کم بضاعت رحیم علیخان عرف بنے نے بحیز
حالت علالت و اضطرار و آلام پریشانی میں ترجمہ کیا اور نام کتاب خروج ابا مسلم
صحار بہ حق المعروف جنگ نامہ ابا مسلم رکھا جملہ دوستان محمدؐ و آل محمدؐ سے امیدوار
ہوں کہ اگر کہیں غلطی یا خطا حقیر سے واقع ہو گئی ہو تو براہ مومن پروری معاف فرما کر دعاء
خیر یاد فرماتے رہیں کہ موجب حسنات ہوگا۔

آغاز داستان صحار بہ حق

راویان اخبار صحیح باسناد کتب تواریخ معتبرہ و بروایت ابو مخنف و دیگر مورخان معتبرین
اسطرح سے لکھتے ہیں کہ ملک اصفہان میں ایک سوداگر بہت ذی مقدور مسمے ملک مہلیل نام
بن تمیم طائی مرید و معتقد یزید و مروان کا رہتا تھا اور اوسکی ایک دختر ماہ پیکر مسماۃ
جمیلہ بانو نہایت حسین خوبصورت ناکتخدا تھی لیکن وہ تاجر ہرچند چاہتا تھا کہ شادی عقد

نکاح جمیلہ بانو کے کرون مگر وہ دختر ہرگز راضی نہوتی تھی اتفاقاً ایک سال ملک مھلیل اصفہان سے
واسطے تجارت کے کسی اور ملک کو گیا اور جمیلہ بانو اپنی مادر کے پاس گھر مین رہتی تھی ایک رات کو
جمیلہ بانو نے عالم خواب مین دیکھا ایک بی بی مخدومہ معہ چند حوران بہشتی میرے گھر مین تشریف
لائین اور فرمایا کہ اے جمیلہ تو ایک روز حلقۂ اسلام مین آویگی اور عقد نکاح تیرا ساتھ اسد بن
خواجہ جنید کے ضرور ہوگا جمیلہ بانو نے جو مین یہ کلام حالت خواب مین سُنا تو آنکھین اپنی زیر قدم
اون مخدومہ کے فرش کین اور دست بستہ عرض کیا کہ یہ کنیز آپ کے اسم اقدس سے آگاہ نہیں
ہے حضور اپنی نام مبارک سے لونڈی کو مطلع فرما دین بمجرد عرض کرنے جمیلہ بانو کے اون
مخدومۂ عالم نے ارشاد کیا کہ مین دل ملول دختر رسول فاطمہؑ مادر حسنین ہون اور میری
پس پشت تو غور سے دیکھ الغرض جو ہین جمیلہ بانو نے پس پشت جناب سیدۂ عالم کے نگاہ
کی تو دیکھا کہ ایک جوان رعنا پشت جناب سیدہ کے دست بستہ ایستادہ ہے جمیلہ بانو
فوراً اوس جوان قریشی پر عاشق ہوگئی اور آنکھ جمیلہ بانو کی کھل گئی تو اوس جناب مخدومہ
کو نہین کو نہ دیکھا نہ اوس جوان کے صورت نظر پڑی مگر تمام گھر مین جمیلہ کے خوشبو عنبر و عود
و عنبر سے آتی تھی یہانتک کہ جمیلہ صبح کو اپنی بستر سے اوٹھی اور اپنی مان سے احوال خواب
بیان نکیا راوی کہتا ہے کہ جب جمیلہ بانو تصور اوس صورت کا جو خواب مین دیکھی تھی جب
خیال کرتی تھی تو رات دن رویا کرتی تھی ایک روز جمیلہ بانو نے اپنی مادر سے کہا کہ مجکو اجازت
ہو تو مین باغ ابراہیمؑ مین جا کر چاہ ابراہیم کے پانی سے غسل کرون تو میرا خفقان رفع ہوجائے
مادر جمیلہ نے کہا اچھا جاؤ چنانچہ جمیلہ بانو معہ چند خواصون کے باغ ابراہیم مین جو کہ بیرون شہر واقعہ
تھا گئی اور تمام روز وہان سیر و تماشے مین بسر کی جبکہ دن قلیل رہ گیا تو جمیلہ بانو دروازہ
باغ پر آئی اور سواری طلب کی راوی کہتا ہے کہ ابھی جمیلہ بانو سوار نہوئی تھی کہ ناگاہ دیکھا
ایک سوار دروازہ باغ کے کیطرف سے نکلا اور نگاہ جمیلہ بانو کی اوس سوار پر پڑی تو
ایک آہ کر کے زمین پر بیہوش ہو کر گری اور وہ سوار یہ ماجرا دیکھکر نہایت حیران ہو کر جمیلہ بانو

کا دیکھنے لگا اور عاشق دفعتاً ہو گیا جبکہ چند ساعت مین جمیلہ بانو کو ہوش آیا تو اوس سوار کا
عشق دلمین پیدا ہوا اور کہا اے سوار تیرا کیا نام ہے سوار نے کہا مجھے اسد بن خواجہ جنید
کہتے ہین جمیلہ یہ بات سنکر خاموش ہو کر اپنی گھر کو روانہ ہوئی اور اسد بھی بہزار خرابی اپنے
گھر قصبۂ مرو شاہجہان مین گیا اور گھر مین جا کر رات دن فرقت مین جمیلہ بانو کے تڑپتے تڑپتے
نہایت نحیف و ناتوان ہو گیا ناگاہ ایک روز خواجہ اسد اپنے دروازہ مکان پر مغموم و حزین
بیٹھا تھا کہ ایک عورت ضعیفہ اسد کے پاس آئے اور کہا اے پسر تیرا کیا حال ہے تو اپنا درد دل
مجھسے بیان کر مین علاج کر دونگی اسد نے کہا اے مادر میرا درد لاعلاج ہے وہ ضعیفہ بولی
تو اپنا حال بیان کر شاید اللہ تعالی میرے ہاتھ سے تجھے شفا دلاے الغرض جب کہ وہ ضعیفہ
کمال مصر ہوئی تو خواجہ اسد نے اپنا راز بیان کیا اور یہ کہا کہ یہ راز کسے پر ظاہر نکرنا نہین تو
تیرے واسطے خرابی ہوگی یہ کہکر اسد نے ایک رقعہ لکھکر ضعیفہ کو دیا کہ اسکا جواب جمیلہ بانو بنت
ملک مہلیل سوداگر سے لادے تو مین تجکو انعام دونگا راوی کہتا ہے کہ جمیلہ بانو بھی اپنے
گھر مین رات دن اسد کے فراق مین تڑپتی تھی مگر بخوف مادر مجبور تھی ناگاہ ایک روز
وہ ضعیفہ دلالہ نو دسالہ رقعہ اسد کا لیکر بصورت حجن مادر جمیلہ کے گھر گئی اور کہا مین بیت اللہ
سے آئی ہون اور تبرکات تیرے واسطے لائی ہون مادر جمیلہ بانو نے کہا اے حجن چند روز
سے میرے دختر نہایت بیمار ہے ہر چند مین اوسکا علاج کرتی ہون کچھہ نفع نہین ہوتا
تو حج سے مشرف ہو کر آئی ہے میری دختر کی صحت کیواسطے خدا سے دعا کر مین تجھے خوش کر دونگی
وہ حجن بولی اگر مین تیری دختر کو دیکھون تو کوئی تدبیر صحت کی کرون القصہ مادر جمیلہ نے
حجن کو جمیلہ بانو کے پاس بھیجدیا جبکہ حجن نے جمیلہ کو دیکھا تو آہستہ جمیلہ سے کہا مین اسد
جوان کے پاس سے آئی ہون یہ کلام جمیلہ بانو سنکر خوش ہوئی اور قریب اوس ضعیفہ
کے بیٹھہ گئی ضعیفہ نے چند آیات قرآن پڑھ کر پانی پر دم کرکے جمیلہ کو پلایا اور بعدہ
رقعہ اسد کا جمیلہ کو دیا جمیلہ رقعہ پڑھکے خوش ہوئی اور بہت زر و جواہر خفیہ ضعیفہ کو

دیگر اسد سے کہنا کہ دو گھوڑے عمدہ وسامان سفر اپنے ہمراہ لیکر بروز جمعہ باغ ابراہیم کے
دروازہ پر وقت ۳ پہر موجود رہے مین وہان ملونگی اور چند اشرفیان جمیلہ بانو نے
اوس ضعیفہ دلالہ نود سالہ کو انعام دیکر رخصت کیا الغرض جب وہ ضعیفہ زروجواہر لیکر اسد کے
پاس گئی اور سب احوال جمیلہ کا بیان کیا تو اسد بہت خوش ہوا اور اوسی وقت سے سامان
سفر مین سرگرم ہوا روز جمعہ جمیلہ بانو ۳ پہر کو اپنی مادر سے اجازت لیکر باغ ابراہیم مین
گئی اور اسد جوان بھی اوسی وقت مع سامان سفر و گھوڑے لیکر دروازہ باغ پر پہونچا
راوی کہتا ہے کہ جو ہین اسد دروازہ باغ پر گیا اوسی وقت جمیلہ نے اسد کو دیکھکر مالا
مروارید کا جو اپنے گلے مین پہنے ہوئے تھی عمداً توڑکر موتی اوسکے باغ مین ہر طرف
پریشان کردیے اور جو کہ خواصین ہمراہ جمیلہ بانو باغ مین گئین تھین اونسے جمیلہ نے
کہا کہ میرا مالا ٹوٹ گیا تم سب جلد موتی کی تلاش کرکے مجھے لادو چنانچہ وہ سب خواصین
باغ مین موتی ڈہونڈہنے مین مصروف ہوئین اور جمیلہ بانو سوار ہی اسپ ہمراہ اسد کے
وہان سے روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب اسد و جمیلہ باغ سے روانہ ہوئے تو تھوڑی دور
راہ طے کی تھی کہ شام ہوگئی اور یہ دونو اوس شب تاریک مین راہ بھول کر طرف کوفہ
کے روانہ ہوئے جب کہ وقت صبح آفتاب نکلا تو اسد کو معلوم ہوا کہ مین راہ بھول گیا
القصہ اسد مع جمیلہ بعد طے منازل کوفہ کے دروازہ پر پہونچا اور ایک باغ مین جاکر قیام
کیا روز دوم وقت صبح اسد نے جمیلہ کو اوسی باغ مین چھوڑا اور آپ تنہا شہر کے اندر گیا
اور دوکان زیلع قصاب کی تلاش کرکے زید سے ملاقات کی زید نے پوچھا کہ اے جوان تو
کون ہے اسد نے کہا مین پسر ہون خواجہ جنید کا یہ کلام سنکر زید نے اسد کی بڑی خاطر
کی اور اسد نے تمام حال مفصل اپنا و جمیلہ کا زید سے بیان کیا زید نے کہا کہ اسی وقت

تو جمیلہ کو باغ سے لے آ اور میرے گھر مین پہونچادے چنانچہ اسد جمیلہ کو باغ سے لیکر
گھر مین زید قصاب کے داخل ہوا اور وہین رہنے لگا اور زید قصاب بھی ابوترابی تھا مگر
بخوف حاکم کوفہ تقیہ مین رہتا تھا۔

بیان جانا خواصان جمیلہ کا باغ ابراہیم سے مادر جمیلہ کے پاس اور بیان گم ہوجانا جمیلہ بانو کا

راوی کہتا ہے کہ جب خواصین جمیلہ بانو کے موتی چنکر فارغ ہوئین تو تمام باغ مین جمیلہ کو تلاش کیا کہین پتہ و نشان نپایا وقت
شام مجبور ہوکر وہ خواصین ناکام روتی ہوئین مادر جمیلہ کے پاس پہونچین اور موتی
سب مادر جمیلہ کے روبرو رکھدے کر احوال غایب ہوجانے جمیلہ کا بیان کیا مادر جمیلہ نے
یہ حال سنکر آنسوؤنکی لڑی رو رو کر آنکھونسے جاری کی اور بہت رنج کیا اور تلاش بھی
دختر کی بہت کی مطلق نشان نہ پایا آخرش صبر کرکے بیٹھ رہی کہ چند روز بعد ملک مہلیل پدر
جمیلہ بانو سفر سے اپنے گھر مین واپس آیا اور مادر جمیلہ نے حال گم ہوجانے اپنی دختر کا پدر
جمیلہ بانو سے بیان کیا ملک مہلیل نے کہا کہ یہ کام کسی ابوترابی کا ہے کہ وہی میرے دختر کو
بھگا لیگیا ہوگا خیر کہان جاویگی یہ کہکر ملک مہلیل حاکم اصفہان کے پاس گیا اور سب احوال
حاکم سے کہا حاکم نے جواب دیا کہ اے ملک مہلیل تجھکو جس شخص پر گمان ہو اوسکا نام ظاہر
کرین اوسکو گرفتار کرون الغرض پدر جمیلہ نے کہا مجکو اسد بن خواجہ جنید پر شبہ ہے
کہ وہی اس ملک مین خلاف مذہب ہے اور دشمن ہے نام یزید کا راوی کہتا ہے کہ حاکم
اصفہان نے اسد کی گھر کی خانہ تلاشی کرائی کچھ پتہ نہ معلوم ہوا تب ملک مہلیل ایک سو
آدمی سوار و پیادہ اپنے ہمراہ لیکر طرف کوفہ کے روانہ ہوا۔

جانا ملک مہلیل کا پاس حاکم کوفہ کے اور بیان کرنا احوال جمیلہ بانو دختر اپنی کا

راوی کہتا ہے کہ جب ملک مہلیل پدر جمیلہ بانو پاس حاکم کوفہ کے گیا اور سب احوال حاکم سے بیان کیا تو حاکم

کوفہ نے کہا کہ تو خاطر جمع رکھہ کل کے روز مین تمام کوفہ کی خانہ تلاشی کرونگا اگر جمیلہ یہان
ہوگی تو ضرور تجکو ملجاویگی الغرض حاکم کوفہ نے پر جمیلہ کو بڑی حرمت سے مہمان کیا اور
حاکم نے داروغہ باورچی خانہ نوید کوفی کو طلب کرکے حکم دیا کہ کل صبح ملک مہلیل کے واسطے
طعام عمدہ تیار کرار کہا مینے اوسکی دعوت کی ہے اور ملک مہلیل عجب آفت مین گرفتار
ہوکر اصفہان سے میرے یہان آیا ہے کہ کوئی ابوترابی ملک مہلیل کی دختر کو اصفہان سے
لیکر بہاگا ہے مین کل کے روز کوفہ مین خانہ تلاشی کرونگا مگر تو سامان دعوت سے
غافل نرہنا القصہ نوید کوفی داروغہ باورچیخانہ یہ حال سنکر اوسی وقت زید قصاب کے
پاس گیا اور کہا کہ کل صبح کو ملک مہلیل سوداگر کی دعوت حاکم نے مقرر کی تو مجکو گوشت
عمدہ تہوڑی رات باقی رہے باورچیخانہ مین پہونچادینا زید نے نوید کوفی سے کہا کہ ملک مہلیل
کس غرض سے یہان آیا ہے نوید نے کہا ملک مہلیل کی دختر کسی ابوترابی کے ہمراہ بہت زر
جواہر لیکر بہاگی ہے اوسکی تلاش مین یہان آیا ہے اور کل صبح حاکم خانہ تلاشی کرائیگا
زید یہ حال نوید سے سنکر خاموش ہو رہا اور جب نوید اپنی گہر گیا تب زید نے اسد سے
یہ سب حال بیان کیا اسد بہت حیران ہوا تب زید نے کہا کہ آج رات کو تم معہ جمیلہ کے
کوفہ سے نکل جاؤ نہین صبح گرفتار ہوجاؤگے القصہ اسد اوسی روز وقت شب معہ
جمیلہ کوفہ سے نکل کے روانہ ہوا اور کوفہ مین روز دوم صبح کو خانہ تلاشی ہوئی مطلق
نشان جمیلہ کا نہ پایا تو مجبور ہوکر ملک مہلیل اپنے گہر واپس گیا اور گہر مین پہونچکر تجارت
وغیرہ ترک کرکے خانہ نشین ہوگیا۔

بیان حال جمیلہ و اسد کا کوفہ سے جانا طرف قصبہ مروشاہجہان قریب اصفہان کے اور وہان قیام کرنا

راوی اخبار کہن اس داستان کو باستاد معتبر جوان کرکے یون بیان کرتا ہے کہ جب اسد

وجہ یا کہ تم سے روزہ ہو کر قصبہ مرغہ [illegible] جہان مین شخص اصفہان کے پہنچو تو شام [illegible]
کو روان ہو [illegible] مقیم ہوئے [illegible] جو اسد بازار مین گیا تو ہر شخص اوسکو دیکھکر
اسکو دیکھکر حیران ہو کر کہتا تھا کہ یہ جوان تازہ وارد کس شہر کا باشندہ ہے اور [illegible]
ہر طرف [illegible] پڑتا تھا ناگاہ اسد خواجہ ابوالفضل طالقی کے پاس گیا خواجہ اوس بازار مین [illegible]
کرتے تھے اسد نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے پوچھا اے جوان تو کون ہے اسد نے اپنا نام
بیان کیا خواجہ نے بڑی خاطر کی اور اپنے مکان کے قریب ایک گھر مین اسد کو معہ جمیلہ
کے مقیم کیا اور اسد کو ایک دوکان بزازی کی رکھادی راوی کہتا ہے کہ اسد بنا [illegible]
سنی تھا چند روز مین اسقدر تجارت کی کہ محتاج ہوگیا اور خواجہ بھی ضعیف تھے چند روز
بعد مرگئے اسد نہایت پریشان ہوا اور جمیلہ سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرون جمیلہ نے کہا تمکو
اختیار ہے جو مناسب ہو وہ کام کرو آخرش مجبور ہو کر اسد ایک روز خوب کار آہنگر
کے پاس گیا اور استاد خوب کار سے اپنا حال بیان کیا خوب کار علم رمل مین بھی کامل
تھا اوسنے اسد کا زایچہ کھینچا اور کہا اے اسد تیرے نطفہ سے ایک پسر پیدا ہوگا
وہ خروج کریگا اور صاحب حکومت ہوگا اور بڑے بڑے شاہ و شہریار اوسکے مطیع
ہونگے اور دین رسول کو وہ پسر روشن کریگا اور خون حسین ابن علی کا عوض خوارج سے
لیویگا لیکن تمہارے دشمن بہت ہین تم پوشیدہ رہو ایسا نہو کہ تمکو کوئی صدمہ پہونچے
ابھی وقت تمہارے ظاہر ہونیکا نہین ہے مین تقیہ مین رہتا ہون جب وقت اوسکا
موقع ہوگا اوسوقت جو چاہنا وہ کرنا اور آجکل اگر تمکو ضرورت خرچ کی ہو تو مجھسے
قرض حسنہ لیجاو الغرض اسد نے کچھ روپیہ خوب کار سے لیکر اپنے گھر مین خفیہ بنا گذارا

بیان حال پیدا ہونا پسر خوب کار کا اور نام اوسکا خورد کی آہنگر مشہور ہونا

راوی باسناد معتبر لکھتا ہے کہ جب اسد مرو شاہجہان مین رہنے لگے تو ایک روز خوب کار کے
ملاقات کو گئے جو ہین مکان پر خوب کار کے پہونچے تھے کہ ایکبار خوب کار کے گھر مین شور و غل
مبارکباد کا ہوا اور خوب کار خوش و خورم دروازہ پر آیا تو اسد کو دیکھا اسد نے مبارکباد دی
خوب کار نے اوسی وقت زائچہ اپنے پسر کا کیا تو اسد سے کہا کہ یہ لڑکا میرا بہت بڑا پہلوان اور
نہایت بہادر ہوگا اور دشمنان اہلبیت نبی کے خون کا تشنہ ہوگا اور جب تمہارا پسر پیدا ہوگا
تو یہ فرزند میرا اوسکی ہر طرح سے اعانت کریگا اسد یہ حال سنکر خوش ہوئے اور خوب کار
اپنے فرزند کی پرورش مین بدل مصروف ہوا جب کہ محمود کہ تین چار برس کا ہوا خوب کار
مر گیا اور اسد نہایت پریشان ہوا کہ اب میری کون اعانت خرچکی کریگا الغرض اسد رہنے
لگے راوی کہتا ہے کہ متصل مکان اسد کے عبد العزیز عراقی بہت مالدار رہتا تھا اور وہ عاشق
جمیلہ بانو پر عاشق ہوگیا ایک روز اسد سے عبد العزیز نے کہا کہ آپ اور تم میری ہمسایہ مین رہتے ہو
اور نہایت تکلیف مین ہو جو تمکو ضرورت خرچ کی ہو مجھسے لیجاؤ جبکہ عبد العزیز نے اسد سے اسطرح
کہا تو اسد نے ایک ہزار روپیہ سکہ مروانی اوسسے قرض لیا اور ایک رقعہ اوسکو لکھدیا القصہ
چند روز چند اتفاقاً اسد پر ایسی واقعہ ہوئین کہ اسد نے وہ سب روپیہ صرف کیا اور پھر مفلس
ہوگئے اور ہر روز فاقہ کا صدمہ اوٹھانے لگے تو ایک روز اسد نے جمیلہ سے کہا کہ اگر تم
چند روز پریشان ہو اور صدمہ میری جدائی کا گوارا کرو تو مین بصرہ مین جاکر ایک شخص سے
قرضہ اپنے پدر کا لے آون جمیلہ نے کہا اچھا جاؤ چنانچہ اسد تدبیر خرچ سفر کے کرکے
بصرہ کو روانہ ہوگئے اور جب بصرہ مین جاکر عبید نصرانی سے زر قرضہ طلب کیا تو وہ
کافر منکر ہوگیا اسد نے اوس نصرانی کو قتل کیا اور بصرہ سے روانہ ہوگئے راہ مین ایک
مسافر نے اسد سے کہا کہ اے اسد ملک جلیل اصفہانی مر گیا اگر تم وہان جاؤ تو تمام
مال و دولت جمیلہ بانو کے حصہ مین پاؤگے تونگر ہوجاؤگے اسد یہ حال سنکر اصفہان
کو گیا اور بادر جمیلہ بانو سے ملاقات کی اور جمیلہ کا حال بیان کیا اور جمیلہ نے تمام نقد و جنس

گہر کا جو تہا اسکے گرو کر دیا اور بقدر رفع ضرورت اپنے پاس رکہہ لیا القصہ اسد وہ مال لیکر روانہ ہوا اوہر
حال جمیلہ کا یہ ہے کہ جب اسد کو سفر مین عرصہ ہوا تو عبدالعزیز نے جمیلہ بانو سے کہا کہ یا تو میرا قرضہ
ادا کر دے یا میرے ساتہہ نکاح کر لے اسد تجکو جمیلہ کر کے چہوڑ گیا اب یہان نہ آویگا جمیلہ بانو نے
کہا کہ مین تیرے ساتہہ عقد نکرونگی لیکن تو مجکو فروخت کر کے اپنا قرضہ حصول کر لے القصہ
جمیلہ بانو ہمراہ عبدالعزیز ایک روز بازار بردہ فروشون مین گئی وہان کوئی خریدار نہوا تب جمیلہ
معہ عبدالعزیز ایک دلال کے ذریعہ سے خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر گئی جو ہین خواجہ نے جمیلہ کو
دیکہا تو پہچان لیا کہ یہ کوئی مومنہ دوست اہلبیت نبوی کے ہے خواجہ نے جمیلہ سے حال پوچہا
جمیلہ نے رو کر مفصل احوال بیان کیا خواجہ نے فوراً قرضہ عبدالعزیز کو ادا کیا اور جمیلہ کو اپنے حرم مین بڑی عزت سے رکہا

احوال واپس آنے اسد کا اور پیدا ہونا ابا مسلم پسر اسد کا

راوی کہتا ہے کہ جب اسد مال و دولت اصفہان سے لیکر مروشاہجہان مین واپس
آیا اور جس گہر مین جمیلہ کو چہوڑ گیا تہا وہان گیا تو جمیلہ کو نہ پایا اہل محلہ سے پوچہا جمیلہ بانو
زوجہ میری کہان ہے لوگون نے کہا کہ خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر مین ہے الغرض اسد
خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر گیا خواجہ نے جمیلہ سے ملاقات کرائی جمیلہ نے اپنا حال اور عبدالعزیز کا
جبر و ظلم بیان کیا اور خواجہ عبداللہ کثیر کا ترحم کر کے قرضہ ادا کرنا بہی بیان کیا اور خواجہ کی
نہایت تعریف جمیلہ نے بیان کی اسد نہایت خوش ہوا اور خواجہ کے گہر مین رہنے لگا اور
اور خواجہ بہی اسد کو مثل فرزند کے سمجہنے لگے اور بہت خاطر کرنے لگے

بیان احوال حاکم مروشاہجہان دشمن اہلبیت نبوی کا اور احوال پیدا ہونے ابا مسلم بن اسد کا

راوی کہتا ہے کہ جب اسد خواجہ کے گہر مین رہنے لگا اور نہایت درجہ کی آسائش اسد کو ہوئی
تو بقدرت پروردگار اسد کے یہان بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا عبدالرحمن ابا مسلم رکہا اور اسد
اپنے پسر کی پرورش مین نہایت سرگرمی سے مصروف ہوا القصہ مروشاہجہان مین اوس زمانہ
مین سنجرہ کوثری حاکم تہا اور فرعون ابن معنا ان سنجرہ کا وزیر تہا اور سنجرہ فرعون

راستہ بہتا تمام کام کرتا تھا اور فرعون کو اہلبیت نبوی سے نہایت بغض و عداوت تھی
اور ہمیشہ رات دن ایسے فکر میں رہتا تھا کہ جہانتک دوستان علی و آل رسول کا پتہ نشان
ملتا تھا فرعون انکو قتل کراتا تھا اور مروان بھی فرعون سے بہت راضی تھا اتفاقاً ایک دن
فرعون سے سنجرہ نے جو ایک آدمی تھا بیان کیا کہ خواجہ عبداللہ کثیر کے گھر میں اکثر مہمان آتے
اور ظاہر اور بعض حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ابوترابی ہے فرعون نے سنجرہ سے کہا
کہ تو عبداللہ کثیر کو دوست سمجھتا ہے اور وہ ابوترابیوں کی خدمت کرتا ہے میرے نزدیک
بہتر ہے کہ خواجہ عبداللہ کثیر کو گرفتار کرکے مروان کے پاس روانہ کردے مروان تجھسے
بہت خوش ہوگا اور مرتبہ تیرا بڑھا دیگا سنجرہ نے کہا عبداللہ کثیر مروان کی امان میں آیا ہے
بلا وجہ ایسے شخص کو ستانا یا ایذا دینا اچھا نہیں فرعون نے کہا کہ میں ایسے تدبیر بتاتا ہوں
کہ تیرے ذمہ کوئی الزام نہوے اور مطلب تیرا ہوجاوے سنجرہ نے کہا وہ کونسی تدبیر
ہے فرعون نے کہا کہ تو ایک روز اپنے باغ میں صحبت شراب کباب کی برپا کرکے خواجہ عبداللہ
کو شریک صحبت کر پھر میں خواجہ پر الزام ایسا قایم کردونگا کہ تجکو موقع گرفتار کرنے کا
ہاتھ آجاویگا القصہ سنجرہ نے رائے فرعون کی پسند کرکے ایک رات اپنے باغ میں صحبت
قرار دی اور خواجہ عبداللہ کثیر کو بھی دعوت میں طلب کیا راوی کہتا ہے کہ جب خواجہ صاحب
باغ میں سنجرہ کے آگئے تو فرعون نے جام شراب اپنے ہاتھ میں لیکر خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ یہ شراب
قاسم یزید کی ہے اور تبرک ہے نوش کرو خواجہ نے کہا اے فرعون تجکو خوب معلوم ہے کہ
میں [illegible] سے مشرف ہوچکا اور توبہ کرچکا ہوں امورات خلاف شرع سے اب عالم
پیری میں شراب پینا میرے واسطے باعث رسوائی ہونیکا ہے اور انجام شراب خواری کا
[illegible] اپنے فعل سے معاف رکھ فرعون نے کہا اچھا اگر شراب نہیں پیتے تو میرے
بات کا جواب صاف دو خواجہ نے کہا وہ کیا بات ہے فرعون نے کہا خواجہ خلیفہ اول ابوبکر
کے حق میں کیا کہتے ہو خواجہ نے کہا وہ یار غار جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تھے اور

بعد وفات رسالت پناہ خلیفہ ہوئے تھے فرعون نے کہا کہ شیعہ چہارم علی ابن ابیطالب علیہ
السلام کے تھے یہی مذہب امامیہ ہے خواجہ نے کہا کہ علی بھائی چچا زاد اور داماد پیغمبر تھے اور
داماد تھے رسول اللہ کے اور اللہ تعالی کی طرف سے شرف علیکو عطا ہوا ہے اور دلدل دنیا
و فاطمہ کو دی ہے تمام عالم پر کرم اور تم کہ ہم نے حسنین کی شان میں سنا ہے کہ وہ سردار
جوانان بہشت ہیں فرعون نے کہا اے خواجہ یزید ابن معاویہ کے بارہ میں کیا کہتے ہو
خواجہ نے کہا کہ یزید فاسق و فاجر تھا اور اس نے خلاف حکم خدا و رسول ظلم و بدعت کو
رواج دیا تھا اور آل نبی و اہلبیت مصطفوی کی ہتک حرمت یزید نے کی جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ مورد لعن ہو گیا راوی کہتا ہے کہ فرعون یہ کلام سنکر آمادہ فساد ہوا اور خواجہ نے
ہر چند چاہا کہ رفع نزاع ہو جاوے مگر فرعون نے طول فساد کو دیا اور یہاں تک نوبت پہونچی
کہ آخرش تلوار درمیان میں کھنچی اور قتل و قمع ہونے لگا خواجہ قاسم برادر خورد خواجہ
عبداللہ کثیر نے شمشیر خوارج جہنم واصل کرکے شہادت پائی راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر عام
ہوئی کہ خواجہ سے اور حاکم سے فساد ہو تو یہ حال سنکر دوستان خواجہ ہمراہ ابو نصر شبیب و
وحید خونخوار و میرک شراع واسطے کمک خواجہ کے باغ حاکم میں پہونچے اور خواجہ کی حمایت
کرکے لاش قاسم برادر خواجہ کی براہ بہادری مکان خواجہ میں لیگئے اور دروازہ مکان
خواجہ نے بند کرکے سامان جنگ کا کیا اور چہار طرف سے خوارج نے خواجہ کا گھر گھیر لیا راوی
کہتا ہے کہ تین دن اسی طرح سے گذر گئے روز چہارم حمزہ بن نوفل حاکم کے پاس گیا اور
کہا اے سفیہ تو نے بہت برا کیا کہ فرعون کی ترغیب سے خواجہ عبداللہ کثیر سے فساد کیا
تو نہیں جانتا کہ خواجہ مروان کی امان میں ہیں اور مروان خواجہ کی نہایت خاطرداری
کرتا ہے علاوہ اسکے یہ بہت بڑا خوف ہے کہ اگر خواجہ عبداللہ شیعان یمن و دیگر اشخاص
عجم وغیرہ کو یہ حال لکھینگے تو یقین ہے کہ جو شیعہ بوجہ فہمایش خواجہ عبداللہ مروان سے
برگشتہ نہیں ہوئے ہیں اب وہ سب خواجہ کے شریک ہو جاوینگے اور ہر ملک میں غدر ہو جاویگا

تو مروان کو تو کیا جواب دیگا اور جب تیرے شکایت خواجہ مروان کو لکھینگے بلا شبہ مروان تجھکو معزول کردیگا بہتر یہ ہے کہ خواجہ سے صفائی کرے سنجرہ نے حمزہ بن نوفل کے کہنے سے خواجہ سے عذر خواہی کر کے صفائی حاصل کی اور جنگ موقوف ہوئی لیکن فرعون دل مین خواجہ سے غبار رکھتا تھا ایک روز فرعون کے مشورہ سے سنجرہ نے ایک نامہ خفیہ خواجہ کی شکایت مین مروان کو لکھا کہ خواجہ عبداللہ کثیر در پردہ تجھسے عداوت رکھتا ہے اور تیری سلطنت کے بربادی کا خواہان ہے اور ابوترابیون کو جمع کر کے قصد خروج کا رکھتا ہے القصہ جب نامہ سنجرہ کا مروان کو پہونچا مروان نے القمہ شامی پہلوان کو دس ہزار سوار سے واسطے گرفتاری خواجہ عبداللہ کثیر کے دمشق سے روانہ کیا القصہ جب کہ علقمہ قریب مروشاہجہان کے پہونچا تو خواجہ عبداللہ کو خبر اپنے گرفتاری کی معلوم ہوئی خواجہ نے اسعد کو سمجھا یا تو اپنے گھر سے طرف طایف کے روانہ کیا اور آپ تو چند تحفہ لیکر علقمہ کے پاس گئے علقمہ نے کہا خواجہ مین تمہاری گرفتاری کو آیا ہون خواجہ نے کہا بسم اللہ مین تیرے ہمراہ مروان کے پاس چلونگا یہ کہکر روز دوم ہمراہ علقمہ عبداللہ کثیر دمشق کو روانہ ہوئے اور بعد طے منازل مروان کے پاس پہونچے مروان نے خواجہ سے کہا کہ کیا تم میرے عہد سے برگشتہ ہوگئے خواجہ نے کہا یہ غلط ہے سنجرہ کوتری حاکم مروشاہجہان نے بہ مشورہ فرعون بن مضامان مذہب ابوترابی اختیار کیا ہے اور مینے جب یہ حال سنا تو سنجرہ کو فہمایش کی کہ یہ کیا حرکت بیہودہ تو نے کی سنجرہ مجھسے برسر فساد ہوا اور میرے بھائی قاسم کو قتل کیا مینے تیری وجہ سے اب تک طرح دی مگر فرعون و سنجرہ تا حال آمادہ فساد ہین چند روز مین تجھکو مفصل احوال معلوم ہوجاویگا راوی کہتا ہے کہ یہ بھی قدرت تھی کہ کہنا خواجہ کا مروان کے دل مین سچ ہوگیا اور اوسی روز علقمہ کو مروان نے حکم دیا کہ اب تو سنجرہ کو قید کر کے میرے حضور مین حاضر کردے راوی کہتا ہے کہ علقمہ فوراً حسب الحکم مروان فوج لیکر مروشاہجہان کو

پھر روانہ ہوا اور جب مرو شاہجہان کے قریب پہونچا تو سنجرہ کو خبر ہوئی اوسنے دروازہ
قلعہ کا بند کر لیا اور علقمہ سے ملاقات نہ کی جب کہ علقمہ کو یقین ہوا کہ سنجرہ منحرف ہے تب
علقمہ نے ایک خط لکھکر تیر میں باندہ کر اندر قلعہ کے سنجرہ کے پہینکا سنجرہ وہ خط پڑہ کر
لاف زنی کرنے لگا اور علقمہ اور مروان کو ناسزا کہا اور جواب خط کا پشت خط علقمہ پر فقط
لفظ جنگ لکھکر طرف علقمہ کے تیر میں باندہ کر پہونچا دیا اور یہ بہی لکہا کہ اے علقمہ تو کیون
اپنی جان دینے آیا ہے یہان سے واپس جا راوی کہتا ہے کہ علقمہ جواب خط سے مطلع
ہوکر آمادہ جنگ ہوا مگر کوئی راہ اندر قلعہ کے جانے کی دفعتًا نہ پائی تو یہ بیان کیا کہ کوئی
بہادر اس شہر مین ہے جو سنجرہ کا سر مجکو لا دیوے ابو نصر شب رو ابوترابی دوست خاص
عبد اللہ کشیر نے وعدہ کیا کہ آج رات کو مین یہ کام کر دونگا القصہ جب رات ہوئی ابو نصر
شب رو بذریعہ کمند قلعہ مرو شاہجہان مین گیا اور بارگاہ سنجرہ مین جاکر سنجرہ کا سر کاٹ لایا
اور علقمہ کو لاکر دیدیا علقمہ نے ابو نصر شب رو کی بہت تعریف کی اور انعام دیا اور وقت
صبح علقمہ اندر قلعہ کے گیا اور مال اور خزانہ وہان کا ضبط کر لیا اور سر سنجرہ کا معہ خزانہ
اپنی عرضی کے ہمراہ علقمہ نے مروان کو روانہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب سر سنجرہ کا مروان
کے حضور مین گیا اور مضمون خط علقمہ سے آگاہ ہوا تو مروان نے علقمہ کو لکہا کہ مرو شاہجہان
مین حمزہ بن نوفل کو حاکم مقرر کرکے جلد ہمارے پاس چلے آؤ تاکید جانو اور مروان نے
خواجہ عبد اللہ کشیر کو بڑی عزت و توقیر سے رخصت کیا

بیان خواب دیکھنا مروان کا اور تعبیر دینا ایک نجومی کا

راوی معتبر خبر صحیح دیتا ہے کہ ایک رات مروان نے خواب دیکھا کہ ایک نوجوان تلوار برہنہ لیکر میرے اوپر حملہ کرتا ہے
صبح مروان نے دربار مین خواب بیان کیا ایک نجومی نے کہا کہ کوئی جوان اوپر تیرے اصفہان ملک سے تہوڑے عرصہ مین
خروج کریگا اور تیری سلطنت مین زوال ہوگا مروان یہ بات سنکر بہت پریشان ہوا
اور اپنے دربار مین کہا مین کسکو وہان حاکم کر دون جو کہ بندوبست اچہا کرے صفا خروج کو

کو گرفتار کرکے میرے پاس روانہ کرے عبد الجبار وزیر مروان نے کہا کہ ملک خراسان میں ہمارا نام نائب ایک شخص نصر سیار قبیلہ شمر ذی الجوشن قاتل حسین ابن علی سے ہے اور بہت بڑا بہادر ہے اور دوست ہی تیرا اور مطیع ہے مذہب یزیدیہ کا اور دشمن ہے خاندان علی کا اگر وہ حکومت وہاں کی قبول کرے تو اچھا ہے راوی کہتا ہے کہ مروان یہ بات سنکر خوش ہوا اور خلعت حکومت خراسان وغیرہ معہ خط کے ہمراہ والی اپنے وزیر طاہر خضری و امیر سیلان وغیرہ کے معہ فوج وخزانہ دمشق سے روانہ کیا اور بعد اسکے مروان نے پہلوانان کانگ بن عذرہ اور ہنگ بن عذرہ و عیسی بیزار و یوسف دیوانہ و سلیمان طوسی و احمد کوفی و طوغان رود گرد زنجی و طاچ سقہ و گرگین و فرخ شبرگ نے نواز وغیرہ کو معہ فوج کثیر طرف طایف کے واسطے کمک نصر سیار کے روانہ کیا اور ایک نامہ مروان نے اصفہان میں پاس حجاج کے بھیجا کہ تیری سرحد میں کوئی شخص صاحب خروج پیدا ہوئے اوسکو گرفتار کرکے میرے پاس روانہ کرنا

بیان احوال ترقی اسد اور پرورش پانا ابا مسلم کا اپنے

راوی شیرین مقال یہ حال لکھتا ہی کہ ایک روز اسد بن جنید بازار اصفہان میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی اسد کو سلام کیا اور یہ کہا کہ تمہاری گرفتاری کا حکم دمشق سے یہاں آیا ہے تم بازار میں نہ نکلو میں تمہارا دوست ہوں نام میرا قیس بن عامر ہے اور میں غلام ہوں جناب ابو تراب کا اور وزیر ہوں یہاں کے حاکم کا الغرض قیس بن عامر اسد کو اپنے گھر لایا اور سب حال اسد سے پوچھا بعدہ اسد نے کہا میرے پسر کا زایچہ کردو قیس نے زایچہ ابا مسلم کا کیا اور کہا کہ تیرا پسر صاحب خروج ہوگا اور دین محمد کو قوت دیگا اور عوض خون حسین کا لیگا اور بڑے بڑے شاہ وشہریار ابا مسلم کے مطیع ہونگے مگر تم تلوار سے مارے جاؤگے بعد ابا مسلم خروج کریگا اسد خوش ہوئے اور خفیہ رہنے لگے ایک روز اسد نے قیس بن عامر سے کہا کہ تم مجکو اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو قیس نے کہا کہ وہ دشمن ہے نام ابو تراب کا

ایسا نہو کہ تمہارا مذہب اوس پر ظاہر ہوجاوے تو بڑی خرابی ہووے اسد نے کہا ہرگز
میرا حال اوس پر ظاہر نہوگا تم مجھے وہاں تک پہونچادو میرا خدا میرے جان کا حافظ ہے
آخرش ایک روز قیس کے ہمراہ اسد دربار مین بادشاہ کے گیا بادشاہ نے قیس سے پوچھا یہ
کون آدمی آج تیرے ہمراہ آیا ہے قیس نے کہا یہ میرا برادر زادہ ہے راوی کہتا ہے کہ جب
اسد دربار مین جاکر بیٹھا تھا کہ ایک چوبدار نے باہر سے آکر حاکم سے کہا کہ ایک پہلوان کسی
شہر سے آیا ہے وہ کہتا ہے کہ بادشاہ کے سرکار مین کوئی پہلوان ہو تو مجھسے مقابلہ کرے
نہین تو بادشاہ میرے کاغذ پر مہر کردے بادشاہ یہ بات سنکر خاموش ہوگیا اسد نے
قیس سے کہا کہ تم حاکم سے کہو مین پہلوان سے زور کرونگا قیس نے اسد کو منع کیا اسد نے
نہ مانا آخرش حاکم سے قیس نے کہا کہ اے بادشاہ اوس پہلوان کو طلب کر میرا بھتیجا زور
اوس سے کریگا بادشاہ نے کہا یہ آدمی قوی و توانا نہین ہے پہلوان سے کیا لڑے گا
اسد نے کہا خدا مددگار ہے پہلوان کو دربار مین بلایئے الغرض بادشاہ نے اوس پہلوان
کو اپنے روبرو طلب کیا اور اسد سے مقابلہ کرایا وہ پہلوان بھی قوم خوارج سے تھا دربار
مین لاف زنی کرنے لگا اور یہ کہا کہ اے بادشاہ یہ ایک موضعیف سے میرا مقابلہ کیا کریگا
اگر رستم میرے سامنے آتا تو مین اوسکو پیرزال سمجھتا اس آدمی کے کیا طاقت ہے
جو مجھسے زور کریگا اسد کو اوس پہلوان کا یہ کلام ناگوار ہوا اور کہا کہ اے اجل رسیدہ
کیا لاف زنی کرتا ہے کچھ ہنر پہلوانی کا دکھا راوی کہتا ہے جو ہین یہ کلام اسد سے
اوسنے سنا مارے غصہ کے لال ہوگیا اور اسد سے مقابلہ کیا اسد نے دلمین کہا یا علی بروقت
امداد ہے یہ کہکر پہلوان سے معروف کشتی ہوگیا تھوڑے عرصہ مین اسد نے بفضل خدا
اسنے اوس پہلوان کو زیر کیا بادشاہ نے اسکو خلعت دیا اور نام پوچھا اسد نے
کہا مجھے فرخ زاد کہتے ہین بادشاہ نے اسد کی تنخواہ مقرر کرکے یہ حکم دیا کہ ہر روز حاضر
دربار رہا کرو اسد دربار مین رہنے لگا اور اسفند یار بادشاہ کی اطاعت کی کہ عہدہ کلو

اسد کو بادشاہ نے عطا کیا اور اسد نے اپنی طرف سے کچھہ لوگ مقرر کر دیئے کہ شہر مین حفاظت
اس بات کی کرین کہ جو کوئی شخص قلعہ شاہی کیطرف منہ کر کے پیشاب کرے اوسکو گرفتار
کرو اور جو لوگ اس جرم مین گرفتار ہوتے تھے اونمین جو کوئی ابو ترابی ہوتا تھا اوسکو رہا
کر دیتے تھے جو کوئی خوارج گرفتار ہوتا تھا اسد اوسکو قید مین ہلاک کرتا تھا اور اسد نے
ایک آہن گر ابو ترابی سے ایک دوکان رکھوائی اور اوسکے دوکان مین ایک تہہ خانہ
خفیہ بنوایا اور یہ حکم دیا کہ جو کوئی مذہب خوارج سطیع یزید کوئی کام بنوانے دوکان مین
آوے اوسکو قتل کر کے تہہ خانہ مین خفیہ دفن کر دیا کرنا چنانچہ اسیطرح شہر مین
ہر روز ایک دو آدمی غایب ہونے لگے بادشاہ نے یہ خبر سنکر اسد سے کہا کہ تم بندوبست
کرو اور تلاش کرو کہ میرے رعایا کیونکر ہر روز گم ہو جاتی ہے اسد نے کہا بہت اچھا
بندوبست کرونگا القصہ ایک روز ایک شخص قوم مالی بیلچہ بنوانے آہن گر کے دوکان
پر گیا اور اوسکے ہمراہ ایک اوسکا دوست بھی گیا جب کہ مالی کو بیلچہ بنوانے مین عرصہ ہوا
تو دوست مالی کا اپنے گھر مالی کو چھوڑ کر چلا گیا آہن گر نے اوس مالی کو بھی قتل کر کے
تہہ خانہ مین دفن کر دیا بعد تھوڑے عرصہ کے دوست مالی کا دوکان آہن گر پر آیا اور کہا
اب تک مالی ہمارا دوست اپنے گھر نہین گیا کیا وجہ ہوئی آہن گر نے کہا وہ اپنے زوجہ کی
شکایت مجھسے کرتا تھا کہ میری زوجہ بدکار ہے اب مین گھر مین نہ رہونگا اور بڑی دیر ہوئے
میری دوکان سے چلا گیا دوست مالی کا یہ حال سنکر زوجہ مالی کے پاس گیا اور کہا تو بدکار ہے
تیرا شوہر تجھسے ناراض ہو کر آج کسی طرف چلا گیا زوجہ مالی نے اوسکی ڈاڑھی پکڑ کر
خوب مارا اور کہا تو میرے شوہر پیدا کر دے الغرض دونون لڑتے ہوئے حاکم کے پاس
گئے وہان بھی فیصلہ نہوا اور وہ دونون اپنے گھر گئے اور بادشاہ کو بھی یہ خبر متواتر
پہونچی کہ شاید صاحب خروج یہان موجود ہے جو ہر روز دو ایک آدمی گم ہوتے ہین
کہ صاحب خروج خفیہ طور سے دوستان یزید و مروان کو قتل کر کے کہین پوشیدہ کرتا ہے

یہ ہی وجہ ہے کہ مال کا پتہ و نشان نہین ملتا القصہ حاکم اصفہان نے یہ حال روزمرہ
کی واردات کا مروان کو لکھا مروان نے دمشق معہ فوج داغولی کو کہ پیرزادہ اور سرہنگ
مروان کا تھا طرف اصفہان کے روانہ کیا جب کہ داغولی اصفہان مین پہونچا تو حاکم
اصفہان نے داغولی کو عہدہ مخبری عطا کیا اور بڑی خاطر کرنے لگا اور داغولی ہر
روز شہر مین گشت کو صورت اپنی تبدیل کر کے پہرنے لگا راوی کہتا ہے کہ اسدی ہر
روز بروز حاکم کرتا تھا اور اسد بہی زیادہ خوارج کشی مین سرگرم رہتا تھا اتفاقاً ایک
روز داغولی کسی جرم مین قید ہوکر اسد کے پاس آیا اور بوجہ تبدیل صورت کسی نے
داغولی کو نہ پہچانا اور اسد نے یہ حکم دیا کہ اسکو اوس قیدخانہ مین بند کرو جہان
دو چار روز مین قیدی ہلاک ہوتا ہے داغولی چونکہ مکار تہا اوسنے اسد سے کہا مجکو
تم سے کچھ کہنا ہے علیحدہ مجہسے دو باتین کرلو پہر قید کرنا اسد نے داغولی کو تنہائی مین لیجاکر
پوچھا کہ کیا تیرا بیان ہے داغولی بولا مین ابوترابی ہون مجہ سے اوپر رحم کرو اسد نے
یہ بات سنکر اوسیوقت داغولی کو رہا کیا تو داغولی نے کہا مین چاہتا ہون کہ مجہسے بہی
کوئی کام لیا کرو مین تمہارا دوست ہم مذہب ہون اسد نے کہا ابہی موقع نہین
جب وقت ہوگا تب اعلان مذہب کا کردونگا اوسوقت تو شرکت کرنا داغولی نے
کہا اوسوقت تم مجہکو بہول جاؤگے اگر ایک رقعہ مجکو لکہدو کہ مین اوسکے ذریعہ سے
تمکو آجکی بات یاد دلا دونگا اسد نے ایک رقعہ اوسکو لکہدیا داغولی وہ رقعہ لیکر حاکم
کے پاس گیا اور کہا آج مینے لایق انعام بہت بڑا کام کیا ہے حاکم نے کہا وہ کام
مجہسے اظہار کر داغولی نے رقعہ اسد کا حجاج کو دیکہایا اور کہا کہ تیری گہر مین سامان فوج
موجود ہے حاکم نے حکم دیا کہ پانچ ہزار آدمی جاوین اور اسد کو قید یا قتل کرین الغرض
وقت صبح داغولی پانچہزار فوج لیکر اسد کے مکان پر گیا اور اسد گہر سے باہر نکلا تو یہ حال
دیکھکر حیران ہوا اور نوبت جنگ کی ہوئی اسد نے بہت خوارج مارے اور خود بہی شہید ہوگیا

اور سنہ اسد کا حاکم کے حضور مین گیا حاکم نے گہر اسد کا لوٹ لیا اور زوجہ اسد کو نابینا
کرا دیا اور یہ حکم دیا کہ کوئی جمیلہ بانو کو اپنے گہر مین نہ رکہے وگرنہ گہر اوسکا تاراج ہوگا
الغرض جمیلہ بانو ہاتہہ ابا مسلم کا پکڑے ہوئے تمام شہر مین پہرتی تہی اور کوئی رحم نکرتا تہا
یہانتک کہ قریب شام جمیلہ بانو ایک یہودی کے دروازہ پر گئی لونڈی یہودی کی گہر سے
باہر نکل آئی اور جمیلہ کے حال پر رحم کیا اور ابا مسلم کو چند خرمی وغیرہ دیئے یہ حال
یہودی صاحب خانہ کو معلوم ہوا وہ لونڈی پر اپنے خفا ہوا اور قصد مارنے کا کیا ناگاہ
یہودی کو ٹہوکر لگی زمین پر گرکے اوسی وقت ہلاک ہوگیا لونڈی اوسکی خوش ہوئی
اور بہت روپیہ وغیرہ جمیلہ کو اوس لونڈی نے دیکر رخصت کردیا تو جمیلہ بانو وہانسے
ایک بقال کے دوکان پر گئے اور کہا آرد وغیرہ لینا منظور ہے وہ بقال جمیلہ پر خفا ہوا
اور دوکان سے دور کر دیا ابا مسلم مارے بہوک کے روتا ہوا ہمراہ جمیلہ روانہ ہوا اور
مادر سے کہا افسوس ایسا زمانہ ہم سے برگشتہ ہوگیا کہ کہین بیٹہنے کی جگہ باقی نرہی راوی
کہتا ہے مادر ابا مسلم رونے لگی اور ابا مسلم کو تشفی دینے لگی اور قبرستان وغیرہ مین
جاکر مع ابا مسلم وہمشیرہ ابا مسلم قیام کیا رات بہر وہان بسر کی صبح کو روز دوم مسجد مین
گئی وہان ابا مسلم کو روٹی وغیرہ حاصل ہوئی جس سے کچہہ تسکین ہوئی بعدہ جمیلہ بانو
اسی طرح بسر کرنے لگی۔

بیان احوال مروان کا پوچہنا وزیر سے حال صاحب خروجکا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز مروان نے اپنے وزیر سے کہا کہ مینے نجومیون سے سنا ہے کہ صاحب
خروج پیدا ہوچکا ہے وزیر نے کہا یہ بات صحیح ہے اب کوئی تدبیر کرنا چاہئے کہ یہ بلا دفع ہو
مروان نے کہا مین کیا تدبیر کرون عبدالجبار وزیر نے کہا کہ جو لوگ مذہب ابوتراب مین
ذی مقدور اور رکن حکومت ہین اور تجہسے عہد کر چکے ہین اونکو طلب کرکے قید کرلے
وہ صاحب خروج کو مدد دینگے مروان نے کہا سب سے زیادہ ابوترابیون مین جناب

قوت اور بہادر محمود شاہ خوارزمی ہے اوسکو قید کر لینا مناسب ہے وزیر نے کہا بہتر ہے
القصہ مروان نے شوق منجیقی نامی پہلوان کو حکم دیا کہ تو محمود شاہ خوارزمی کو کسی حیلہ
سے میرے پاس لے آ تو تجکو انعام دونگا القصہ وہ پہلوان پانچ ہزار سوار سے خوارزم
مین گیا اور محمود شاہ سے کہا تمکو مروان نے بلایا ہے کہ عرصہ سے تمہین نہین دیکھا آج
کل آب و ہوا اچھی ہے واسطے چند روز کے میرے پاس چلے آؤ محمود شاہ یہ کلام
سنکر راضی ہوئے اور سامان سفر تیار کر کے پندرہ ہزار سوار سے طرف دمشق کے
ارادہ کیا راوی کہتا ہے کہ محمود شاہ کے تین پسر تھے جنکے نام سلطان احمد و عذرا شاہ
و لعل محمد بلند کمان جب کہ ان تینون لڑکون نے سنا کہ پدر ہمارے مروان کے
پاس جانے والے ہین وہ تینون پسر مانع ہوئے اور کہا مروان دغاباز ہے ہرگز
اوسکے پاس نہ جائیے محمود شاہ نے بیٹون کا کہنا نہ مانا اور طرف دمشق کے روانہ ہوئے
راوی کہتا ہے کہ دو منزل گھر سے نکلے تھے کہ ایک روز خواب دیکھا کہ جناب امیر فرماتے
ہین اے محمود شاہ مروان دغاباز ہے تو کہان جاتا ہے وہ تیری گرفتاری کے تدبیر مین
ہے القصہ جب محمود شاہ خواب سے بیدار ہوا تو وقت صبح اپنی فوج کو حکم دیا کہ میرے
ملک کی طرف پہر چلو راوی کہتا ہے کہ جب پہلوان شوق منجیقی نے جب یہ حال دیکھا
تو محمود شاہ سے کہا کہ اے بادشاہ یہ کیا باعث ہے جو تو اپنے گھر کیطرف واپس چلا جاتا
محمود شاہ نے کہا میری طبیعت اچھی نہین اور ابھی فصل بھی خراب ہے تو دمشق کو روانہ ہو
مین فصل بہار مین ضرور مروان کے پاس آونگا الغرض ہرچند وہ پہلوان اصرار
کرنے لگا محمود شاہ نے نہ مانا اور اپنے گھر کو واپس گئے اور اپنے بیٹون سے احوال خواب
بیان کیا اور پہلوان مروان کا مایوس ہوکر دمشق کو گیا اور سب حال بیان کیا
مروان نے وزیر سے کہا کہ اب کیا کرون وزیر نے کہا ایک خط محمود شاہ کو لکھو کہ اگر تمہارے
ملک مین کوئی شخص خروج کرے اور تجسے آمادہ جنگ ہوئے تو تم اوسکو گرفتار کرکے

میرے پاس روانہ کرنا اور اگر تم میرے کسی دشمن کی اعانت کروگے یا اوسکو روپیہ وغیرہ کی قوت دوگے تو مین تمہارا ملک تاراج کردونگا الغرض مروان نے حسب رائے وزیر کے محمود شاہ کو نامہ لکھا راوی کہتا ہے کہ جب محمود شاہ مضمون خط سے واقف ہوئے لعاب دہن اوس خط پر ڈالا اور مروان کو ناسزا کہا اور ایلچی کو زبانی یہ جواب دیا کہ مروان سے کہنا کہ شاید تیرے دماغ مین مثل یزید بنخوت سمائی ہے اب مجکو یقین ہوا ہے کہ تیری سلطنت کو عنقریب زوال ہوا چاہتا ہے اور یزید پلید سے زیادہ تیرا خراب حال ہوگا اور چند روز اللہ تعالے تجکو دوزخ ہاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے جگہہ دیگا اور مین کون ہون جو تمام زمانہ پر حکومت کرون اور بندگان خدا کو ناحق ایذا پہونچاؤن اگر تجکو خوف ہے تو اپنا بندوبست جلد کر القصہ جب نامہ بر مروان کا دمشق کو واپس گیا اور یہ سب حال کہا مروان خفا ہوا اور دربار مین کہا کہ محمود شاہ کا تدارک ضرور کرنا چاہئے یہ ابوترابی عہد شکنی کرتا ہے ۔

بیان پرورش پانا اباسلم کا اور خبردار ہونا اباسلم کا احوال قتل پدر اپنے سے

راویان اخبار و مخبران والا تبار بروایت صحیح رقم کرتے ہین کہ جب اباسلم بفضل پروردگار قریب آٹھ نو برس کے عمر کو پہونچا اور ہر جگہ احوال اپنے پدر کے قتل ہونیکا سنا تو ایک روز اپنی مادر سے پوچھا کہ میرے باپ کو حاکم نے کس قصور پر قتل کرایا اور تمہاری آنکھین کون جرم پہ نکالی گئین ہین صاف صاف بیان کر القصہ جمیلہ بانو نے مفصل حال مارے جانے اسد کا اور اپنا اندہا ہونا اباسلم سے بیان کیا اباسلم یہ حال سنکر اپنی مادر سے رخصت ہوکر قصبہ مرو شاہجہان مین گیا اور وہان مکان خوردک آہنگر کو تلاش کرکے خوردک سے ملاقات کی اور یہ دیکھا کہ چند شیعہ اور بھی گھر مین خوردک کے جمع ہین مگر سب لوگ حالت تقیہ مین ہین الغرض جبکہ اباسلم خوردک کے گھر مین پہونچا تو معہ خوردک سب ہوا ہین اباسلم کے خاطرداری مین مصروف ہوئے اور اباسلم نے سب سے کہا کہ کوئی دوست ہمارا ایسا ہی جو ہمکو پوشیدہ

کہین سے لادیوے راوی کہتا ہے کہ اوسی صحبت مین سید ابو العطا و سید ابو المحسن دونون بہائی عاشقان جناب امیر علی ابن ابیطالب علیہ السّلام موجود تہے اون دونون نے کہا کہ ہمکو حکم ہوئے تو ہم پوست شیر آپ کو لادیوین اباسلم نے اونکو اجازت دی وہ دونون بہائی وہان سے روانہ ہوئے اور اونکے پیچہے اباسلم خود بہی روانہ ہوئے جبکہ تہوڑی راہ طی کی تو ابو العطا نے دیکہا کہ ایک شخص گہوڑے پر سوار کہین جاتا ہے ابو العطا نے اوس سوار کو فوراً قتل کیا اور اپنی صورت تبدیل کرکے اوسی سوار کے گہوڑے پر سوار ہوکر عمس زنگی کے گہر مین رات کو خفیہ گیا اور عمس کو معہ چند ہمراہیان عمس کے قتل کیا اور پوست شیر گہر مین عمس کے ڈہونڈنے لگے اتفاقاً دیکہا کہ دو آدمی اور پوست شیر لیکر عمس کے گہر سے باہر نکلے ابو العطا و ابو المحسن دونون پیچہے اون دونون آدمیونکے چلے تہوڑی دور گئے تہے کہ اباسلم کو دیکہا راہ مین پیادہ کہڑے ہین جبکہ وہ دونون آدمی جنکی پاس پوست شیر تہا قریب اباسلم کے پہونچے تو دونون نے اباسلم کو سلام کیا اباسلم نے پوچہا تم کون ہو اور کہان گئے تہے اونہون نے کہا کہ ہم ہین ابو نصر شب رو و حمید خون خوار شیعان حیدر کرار اور حسب طلب خواجہ سلیمان کے پوست شیر عمس زنگی کے گہر سے لینے آئے تہے چنانچہ وہ پوست ہملوگ لئے جاتے ہین اباسلم نے وہ پوست شیر اون دونون سے لے لیا اور دونون کو رخصت کیا کہ تہوڑی دور اباسلم پوست لیکر چلے تہے کہ ابو العطا کو راہ مین دیکہا اباسلم نے کہا اے برادر کہان سے آتا ہے اوسنے احوال لیجانا پوست شیر کا ابو نصر شب رو و حمید خون خوار کے ہاتہ سے بیان کیا اور قتل کرنا عمس زنگی کا مفصل حال کہا اباسلم خوش ہوئے اور ابو العطا کو اپنے ہمراہ مکان خورودک مین لائے اور تمام مومنون کو پوست شیر دیکہا کر کہا کہ کون دوست ہمارا ہی جو اس پوست کا ہمکو خفتان بنادیوے الغرض خورودک معہ جملہ مومنین خفتان بنانے مین مصروف ہوا۔

احوال روز دوم ظاہر ہونا مارا جانا عمس زنگی کا نصر سیار کو ہا ہا

راوی لکہتا ہے کہ وقت صبح روز دوم نصر سیار بادشاہ کو خبر ہوئی کہ عمس زنگی معہ ہمراہیان

خود رات کو مارا گیا چنانچہ نصر سیار نے جا کر خود معاینہ لاش عسس زنگی کا کیا اور دیکھا کہ لاش عسس زنگی ایک ستون میں بندھی ہے نصر سیار نے زرغی اپنے مخبر سے کہا کہ قاتل عسس کا جلد پتہ لگا تجکو انعام دونگا الغرض یہ حکم سنکر زرغی مخبر رات کو بصورت حاجی راہ میں بیٹھا اور کہا کہ اے اہل بستی گواہ رہنا کہ میں نے دین و مذہب یزید و مروان پر لعنت کی اور مذہب ابوتراب اختیار کیا ہے اور کل صبح بے قصور حاکم مجھے قتل کیا چاہتا ہے لہذا میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ جب کبھی صاحب خروج یہاں آوے تو اوسے کہنا میرے خون کا عوض لیوے یا کوئی بندہ خدا لاش عسس زنگی کی ستون سے کھول دیوے کہ میں صبح قتل سے محفوظ رہوں القصہ یہ حال سنکر اباسلم نے لاش عسس زنگی کی ستون سے کھولی اور زرغی نے جب حال قوت اباسلم کا دیکھا بہت دل میں اپنے تعریف کی اور اباسلم وہانسے طرف مقام ماخان کے گئے اور نجی مادرسے یہ سب حال کہا مادر نے اباسلم کو دعا دی اور اباسلم چند روز بعد مادر سے رخصت ہو کر پھر خوردک کے گھر کو گئے اور ایک رات وہاں بسر کی روز دوم صبح کو اباسلم معہ خوردک ہمراہی سعد و سعید وغیرہ دوستان علی بازار میں گئے اور اسمعیل شربت فروش کے دوکان میں معہ یاران خود جا کر بیٹھے شربت فروش نے اباسلم کی بہت خاطر کی کہ اتفاقاً زرغی مخبر نصر سیار کا بازار میں گشت کو نکلا تھا طرف دوکان شربت فروش کے مخاطب ہو کر اباسلم کو بنظر غیض دیکھا اور شربت فروش نے نظر بد زرغی کی دیکھکر اباسلم کو آگاہ کر دیا اباسلم نے چاہا دوکان سے نکل جاؤں زرغی نے چہار طرف سے گھیر لیا اباسلم نے خوارج پر حملہ کیا اور ہر خارجی کو جہنم واصل کیا اور پھر اباسلم بازار سے جا کر ایک مقام بلند پر کھڑے ہوئے اور اسقدر خارجیوں کو مارا کہ بازار میں ہر طرف دریاے خون جاری ہوگیا راوی کہتا ہے کہ ہر چند خارجی کثرت سے قتل ہوتے تھے مگر اباسلم کے مقابلے سے مونھ اپنا نہ پھیرتے تھے ناگاہ حال جنگ اباسلم کا سنکر ابوالعطا و ابوالحسن معہ چند محبان اباسلم کے پاس پہنچے اور اباسلم کو وہاں سے غایب کر دیا اور آپ سب مومن لڑائی میں مصروف ہوے بعد جبکہ

شب تاریک ہوئی اور آفتاب پردۂ ظلمت میں گوشہ گیر ہوا تب وہ سب مومنین بھی اپنی
اپنی طرف روانہ ہوئے اور خوردک کے گھر میں جا کر سب نے قیام کیا بعد دو روز وہ قوم ہاں
سے ابا مسلم مقام ماخان میں پہونچے اور ایک رات ابا مسلم تکیہ باہا سکینین میں سوتے تھے
کہ عالم خواب میں یہ دیکھا کہ جناب امیر علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے ابا مسلم
جنگ میں خوارج سے دریغ نکرنا اور ہمارے عدو پر رحم نکرنا جب تک کہ وہ ایمان کامل
نہ لاویں الغرض جبکہ ابا مسلم خواب سے بیدار ہوئے تو احوال خواب اپنی مادر سے بیان کیا
وہ مومنہ بہت خوش ہوئی اور ابا مسلم کو بخوشی و رضامندی رخصت کیا اور ابا مسلم با اور
احباب متعلقین مکان خوردک کو روانہ ہوئے اور جب خوردک کے گھر میں پہونچے تو دیکھا کہ خوردک
ایک ٹکڑا آہن کو چرخ دیتا ہے وہ کسی طرح سے درست و تیار نہیں ہوتا آخرش خوردک
عاجز ہو کر رات کو سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ پدر خوردک کہتا ہے کہ اے پسر تیری دوکان
زیر زمین ایک پارچہ آہن دفن ہے وہ ذوالفقار سے مس ہو گیا تھا اوسکو نکالکر اور آہن میں
شریک کر کے کوئی شے بنانا الغرض خواب سے آنکھیں خوردک کی کھل گئیں فوراً بستر سے
اوٹھا اور زمین سے پارچہ آہن کو نکالا اور اوسی وقت دوسرے آہن میں شریک کر کے
خوردک نے ایک تبر بنایا اور جب تبر تیار ہو گیا تو اوسکو اپنے زیر سر رکھکے پھر سو رہا جبکہ
صبح ہوئی تو خوردک نے وہ تبر پھر دیکھا تو اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ دیکھا
خوردک بہت خوش ہوا اور جب ابا مسلم صبح کو خوردک کے گھر میں آئے خوردک نے
وہ تبر ابا مسلم کو حوالہ کیا اسی عرصہ میں ابو علی خرادی خوردک کے گھر میں آگئے اور دستہ
تبر کا بنایا بعد اوسکے حسین علاقہ بند نے غلاف تبر کا بنایا اور قاسم مُہر کن کو بشارت
ہوئی اوسنے نام پدر خورک کا پشت تبر پر کندہ کیا اور خوردک نے سب مومنوں کو جمع کیا
اور نظر شہیدان کربلا شربت پر دلائی راوی کہتا ہے کہ خوردک کے گھر میں ایک درخت
چنار بہت بڑا تھا ابا مسلم نے سب محبوں سے کہا کہ میں اس درخت پر وار تبر کا کرتا ہوں

یہی شگون سمجھنا چاہئے کہ اگر ایک ضرب مین یہ درخت قطع ہوا تو مین فتحیاب ہونگا یہ کہکر ابامسلم
نے ایک ہاتھہ تبر کا درخت پر لگایا وہ درخت دو ٹکڑے ہوگیا اور سب مومن خوش ہوے
اور ابامسلم کے دست و بازو کی تعریف کی اور آواز دورود کی بلند ہوئی پھر وہان سے ابامسلم
طرف ماخان کے روانہ ہوئے جبکہ بازار ماخان مین پہونچے تو ابامسلم نے دیکھا کہ ایک
دار ایستادہ ہے اور ایک سید کو دار پر چڑہایا چاہتے ہین اور وہ سید کہتا ہے کہ اے اہل شہر
گواہ رہنا مین بے قصور ہون جب صاحب خروج یہان آوے میرے خون کا عوض لیوے
اور نام اوس سید کا یحیی تہا راوی کہتا ہے کہ اوس مجمع مین ظاہر آیا اور بال سید کے سر کے
اور چاہا کہ سید کو دار پر چڑہاوے کہ اوسکے ہاتھہ مین درد پیدا ہوا پھر جلاد نے سید کو دار پر کھینچا
وہ سید شہید ہوا اور جلاد بہی مرگیا اور ابامسلم نے چاہا کہ ہنگامہ کرین مومنون نے منع کیا کہ
ابہی موقع نہین آخرش ابامسلم ماخان مین اپنے مادر کے پاس گئے اور سب حال بیان کیا
مادر ابامسلم نے آیات قران پڑہ کے تبر پر دم کیا وہ تبر جاندار ہوگیا بعدہ ابامسلم نے اپنی
مادر سے رخصت طلب کی اونے سفر کو منع کیا ابامسلم نے نہ مانا اور والدہ سے رخصت
ہوکر طرف مکان خوردک کے روانہ ہوے اور خوردک کے گھر جاکر مقیم ہوے روز دوم صبح کو ابامسلم مع خوردک وہ چند مومن
بازار مین گئے اور ایک نان پز کی دکان مین جاکر قیام کیا نان پز نے طعام عمدہ ابامسلم کے حضور مین رکھا ابامسلم
نے ہاتھہ کہانے مین ڈالا کہ زرخی گشت کو نکلا تہا اوسنے ابامسلم کو دیکھا وہان سے فوراً عمار کے پاس گیا اور عمار کو اوس حال
سے کہا کہ ابامسلم نان پز کی دوکان مین بیٹھا ہے جلد چلو چنانچہ عمار فوج لیکر ہمراہ زرخی کے واسطے پکڑنے ابامسلم
کا چلے خود بخود گھبرایا دکان نان پز سے اوٹھکر روانہ ہوئے اور جب زرخی عمار کو لیکر نان پز
کی دوکان پر گیا ابامسلم کو نہ پایا زرخی نے خوردک سے پوچھا کہ جو شخص تیرے پاس بیٹھا تہا
وہ کہان گیا خوردک نے کہا مجھے نہین معلوم تو کمال احمق ہے یہ دوکان ہے کوئی آتا ہے
کوئی جاتا ہے مین کہان پتہ بتاؤن آخرش زرخی چلا گیا اور ابامسلم وہان سے بازار مین گئے

ایک مقام میں دیکھا کہ ایک شخص کو باندھکر مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علی کو ناسزا کہو
اتفاقاً ابا مسلم بھی اوسی مجمع میں پہنچے تو ایک خارجی نے ابا مسلم سے کہا کہ تو بھی اس قیدی کے
طمانچہ مار روح یزید کو خوشی ہوگی ابا مسلم نے انکار کیا وہ خارجی بولا کیا تو بھی ابو ترابی ہے
جو اس قیدی کو نہیں مارتا اور اگر تو قیدی کو نہ ماریگا تو میں تجھے مارونگا راوی کہتا ہے
کہ ابا مسلم نے اوس خارجی کو طمانچہ مارا وہ کافر مر گیا اور طوغان پہلوان کو خبر پہنچی
کہ ایک ابو ترابی نے تیرے آدمی کو مار ڈالا ہے طوغان یہ حال سنکر طرف ابا مسلم کے تلوار
برہنہ لیکر چلا ابا مسلم نے اوسکی تلوار چھین کر طوغان کو قتل کیا پھر ابا مسلم پر ہر طرف سے زغہ
ہوگیا ابا مسلم نے قتل عام کیا صدہا خوارج مارے گئے اور ابا مسلم نے باواز بلند کہا کہ
میں ہوں قاتل خوارج عبدالرحمن ابا مسلم جسکو دعوے ہو میرے سامنے آوے راوی
کہتا ہے کہ زخمی نے یہ حال جاکر نصر سیار سے کہا کہ صاحب خروج یہاں موجود ہے نصر سیار نے
فتاح زردار کو دس ہزار فوج سے بھیجا ابا مسلم نے فتاح کو بھی قتل کیا اور بہت سپاہی
فتاح کے ہاتھ سے ابا مسلم کے بھاگ گئے اور ابا مسلم لڑتے ہوئے دروازہ شہر پر گئے
وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ فن کمند میں خوب کامل ہے ابا مسلم اوسکے قریب گئے
اوسنے ابا مسلم کی بہادری کی تعریف کی اور کہا میں آپ کے مدد کو آیا ہوں یہ کہکے ابا مسلم کے
ہمراہ وہ بھی آمادہ جنگ ہوا اور ادھر نصر سیار نے یہ خبر سنکر افتح حاجب پہلوان اپنے کو
بارہ ہزار فوج سے ابا مسلم کے مقابلہ کو بھیجا جبکہ افتح حاجب ابا مسلم کے قریب آیا جنگ
شروع ہوئی راوی لکھتا ہے کہ ابا مسلم نے باوجودیکہ تنہا تھے قریب چھ ہزار خوارج کے
جہنم واصل کئے کہ ہر طرف راہ میں دریائے خون جاری ہوگیا اور ابا مسلم بھی نہایت
خستہ ہوگئے اور نوبت غش کی طاری ہوئی آخرش ابا مسلم ایک پل کے نیچے ٹھہر گئے
اور چاہا کوئی ساعت آرام کردن کہ اسحاق کمند انداز نے کہا اے ابا مسلم تم تھوڑی
عرصہ تک یہاں ٹھہر جاؤ اور میں ابھی آتا ہوں بفضل خدا کفار سے میں لڑتا ہوں تمہارا کو

کوئی بلا نہ آنے دونگا خاطر جمع رکھو القصہ اسحاق جنگ مین مصروف ہوا اور ایک ایک حملہ
مین صدہا خارجی کو مارکر واصل جہنم کیا اور آخرش یہ نوبت ہوئی کہ خوارج ہر طرف بہاگتے
پہرتے تہے اسی عرصہ مین قریب ایک ہزار خارجی کے اسحاق نے مارے اور ابا مسلم بہی
کسی قدر توانا ہوگئے مگر پیاس نے ابا مسلم کو عاجز کیا تو ابا مسلم تشنگی جناب امام حسین علیہ
السلام کی یاد کرکے رونے لگے اور اپنے دلکو سمجھایا کہ روز عاشورا کی گرمی سے زیادہ آج
گرمی نہین ہے راوی کہتا ہے کہ ابا مسلم معرکہ کربلا یاد کرکے اپنی پیاس بہول گئے اور پہر ہمراہ
اسحاق جنگ مین مصروف ہوا کہ ناگاہ دو شخص اسفر مینی دخرام مینی [?] کمند انداز شیخ جبار [?]
کے پاس آئے اور کہا کہ ہمکو حکم ہووے تو ہم ابا مسلم کو گرفتار کر لاوین بشرطیکہ دس ہزار تنکہ [?]
ہمکو انعام ملے افتح حاجب نے وعدہ انعام کا دونونسے کرکے اجازت گرفتاری ابا مسلم کے
دی القصہ وہ دونون کمندین لیکر واسطے گرفتاری ابا مسلم کے روانہ ہوئے اور جبکہ میدان
ہنگامہ کارزار مین دونون پہونچے اتفاقاً اسحاق کی نگاہ اون پر پڑی اسحاق نے
ابا مسلم کو خبردار کیا کہ ہوشیار ہوجاؤ دشمن کمین گاہ مین ہین راوی کہتا ہے کہ ابا مسلم
بہی ہوشیار ہوگئے اور تیر کفار کش کو جلوہ دیا اور اسقدر عجلت سے اون دونون کو
قتل کیا کہ اسحاق بہی حیرت زدہ ہوگیا اور پہر ابا مسلم نے ہمراہ اسحاق خوارج کے قتل پر
کمر باندہی اور نصر سیار کو خبر پہونچی کہ ابا مسلم کے ساتھ ایک شخص اور بہی جنگ مین شریک
ہے اور ابا مسلم کے بہادری کی تعریف خود بخود کرنے لگے اور نصر سیار حال شکست اپنی
فوجکا سنکر دس ہزار سوارونسے خود مقابلہ مین ابا مسلم کے آیا چونکہ ابا مسلم کو دو رات
دن لڑائی مین بے آب و دانہ گذرے تہے اسوجہ سے نہایت خستہ اور ناتوان ہوگئے تہے
اور فوج نصر سیار کی تازہ وارد چست و چالاک تہی القصہ نصر سیار نے ابا مسلم کو چہار
طرفسے گہیر لیا اور ابا مسلم باوصف خستگی پہر جنگ مین مشغول ہوگئے اور ہر دفعہ ابا مسلم
نعرۂ حیدری کرکے سو دو سو خوارج کو قتل کرتے تہے اور جب غش طاری ہوتا تہا تو ٹہہر کے

آرام کرتے تھے اور حال ابا سلم کا ساعت بساعت دگرگون ہوتا جاتا تھا راوی کہتا ہے
کہ جب اسحاق نے حال ابا سلم کا تغیر دیکھا تو کہا یا امیر سلم تم تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ مین فوج
مخالف کو روکے ہوئے ہون الغرض ابا سلم کبھی ٹھہر کر دم لیتے تھے اور کبھی پھر لڑتے تھے
کہ اتفاقاً ابا سلم بوجہ خستگی اور ضعف کے ایک پل کے اوپر بلند جگہ پر جا کر ٹھہرے اور غش سے
آنکھین بند کر لین خواجہ محمد طاہر خجندی نے کہ وزیر تھے نصر سیار کے اور شیعہ تھے مگر تقیہ
مین رہتے تھے جب یہ دیکھا کہ حال ابا سلم کا نہایت ابتر ہے ایسا نہو قید یا قتل ہو جاوے
تو کمر مومنون کی ٹوٹ جاویگی الغرض محمد طاہر وزیر نے ابا سلم سے بآواز بلند کہا کہ اے
جوان اطاعت بادشاہ کی قبول کر تجکو عہدہ معقول ملیگا یہ آواز سنکر ابا سلم نے غش
سے آنکھ کھول دین اور فوج خوارج سے پہلوان کبود دمشقی بحکم نصر سیار واسطے قتل
ابا سلم کے چلا جو ہین قریب ابا سلم کو وہ پہلوان گیا ابا سلم نے کہا اے نابکار خبردار تو
کہان آتا ہے وہ پہلوان بولا کہ مین تیرا ملک الموت ہون یہ کلام اوس بدانجام کا
سنکر ابا سلم کو غیض طاری ہوا اور طرف نجف اشرف مونہہ کر کے کہا یا آقا میرے
امداد فرمائیے اسوقت مین نہایت ناتوان ہون یہ کہکر ابا سلم طرف کبود دمشقی کے
بڑھے اور قریب اوسکے جا کر کہا اے خلجی سنبھل یہ کہکر ابا سلم نے تبر کو [illegible]
کہ آنکھین اوسکی جھپک گئین پھر ابا سلم نے ایک ہاتھہ تبر کا یا حیدر کرار کہکر اوسکو مارا
وہ کافر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا اور نصر سیار نے تمام اپنی فوج کو حکم دیا کہ صاحب خروج
زندہ نہ جانے پاوے الغرض تمام لشکر خوارج ابا سلم پر ٹوٹ پڑا اور کفار ہاتھہ سے
ابا سلم اور اسحاق کے قتل ہونے لگے یہ ماجرا خواجہ سلیمان کثیر نے جب دیکھا بہت گھبرائے
اور خدا سے دعا کی یا الہی ابا سلم کو اس نرغہ سے سلامت رکھنا ایسا نہوے کہ یہ شخص مارا
جاوے تو سب شیعہ بے یار و مددگار ہو جاوینگے یہ دعا کر کے نصر سیار سے سلیمان کثیر نے
کہا اے شاہ مجھے حکم دے تو مین صاحب خروج کو تیرے نوکری پر راضی کر دون نصر سیار نے

غنیمت سمجھکر سلیمان کثیر کو حکم دیا بہت اچھا جاؤ چنانچہ سلیمان کثیر ابا مسلم کے قریب
گئے اور کہا اے جوان اب بھی میرے کہنے پر عمل کریں بادشاہ کا نوکر تجھے نہ چھوڑیگا
اور آہستہ ابا مسلم سے کہا کہ یہ وقت تمہاری تنہائی کا ہے جان بچاؤ اور میرے ساتھ
چلو پھر جب موقع ہوگا منحرف ہوجانا ابا مسلم یہ بات سنکر راضی ہوئے جنگ موقوف
ہوگئی اور خواجہ سلیمان کثیر ابا مسلم کو نصر سیار کے پاس لائے اور ابا مسلم نے نصر
سے اظہار نوکری کا کیا نصر سیار ابا مسلم کو اپنے ہمراہ لیکر اندر خراسان چلا جب کہ
دروازہ خراسان پر ابا مسلم پہونچے وہاں دیکھا کہ قریب دروازہ کے خوردک مع
ایک سو مومنون کے ہتیار لگائے ہوئے کھڑا ہے جبکہ خوردک نے ابا مسلم کو دیکھا
خوردک نے نعرۂ حیدری کرکے ابا مسلم کو خوارج سے چھین لیا اور جنگ میں مصروف
ہوا اور بالاے دروازہ شہر خراسان خوردک نے کچھہ مومن مقرر کئے کہ وہ خارجیون
پر سنگ اندازی کرنے لگے اور خود جنگ مین مشغول ہوا راوی کہتا ہے کہ تین رات
دن خوردک سے وہان لڑائی رہی روز چہارم ابا مسلم بمشورہ خوردک وہان سے
نکلے اور ہر چہار طرف مومنین روانہ ہوئے فقط چودہ شیعہ ہمراہ ابا مسلم ایک مسجد
مین جاکر ٹھہرے اور خوارج نے محاصرہ مسجد بھی کیا قریب تین سو خارجی وہان پہرا دیتے
اور ابا مسلم صبح تک مسجد مین رہے جب روز روشن ہوا نصر سیار نے دس ہزار فوج سے
ایک سردار کو مقابلہ کیواسطے بھیجا پھر لڑائی ہونے لگی اور مومنین نہایت بھوک پیاس
تنگ ہوئے تو ابا مسلم نے ابو نصر شبرو سے کہا میرے یار مرتے ہین کوئی تدبیر آب وطعام
کی کرو ابو نصر شبرو صورت بدلکر فوج عدو مین گیا اور جہان آب وغذا خارجیون کا تھا
وہان جاکر دفعتاً شور وغل کیا کہ ابو ترابی پشت کیطرف سے آتی ہین خبردار ہوجاؤ چنانچہ کفار
اپنی پشت کیطرف حفاظت کرنے مین مشغول ہوئے اور ابو نصر نے جسقدر پایا آب وطعام
خوارج کا لیکر مسجد مین پہونچایا کہ مومنین آسودہ وسیر ہوئے اور ابو القاسم سنگ انداز

...ن کامل نے بے تعداد خارجی مارے کہ شمار اوسکا دشوار تہا اور جب رات ہوئی مومن
خاموش ہو رہے اور خوارج مین ہر طرف شور تہا کہ منعم خورد کہ منعم اباسلم لشکر لیکر آگیا
ہے جنگ سے آپسمین تمام لڑتے رہے جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ سوائے خوارج کے
کوئی لاش مومن کے نہین ہے سب خارجی حیرت مین ہوے کہ یہ کیا امر ہے آخرش
خوارج باہم کہتے تہے کہ یہ معجزہ ہے ابوترابیونکے امداد کو اونکے طرف سے خدا کے
اور اباسلم نے بالاے مسجد خشت انداز مقرر کر دیے کہ جو خارجی قریب آوے زندہ
نہ جانے پاوے چنانچہ مومنون نے بالاے مسجد سے ہزارون خارجی مارے ناگاہ نصر سیار
قریب مسجد جاکر کہڑا ہوا اور تدبیر جنگ بتاتا تہا کہ ایک مومن نے مسجد کے اوپر سے
ایک خشت نصر سیار کو ماری کہ دہنا کلہ اوسکا زخمی ہوگیا اور وہانسے بہاگ گیا آخرش
اسی طرح تا شام جنگ ہوئی رات کو اباسلم مسجد سے باہر نکل گیے اور ہر ایک مومن
اپنی اپنی طرف روانہ ہوا اور اباسلم سر وشاہجہان مین جاکر ایک ماہی گیر کے گہر مین
مقیم ہوے راوی کہتا کہ وہ ماہی گیر قوم گبر سے تہا جب رات کو اوسنے خواب مین
دیکہا کہ جناب رسول خدا و علی مرتضیٰ اباسلم کی سفارش کرتے ہین وہ گبر خواب مین
مسلمان ہوا اور وقت صبح ظاہر مین ایمان لایا راوی کہتا ہے جب اباسلم مسجد سے
نکل گیے تو صبح کو نصر سیار قریب مسجد گیا اور حکم دیا کہ مسجد کو جڑ سے منہدم کر دو لوگون
نے نصر سیار کو منع کیا اور کہا خلاف رسوم اسلام ہے خانہ خدا کو منہدم کرنا القصہ
نصر سیار خاموش ہو رہا اور زرجی سے کہا تیری غفلت سے اباسلم نکل گیا اور تجہ سے
انتظام نہو سکا یہ کہکر نصر سیار اپنی دربار مین گیا اور یہ حکم دیا کہ جو کوئی اباسلم کا پتہ
و نشان بتا دیگا وہ انعام پاوے گا القصہ جب اباسلم ماہی گیر کے گہر مین رہنے لگے تو یہ
طریقہ اختیار کیا کہ رات کو شہر مین نکلتے تہے اور جو کوئی خارجی ملتا تہا اوسکو قتل کرتے
تہے اور ہر روز صبح کو بادشاہ کے حضور مین شکایت ہوتی تہی نصر سیار ہر چند تدبیر کرتا تہا

کوئی انتظام نہو سکتا تہا الغرض عاجز ہو کر نصر سیار نے ایک روز زہیر طوبی پہلوان کو
پاسبان شب مقرر کرکے یہ حکم دیا کہ بلد تہ ارک صاحب خروج کا کر کہ ہر روز کا فساد
رفع ہو جاتا القصہ زہیر طوبی رات کو پاسبانی کیواسطے نکلتا تہا ایک رات ابا مسلم نے دیکہا
کہ راہ مین زہیر طوبی حالت نشہ شراب مین جاتا ہے ابا مسلم نے اوسکو قتل کیا اور چند
ہمراہی اوسکے جہنم واصل ہوئے اور ابا مسلم وہانسے چلے گئے صبح کو یہ خبر نصر سیار کو ہوئی
انصر ان فوج پر بہت خفا ہوا اور کہا مین خود تدبیر کرونگا راوی کہتا ہے کہ امیر ابا مسلم
دو تین روز تک رات کو مکان ماہی گیر سے باہر نہ نکلے اور ایک روز ابا مسلم نے ماہی گیر
سے کہا کہ آج تم دربار نصر سیار مین جاکر خبر لاؤ کہ اب کیا بندوبست ہوتا ہے اور کون
کون لوگ واسطے انتظام کے مقرر ہوئے ہین الغرض ماہی گیر دربار نصر سیار مین گیا
اور ہر اک طرف کے جاسوسی مین سرگرم ہوا ناگاہ زرخی نے ماہی گیر کو دیکہا اور کہا آج
خلاف دستور ماہی گیر لباس قریشی پہنے ہوئے دربار مین کیون آیا ہمیشہ یہ لباس گبر
پہنتا تہا شاید ماہی گیر ابا مسلم کیطرف سے دربار کی خبر کو آیا ہے زرخی نے جب یہ کلام
نصر سیار سے کئے نصر سیار نے کچہہ لحاظ نکیا اور کوئی بات زرخی کی سماعت نکی اور ماہی گیر
دربار سے اپنے گہر گیا اور ابا مسلم سے سب حال کہا القصہ اوسی شب کو ابا مسلم ہتیار بدن
پر آراستہ کرکے شہر مین نکلے تو ایک کوچہ مین دیکہا کہ کوہ یار دمشقی پہلوان پاسبانی کو
معہ چند ہمراہیان خود گشت کرتا ہے ابا مسلم کوہ یار دمشقی کے نظر سے پوشیدہ ہو کر دوسرے
راہ کیطرف سے کوہ یار کے پاس پہونچے اور یہہ کہا کہ اے پہلوان ابہی تہوڑا عرصہ ہوا
کہ صاحب خروج فلان کوچہ مین مجکو ملا تہا اگر تو میرے ہمراہ چل مین اوسکو بتادون
کوہ یار یہ کلام سنکر معہ ہمراہیان خود ہمراہ ابا مسلم روانہ ہوا اور حالت نشہ شراب مین
انجام پیزگاہ کی جگہ جو راہ پر پہونچا ابا مسلم نے تبر کو جلوہ دیا اور کہا او کافر ہوشیار ہوجا
مین ہون قاتل خواجہ ابا مسلم یہ کہکر ابا مسلم آمادہ کارزار ہوئے اور تہوڑی عرصہ تک جنگ

ہوئی بعدہ اوس پیادان کو قتل کرکے اوسکے ہمراہیونکو جہنم واصل کیا اور پہر وہانسے اپنے
مقام کو چلے گئے جبکہ صبح ہوئی لاش کوہ پار کی معہ دیگر لاشہا خوارج نصر سیار کے حضور مین پہنچے
نصر سیار بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور اپنی پسر طاہرک کو طلب کیا اور کہا آج سے پاسبانی رات
تو کیا کرنا اور ابا مسلم کو زندہ یا قتل کرکے میرے حضور مین لانا چنانچہ زرخی نطفہ حرام بہی
ہمراہ طاہرک مقرر ہوا اور اوسی روز شب کو طاہرک معہ زرخی فوج ہمراہ لیکر نکلا اور
ابا مسلم بہی حسب معمول کے مکان ماہی گیر سے نکلے ایک جگہہ ابا مسلم سے اور زرخی سے سامنا
ہوا زرخی نے طاہرک کو آواز دی کہ صاحب خروج جاتا ہے جلد گرفتار کرو طاہرک زرخی کے
آواز سنکر ابا مسلم کی طرف گیا اور چہار طرف سے گہیر لیا اور جنگ ہونے لگی راوی کہتا ہے
کہ ابا مسلم تنہا تہے اور خوارج ہزارہا تہے ابا مسلم خوارج کو قتل کرتے کرتے تہک گئے اور
ایکبار اپنے آقا اور مولا علی ابن ابیطالب کو یاد کیا ناگاہ ایک طرف سے ایک سوار نقابدار پیدا
ہوا اور ابا مسلم کیطرف سے خوارج کو قتل کیا یہانتک نوبت ہوئی کہ جب ہزارون خارجی
مارے گئے تب طاہرک بقیہ فوج سے مفرور ہوا اور ابا مسلم نے نقابدار کے رکاب پکڑ لی
اور نام اوسکا پوچہا نقابدار نے کہا مین زعفرجن ہون بحکم آقا علی ابن ابیطالب کے
تیری کمک کو آیا ہون اور اب جاتا ہون یہ کہکے زعفرجن غایب ہوگیا اور ابا مسلم مکان
ماہی گیر مین بدستور گئے اور آرام کیا اور صبح کو زرخی نے یہ سب ماجرا رات کا نصر سیار سے
کہا نصر سیار زرخی پر خفا ہوا اور کہا کہ تو نمک حرام ہے اگر تو چاہے تو ابا مسلم گرفتار ہو جاوے
زرخی نے کہا میری کہنے پر عمل کیا جاوے تو ضرور ابا مسلم گرفتار کیا جاویگا نصر سیار نے
کہا وہ کیا تدبیر ہے زرخی بولا کہ ماہی گیر جو کہ فلان محلہ مین رہتا ہے اوسکے گہر مین
ابا مسلم ہوگا کیونکہ ماہی گیر نے اپنا مذہب بدلا اور لباس تعزیتی بدن پر آراستہ کیا ہے
یہی علامت میری شناخت کے ہے اور اگر ابا مسلم ماہی گیر کے گہر مین نہووے تو مجہے سزا دینا
الغرض نصر سیار نے ماہی گیر کو طلب کیا اور حال ابا مسلم کا پوچہا اوسنے انکار کیا تب زرخی

انگوشی ماہی گیر کے ہاتھ سے لیکر وہان سے روانہ ہوا اور ماہی گیر نصر سیار کے حضور مین حاضر ہوا جبکہ زرخی مکان ماہی گیر پر گیا تب ماہی گیر کی زوجہ کو دروازہ پہ طلب کیا جب زوجہ ماہی گیر اپنے دروازہ پر آئی زرخی نے انگوشی ماہی گیر کی نشانی دکہائی اور کہا تیرا شوہر دربار حاکم مین ہے اور یہ کہا ہے کہ مہمان سے غافل نرہنا خدمت خوب کرنا جب تک مین نہ آؤن زوجہ ماہی گیر اس فریب سے ناواقف تہی زرخی سے کہا مین اچہی طرح سے مہمان کی خدمت گذاری کرونگی تم کہدینا جب کہ زرخی نے یہ پتہ پایا تو مکان ماہی گیر سے دربار کو چلا کہ وہان سے فوج لیکر پہر آکر ابا مسلم کو گرفتار کرونگا راوی کہتا ہے کہ جب زرخی مکان ماہی گیر سے دربار کو واپس گیا تب ابا مسلم کا دل خود بخود پریشان ہوا اور زوجہ ماہی گیر سے پوچہا کون تیرے پاس آیا تہا اوسنے انگوشی لانے کا حال صاف کہدیا ابا مسلم سمجہ گئے کہ ماہی گیر قید ہو گیا پس ابا مسلم اوسی وقت مکان ماہی گیر سے باہر نکل گئے اور زرخی نے نصر سیار سے سب حال کہا وہ بولا فوج لیکر جاؤ اور ابا مسلم کو گرفتار کرلاؤ چنانچہ زرخی جب ماہی گیر کے گہر فوج لیکر گیا ابا مسلم کو نہ پایا زوجہ ماہی گیر کو معہ اولاد ماہی گیر کے گرفتار کرکے زرخی لیگیا نصر سیار نے ہر چند زوجہ ماہی گیر و پسر ماہی گیر سے ابا مسلم کو پوچہا اونہون نے نہ بتایا یہانتک کہ نصر سیار نے پسر ماہی گیر کو روبروے ماہی گیر قتل کیا اوسپر بہی ابا مسلم کو ماہی گیر نے نہ بتایا تب نصر سیار نے ماہی گیر معہ عیال وغیرہ قید کیا۔

بیان حال ابا مسلم کا جانا مکان ماہی گیر سے مسجد شامیون مین

راوی شیرین مقال ابا مسلم کا حال یون بیان کرتا ہے کہ جب ابا مسلم مکان ماہی گیر سے نکلے تو محلہ شامیون مین ایک بہت بڑی مسجد تہی اوسمین پہونچے وہان ایک شخص کو دیکہا کہ نہایت مریض ہے ابا مسلم نے اوسی پوچہا تو کب سے بیمار ہے اوسنے کہا دو برس سے مریض ہون ابا مسلم نے کہا کہ اگر مین تیرے واسطے دعا کرون اور تو اچہا ہو جاوے تو کچہ احسان میرا مانے گا وہ بولا تا زیست غلامی مین آپ کے رہونگا چنانچہ ابا مسلم نے اوسکی واسطے درگاہ حق مین

میں دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور دفعتاً قوت بھی ہو گئی تب ابامسلم نے اوسے کہا کہ تو میرا حال
یہاں آنے کا کسی پر ظاہر نکرنا چاہیئے اوسنے قسم کھائی کہ تمہارا حال کسی پر اظہار نکرونگا
ابامسلم کو اطمینان ہو گیا اور اوسی مسجد میں ایک جگہ جا کر سو رہے القصہ جبکہ روز دوم
صبح ہوئی تو زرخی مخبر نصر سیار کا ہر چہار طرف گشت کرتا ہوا محلہ شامیوں میں گیا اور اوسی
مسجد کے اندر جا کر مریض کو دیکھا کہ نہایت توانا ہے زرخی کو حیرت ہوئی اور کہا کہ تو دو
برس کا مریض دفعتاً کیونکر اچھا ہو کر توانا ہو گیا اوس بدنصیب نے کہا کہ ہمارے مسجد میں کل
ایک جوان شام کو آیا اوسنے میرا حال دیکھا کر مجھپر ترحم کیا اور میرے حق میں دعا کی میں فوراً
بقدرت خدا صحیح ہو گیا اور رات بھر میں قوی اور توانا ہو گیا اور ابھی وہ جوان یہاں
موجود ہے زرخی کی دلکو یقین کامل ہو گیا کہ آج ابامسلم پر عنایت خدا و رسول بہت ہے
اوسکی دعا نے یہ تاثیر دکھائی الغرض زرخی نے معہ ہمراہیان خود چہار طرف سے مسجد کا محاصرہ کیا
اور ابامسلم نے جب ہر چہار طرف مسجد کے شور و غل اور مجمع کثیر دیکھا دفعتاً باہر نکلے تو حال
زرخی سے آگاہ ہوئے اور اوس بیمار کے حق میں بددعا کی جسنے عہد خلافی کی تھی راوی کہتا ہے
کہ وہ بیمار پھر علیل ہو کر حالت اصلی پر ہو گیا اور ابامسلم دروازہ مسجد پر آئے اور زرخی سے
کہا کہ اے لعین یہانسے چلا جا کیونکہ تیری قضا آئی ہے زرخی نے جواب سخت دیا ابامسلم کو
غصہ آیا اور واسطے قتل خوارج کے آمادہ ہوئے جب کہ بہت خارجی قتل ہوئے تو زرخی
نے جا کر نصر سیار سے اس حال کی اطلاع کی نصر سیار نے طاہرک کو ہمراہ زمرۂ دمشقی پہلوانان
فوج روانہ کی جبکہ طاہرک نے محاصرہ مسجد کا کیا ابامسلم آمادہ فساد ہوئے راوی کہتا ہے
کہ ابامسلم نے اوس معرکہ میں قریب دو ہزار کے خارجی مارے اور خستہ ہو گیا کہ ناگاہ
ایک شخص نے زرخی کو خبر کی کہ اس مسجد کے قریب ایک ضعیفہ کا گھر ہے اور وہاں اس وقت
بارہ آدمی ابو ترابی موجود ہیں اونکو جا کر گرفتار کر لے زرخی کچھ فوج لیکر ضعیفہ کے گھر گیا
راوی کہتا ہے کہ جو لوگ مکان ضعیفہ میں موجود تھے وہ سب دوست تھے ابامسلم کے

الغرض زرخی سے وہ سب مومن آمادہ جنگ ہوئے اور تاشام صدہا خارجی مومنون نے
مارے اور جب یہ بھی خبر نصر سیار کو ہوئی کہ درمیان شہر کے بہت ابوترابی موجود ہین
نصر سیار بہت پریشان ہوا کہ افسوس ہے کہ اب اباسلم کو اور زیادہ قوت ہوجاویگی اور مین
روز بروز کم زور ہوجاؤنگا راوی کہتا ہے کہ ہرچند نصر سیار اور زرخی نے تدارک کیا مگر
مومنون نے خوارج کو بھگادیا تب زرخی کے ہمراہ کلناک بن ضرارہ وطاہرک وغیرہ فوج
لیکر واسطے گرفتاری اباسلم کے آمادہ ہوئے اور طاہرک ابن نصر سیار نے قریب اباسلم
کے جاکر اباسلم سے یہ کہا کہ اے ابوترابی سچ بتا تجکو یہ قوت اور جرءت کہانسے حاصل ہوئی
جو تو حاکم وقت سے امادہ فساد ہے نہین جانتا کہ ہملوگ اوس قوم کے ہین جنھون نے
حسین ابن علی کو ایاسا روز مین کس طرحکی ایذا و تکلیف دیکر شہید کیا اور کیسے کیسے بڑے
بہادر قوم بنی ہاشم کے دوپہر مین مار گئے تو یہ بتا کہ تیری کیا مجال ہے کہ ہمارے مقابل
مین جنگ کریگا بہتر یہ ہے کہ تو ہاتھ باندہ کر میرے ہمراہ نصر سیار کے حضور مین چل
مین تجکو عہدہ جلیل دلوادونگا اور قصور تیرا معاف کرادونگا راوی کہتا ہے کہ جب
طاہرک نے حال جناب امام حسین علیہ السلام اباسلم کے روبرو بیان کیا اباسلم کی
آنکھو نمین زمانہ تیرہ ہوگیا اور رگ ہاشمی جوش مین آئی اور طاہرک سے یہ کہا کہ اے ناحق
شناس آگاہ ہو کہ مجکو یہ قوت اور منزلت اور بزرگی میرے خدانے اور جناب رسالت پناہ
اور علی مرتضی نے عطاکی اور خاص مجکو واسطے قتل خوارجکے یہ دولت قوت ملی ہے
انشاء اللہ تعالی عنقریب مین تم سب کو حاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچادونگا
اور عوض مین خون شہیدان کربلا کے قوم بنی امیہ وغیرہ سے ایک آدمی کو زندہ نرکھونگا
اور قریب ہے وہ روز کہ تم سب آتش جہنم مین جلتے ہوگے اور اے لعین کیا ذکر کرتا ہے
روز عاشورہ معرکہ کربلا کا تو یہ نہین جانتا کہ جناب امام کونین یعنے حضرت حسین نے اپنا وعدہ
طفلی حق تعالی سے وفا کیا نہین تو کیا قدرت اور مجال تھی بنی امیہ کی جو سامنا کرتی حسین کا

اور نہین جانتا ہے تو کہ مین ہر چند ایک کمترین غلام ہون آل نبی کا مگر دیکھا تو نے کہ مین تنہا
تم ہزارون پر ایک معرکہ مین کامیاب ہوا یہ سب باعث اعانت آل نبی کا ہے اور اگر تجکو کچھ
دعومی بہادری کا ہووے تو اسوقت میرے سامنے آکر مقابل ہو الغرض طاہر کہتے یہ کلام
ابا مسلم کا سنکر اپنی فوج کو اشارہ کیا اور سب فوج نے چہار طرف سے ابا مسلم کو گھیر لیا
راوی کہتا ہے کہ ابا مسلم ہر حملہ مین با صدر کرار کیطرح صدہا خوارج کو واصل جہنم کرتے
تھے آخر ش جبکہ طاہر ک نے دیکھا کہ بیری بڑی بڑے پہلوان قتل ہوے جاتے ہین تب
اوس خارجی نے طرف کمند اندازونکے اشارہ کیا صدہا کفار ہر طرفسے ٹوٹ پڑے اور ابا مسلم
زمزمہ شاحی کی کمند مین گرفتار ہوے اور تبر بہی ہاتھہ سے ابا مسلم کے نکل گیا آخر
طاہر ک لعین ابا مسلم کو روبرو نصر سیار کے لیگیا اور تمام دربار نصر سیار مین بڑی خوشی
ہوئی لیکن وزیر نصر سیار کو بڑا رنج ہوا اور دلمین اپنے کہا یاالہی ابا مسلم کو سلامت رکھنا
بعدہ نصر سیار نے حسب رائے وزیر کے ابا مسلم کو طاہر کے حوالہ کیا کہ بہت ہوشیاری سے
ابا مسلم کو قید رکہنا ایسا نہو کہ رات کو ابوترابی بلوہ کر کے قید سے ابا مسلم کو نکال لیجاوین
اور جبکہ ابا مسلم کو طاہر ک قید خانہ مین لیچلا تب ابا مسلم نے زمزمہ کو بدد عادی اور صاعد
کوفی کیطرف دیکھہ کے یہ کہا کہ تبر میرا تجکو مبارک نہوگا یہ کلام سنکر صاعد کوفی نے ایک
تازیانہ ابا مسلم کو مارا ابا مسلم فلک کو دیکھہ کر خاموش ہو رہی اور حال جناب امام زین العابدین
کو یاد کر کے صبر کیا القصہ جبکہ طاہر ک ابا مسلم کو طوق و زنجیر وغیرہ مین گرفتار کر کے لیچلا
تب نصر سیار نے پہر ابا مسلم کیطرف دیکھکر یہ کہا کہ اے جوان اگر تو حضین ابوتراب کے کلام
ناسزا کہے تو مین تجھے رہا کر دون اور مرتبہ عالی پہ سرافراز کرون ابا مسلم نے کہا اے نصر سیار
تو بڑا احمق و نادان ہے کہ تجکو باوجود حکومت اسقدر عقل نہین کہ نیک و بدکی تمیز کرے
افسوس ہے کہ تو بسبب نادانی کے ضرور مستوجب جہنم ہو لیگا کیونکہ تو یہ بتا کہ اگر مین جناب علی
ابن ابیطالب کو ناسزا کہون تو پہر بعد خدا و رسول کے اور وہ کون ہے جسکو مثل جناب

امیر بزرگی حاصل ہے اے نصر سیار تو بہت کو ہمسر علی ابن ابیطالب جانتا ہے وہ نہایت
نالایق سگ دنیا تہے کہ بعد رسول اونہون نے کیا بزرگی اور توقیر کلام خدا اور آل نبی
کے کی اے نصر سیار کیا انقلاب زمانہ ہے کہ آل نبی کو تو معاذ اللہ خوار اور ذلیل جانتا ہے
اور جو لوگ دشمن خاندان نبوی ہین اونکو اچہا سمجہتا ہے اے نصر سیار اگر مین ہر روز ہزار
دفعہ مارا جاون اور پہر زندہ کیا جاؤن تو بہی محبت آل رسول سے مونہہ نہ پہراؤنگا اور ہم
روز صبح سے تا شام اور شام سے تا صبح یزید و معاویہ اور دیگر دشمنان علی پر لعنت
کرون تب بہی میرا جی سیر نہوئے اور یہ خوب یاد رکہنا کہ اگر میرے خدا کو میری ترقی
منظور ہے تو کیا مجال ہے تیری اور مروان کی جو مجہے کوئی صدمہ پہونچائے دیکہنا
عنقریب تجکو و مروان کو ہاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچاتا ہون اور
جسقدر دشمنان آل نبی ہین اون سب کو جہنم واصل کرونگا الغرض یہ کلام ابامسلم کا
نصر سیار خفا ہوا اور حکم قید سخت کا دیا طاہر ک قید ابامسلم کے اپنے گہر لیگیا اور نصر سیار نے
نامہ مروان کو لکہا کہ اے شاہ تیری اقبال سے آج ابامسلم کو گرفتار کیا اب جو حکم تو دیوے
وہ کیا جاوے بعدہ روز دوم نصر سیار نے ایک قیدی کو سر بازار ہمشکل ابامسلم بنا کر
قتل کیا اور لاش مقتول کی تشہیر کی اور تمام شہر مین منادی کرائے کہ ابامسلم کو حاکم نے
قتل کیا راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی خوردک وغیرہ مومنین و دوستان
ابامسلم کمال پریشان ہوئے اور سبنے قصد کیا کہ آج رات کو نصر سیار کو قتل کیا جائے
الغرض وہ دن جب تمام ہوا اور رات ہوئی مومنین نے پہلے جا کر لاش ہمشکل ابامسلم کو دیکہا
تو معلوم ہوا کہ یہ لاش ابامسلم کی نہین بعدہ ہر ایک مومن ہتیار لگا کر ہر جانب روانہ ہوا
اور ہر مومن بذریعہ کمند پہلوانان خوارج کے گہرون مین پہونچا اور جو کہ ملگیا اوسکو قتل
کیا چنانچہ ابو نصر شب رو نے صاعد کے گہر مین جا کر صاعد کے دونون ہاتہہ کاٹے بعدہ خوردک
نصر سیار کے محلمین گیا وہان نصر سیار نہ ملا خوردک نے چند پاسبان واصل جہنم کئے اور واپس آئے

ابھی چلا آیا۔ روز سوم بابا عاصم باخانی کو خبر قتل اباسلم معلوم ہوئی بابا عاصم نے بلا دریافت
حال مادر اباسلم کو خبر کردی وہ مومنہ صدمہ پسر میں روتے روتے ہلاک ہوگئی۔
راوی کہتا ہے کہ جب رفتہ رفتہ خبر دروغ قتل اباسلم مشہور ہوئی تو ایک عورت دلالہ مسماۃ
مجلس افروز سمرقندی نے یہ حال سنا وہ نہایت رنجیدہ خاطر ہوئی اور روتی ہوئی خوردک کے
گھر میں گئی اور حال اباسلم کا پوچھا خوردک نے کہا اے مومنہ اباسلم ابھی تک زندہ ہے
مگر طاہرک کے پاس قید ہے مجلس افروز نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ میں اباسلم کو رہا کرونگی
یہ کہکر مجلس افروز مسماۃ سیم تن کے گھر میں گئی راوی کہتا ہے کہ سیم تن ایک عورت آشنا
طاہرک کی تھی اور طاہرک سیم تن پر عاشق تھا مجلس افروز نے سیم تن سے کہا کہ اے ہمشیرہ
بڑا غضب ہے کہ اباسلم قید میں طاہرک کے ہو رہے اور تم سے کچھ نہو سکے سیم تن نے
یہ حال سنکر رو دیا اور کہا آج رات کو تدبیر رہائی اباسلم کی کرونگی مگر تو بھی میرے ہمراہ آج
طاہرک کے گھر چلنا چنانچہ وہ دونوں عورتیں باہم مشورہ کرکے منتظر شب کی ہوئیں
القصہ جبکہ آفتاب قیدخانہ مغرب میں گیا اور ماہتاب فوج انجم لیکر واسطے پاسبانی کے
تخت فلک پر جلوہ گر ہوا تو مجلس افروز و سیم تن چادر سوزہ پہنکر طاہرک کے گھر گئے اور
سیم تن نے طاہرک سے کہا اے شاہزادہ مقام حیرت ہے کہ مجھکو تو نے اب تک قید اباسلم
کی خبر نکی تاکہ میں بھی خوشی کرتی کیا میں تیری دوست نہیں ہوں طاہرک نے سیم تن سے
عذر خواہی کی اور اپنے مکان خاص میں دونوں عورتوں کو بٹھایا اور صحبت شراب و کباب کے
شروع کی جبکہ کچھ نشہ طاہرک کو ہوا تو سیم تن نے کہا کہ میں بھی تیرے عدو کو دیکھوں کہ
کہ وہ کیسا زبردست جوان ہے جسنے یہ طلاطم حکومت میں کیا ہے طاہرک یہ کلام سنکر
کنجی قیدخانہ کی لیکر اوٹھہ کھڑا ہوا اور دونوں عورتیں بھی اوسکے ہمراہ قیدخانہ میں
گئیں القصہ جبکہ تہہ خانہ میں طاہرک داخل ہوا تو روشنی مشعل و فانوس وغیرہ طلب کے
جبکہ روشنی آئی تو دیکھا کہ اباسلم طوق و زنجیر میں گرفتار ہیں اور نہایت حزین و زار و نزار

الغرض سیم تن نے کہا کہ اے طاہرک اب باہر چلو مین دیکھکر بہت خوش ہوئی الغرض جبکہ
سیم تن تہہ خانہ سے باہر نکلنے لگی اوسوقت ایک پاپوش اپنے تہہ خانہ مین چھوڑ دی
اور جب دروازہ تہہ خانہ کا بند ہوگیا تب طاہرک سے کہا کہ اے شاہزادہ حالت نشہ مین
میرا ایک جوتہ قید خانہ مین رہ گیا طاہرک نے یہ بات سنکر کنجی مجلس افروز کو دیکر کہا کہ تو
جوتہ نکال لا مین محل مین جاتا ہون مجھے نشہ بہت ہے کھڑا نہین ہوا جاتا مجلس افروز
نے کنجی لیکر دروازہ دوبارہ کھولا اور اندر تہہ خانہ کے گئی اور فوراً تمام قید اباسلم کی
دفع کی اور تہہ خانہ سے اباسلم کو باہر لائی اور سیم تن کی چادر موزہ لیجاکر اباسلم کو دیا اور
محافظان دروازہ بیرونی کو شراب مین بیہوشی شریک کرکے مجلس افروز نے تقسیم کیا
کہ شاہزادہ نے تم سب کو یہ شراب انعام مین خوشی کی دی ہے الغرض سب دربانون
نے وہ شراب پی اور تھوڑی عرصہ مین سب وہ بیہوش ہوگئے اور سیم تن نے طاہرک کو
بیہوش کیا بعدہ مجلس افروز سیم تن سے رخصت ہوکر اباسلم کو اپنے ہمراہ لیکر محل سے
باہر نکلی اور صحیح وسالم اباسلم کو خوردک کے گھر پہونچایا خوردک نے سب مومنین کو
جمع کیا اور خوشی کی اور مجلس افروز کو ایک گھوڑا اور ہزار روپیہ نقد دیکر کہا کہ تو ابھی سمرقند
کو روانہ ہوجا چنانچہ مجلس افروز اوسیوقت سمرقند کو گئی اور اباسلم گھر مین خوردک کے
مقیم ہوئے روز دوم صبح کو اباسلم اپنے وطن کو روانہ ہوئے وہان پہونچکر معلوم کیا
کہ والدہ نے میرے غم مین قضا کی اباسلم نے اپنی مادر کی قبر پر فاتحہ خوانی کی اور بعدہ
اباسلم نے اپنی ہمشیرہ کو باباعاصم ماخانی کے تفویض کیا اور وہانسے طرف عراق کے روانہ ہوئے

بیان حال خبردار ہونا رہائی اباسلم سے وقت صبح نصرسیار کا

راوی خوش بیان لکھتا ہے کہ جب رات کو اباسلم رہا ہوئے تو صبح کو نصرسیار نے آدمی طاہرک
کے پاس بھیجا کہ قیدی لیکر دربار مین حاضر ہو راوی کہتا ہے کہ جسوقت آدمی نصرسیار کا طاہرک
کے پاس گیا اوسوقت طاہرک معہ سیم تن خواب مین تھا خدمتگار نے طاہرک کو بیدار کیا اور

پیام نصر سیار سے آگاہ کیا طاہر ک نے جواب دیا کہ بادشاہ سےعرض کرو تھوڑے عرصہ مین معہ قیدی حاضر ہوتا ہون اور جب کہ آدمی نصر سیار کا واپس گیا تو طاہر ک نے جلد ہاتھ مونھہ دہو کے سیم تن سے پوچھا کہ مجلس افروز کہان ہے سیم تن نے کہا مجھے نہین معلوم طاہر ک نے دربانون سے پوچھا وہ بھی بولے ہمین نہین معلوم تب طاہر ک کنجی لیکر تہہ خانہ کیطرف گیا جب دروازہ کھولا قیدی کو نہ دیکھا اور قید ٹوٹی ہوئی پائی طاہر ک آہ کرکے زمین پر بیٹھ گیا اور رات کا عیش سب بھول گیا اور رونے لگا اور سیم تن سے کہا مجلس افروز نے دغا کی قیدی کو رہا کرکے وہ بھی لیگئی ہائے افسوس اب مین اپنے پدر کو کیا مونھہ دکھاؤن الغرض جبکہ طاہر ک دربار مین نہ گیا اور عرصہ ہوگیا تب نصر سیار نے اسد بن عامر کو طاہر ک کے پاس بھیجا کہ کہنا کیا دیر ہوئی ابتک قیدی میرے پاس نہین پہونچا جب اسد بن عامر طاہر ک کے پاس گیا تب حال طاہر ک کا دیکھکر پوچھا یہ کیا صورت ہے طاہر رو کے کہنے لگا قیدی بھاگ گیا آخر ش طاہر ک روتا ہوا ہمراہ اسد بن عامر کے نصر سیار کے پاس گیا جبکہ نصر سیار رہائی قیدی سے آگاہ ہوا اک آہ کی اور طاہر ک سے کہا اے کم بخت یہ کیا غضب کیا کہ قیدی فرار ہوگیا خدا تجھے غارت کرے تو نے میرے حکومت مین آفت برپا کی اب اباسلم کہان میرے ہاتھ آویگا طاہر ک نے کہا مجکو مہلت ایک ماہ کی مرحمت ہوئے مین اباسلم کو حاضر کرونگا نصر سیار نے کہا جب تک اباسلم کو نہ لانا تب تک میرے سامنے نہ آنا الغرض طاہر ک روتا ہوا اپنے گھر گیا اور سیم تن کو رخصت کردیا

بیان احوال روانگی اباسلم ظفر کے دریائے سرخش کے

راوی لکھتا ہے کہ جب اباسلم اپنے گھر سے روانہ ہوئے تو بعد طے منازل ایک روز دریا سرخش پر پہونچے اور لب دریا ایک باغ نہایت دلکش اور ہرفزا دیکھا اور باعث گرمی آفتاب کے اباسلم اوس باغ مین ٹھہرے راوی کہتا ہے کہ وہ باغ ملک عنظر کا تھا اباسلم نے دن کو قیام کیا بعد تھوڑے عرصہ کے بھائی عوجان سرخشے کا اوسی باغ مین معہ دس بارہ جوانو

سے گیا اور اک طرف فرش بچھا کے بیٹھا اور اپنے یاروں کے ساتھ شراب خواری میں مشغول
ہوا اتنے میں برادر عوجان نے ابامسلم کو دیکھا تو اپنے نوکر سے کہا کہ دیکھو یہ جوان حسین ہے
جو سامنے بیٹھا ہے اوسکو واسطے ساقی گری کے میرے پاس بلا کے لے آؤ جب وہ شخص
ابامسلم کے پاس گیا اور اپنے مالک کا پیغام بیان کیا ابامسلم نے یہ سنتے ہی اوس آدمی سے کہا
کہ تو جا اپنے آقا کو میرے پاس بھیج دے وہ آدمی زیادہ مست ہوا اور ابامسلم کو گالی دی
کہا تب ابامسلم نے ایک طمانچہ اوسکو مارا وہ مر گیا عبیدان برادر عوجان نے جب یہ ماجرا
دیکھا تو عبیدان خود ابامسلم کے پاس گیا اور گفتگو ہوئی یہاں تک کہ نوبت فساد ہوئی
ابامسلم نے عبیدان کو معہ ہمراہیان عبیدان کے قتل کیا اور لاشیں سب کی نہر میں
ڈال دیں اور ابامسلم وہاں سے روانہ ہو گئے بعد چندی ساعت کے باغبان نے دیکھا
کہ بہت سی لاشیں نہر میں پڑی ہیں باغبان یہ دیکھکر حیران ہوا اور دریافت کیا سنا کہ عوجان کو
خبر قتل ہونے عبیدان کی پہنچائی تب عوجان باغ میں آیا اور اپنے بھائی کی لاش دیکھکر
گریان ہوا اور باغبان سے پتہ قاتل کا پوچھا وہ بولا میں لاعلم ہوں پھر عوجان نے بہت ڈھونڈا
کچھ پتہ نہ پایا اور عوجان روتا ہوا ملک عنظر حاکم کے پاس گیا اور سب حال کہا ملک نے کہا
کہا ظاہر ہے [illegible] ابوترابی ملک نصر سیار سے بھاگا ہے شاید یہ کام اوسی کا ہے
تو دریافت کرکے مجکو پتہ بتا دے میں تدارک کرونگا اور ملک عنظر نے کہا میرے
یہاں دو شخص قیدی ہیں اونکو بازار میں لیجا کر قتل کرو تو آئندہ اور لوگوں کو عبرت ہو
راوی کہتا ہے کہ اون دونوں قیدیوں کو لاکر بازار میں قتل کرنے کا ارادہ کیا
اور [illegible] قیدیوں نے کہا کہ اے اہل شہر گواہ رہنا کہ ہم بے قصور ہیں جب صاحب خروج
یہاں آوے اوس سے کہنا کہ بیخطا ہمکو قتل کیا ہے صاحب خروج ہمارا عوض لیوے گا
راوی کہتا ہے کہ ابامسلم نے یہ بیان قیدیوں کا سنکر تیر کو چلہ میں دیا اور [illegible]
اور قیدیوں کو رہا کیا اور خوارج کے قتل پر آمادہ ہوئے اور معہ خوارج کو قتل کرکے

وقت شام یحیی سقہ کے مکان مین ابامسلم داخل ہوئے یحیی سقہ عرصہ دو دن تک تہا او
اوسنے ابامسلم کی خاطر کی ادہر ملک عنظر نے ہر چند تلاش کیا پہ ابامسلم کا پتا نہ پایا راوی کہتا ہے کہ
اسی اثنا مین ایک نامہ نصر سیار کا ملک عنظر کے نام آیا کہ میری شہر سے صاحب خروج
بہاگا ہے اگر تیرے ملک مین صاحب خروج آوے اوسکو گرفتار کرکے میرے پاس روانہ
کرنا والسلام ملک عنظر نے جواب نصر سیار کو لکہا کہ میری ملک مین ابھی ابامسلم پیدا ہوا ہے
جب صاحب خروج ملیگا گرفتار کرکے تیرے پاس روانہ کرونگا تم خاطر جمع رکہنا راوی
کہتا ہے کہ جب ابامسلم یحیی سقہ کے گہر مین رہنے لگے تو یحیی سقہ ابامسلم کی خاطر
داری کرنے مین مصروف ہوا چنانچہ ایک روز یحیی سقہ روٹی پکوانے بازار مین گیا
وہان ایک مخبر نے دیکہا کہ آج کیا وجہ ہے کہ یحیی کثرت سے روٹی پکوانے آیا ہے
یہ ایک آدمی اپنے گہر مین ہے استقدر روٹی کا صرف کیونکر ایک واحد شخص کر سکتا ہے
شاید کہ ابامسلم یحیی کے گہر مین ہے الغرض وہ مخبر ملک عنظر کے پاس گیا اور یحیی
کا حال بیان کیا ملک عنظر نے ہمراہ اپنے سرداروں کے فوج گرفتاری ابامسلم کو روانہ
کئے اور ابامسلم کو بہی خبر آمد فوج کی ہوئی تو وہ بہی آمادہ جنگ ہوئے اور یحیی سقہ
سے کہا کہ تجکو جب مہلت ملے تو تو مکان جنید علی کام گار پر جانا وہان مجہسے ملاقات
ہوگی یہ حال یحیی سے کہکر مصروف جنگ ہوئے اور صدہا خوارج کو قتل کرکے نکل گئے
اور مکان علی کام گار پر پہونچے جبکہ وہان پہونچے تو ابامسلم نے دیکہا کہ تین آدمی
سیہ پوش وہان آگئے ابامسلم نے جنید سے کہا یہ کون ہین جنید نے کہا یہ بہی دوست
ہین اور نام انکے زید قانع و منظر ابن زید و اسفر مفتی ہین اور یہ بہی غلام ہین آل نبی
کے راوی کہتا ہے کہ اون تینون نے ابامسلم کے ہاتہ پر بیعت کی اور صحبت ابامسلم
مین رہنے لگے ایک روز ابامسلم نے اپنی صحبت مین کہا کہ مجہسے دوستان مرو شاہجہان
نے کہا تہا کہ جہان کہین پہونچنا وہانسے خیریت اپنی لکہنا جنید نے کہا مجہے خط دیجیے

مین پہونچا دونگا اور جواب لادونگا ابامسلم نے خط لکھکر جنید کو دیا اور خوردک کا نام
و پتہ لفافہ پر لکھا اور جُنید بسواری شتر روانہ ہوئے راہ مین جنید نے تہوڑی خاک شتر پر
لادلی جبکہ جنید دوکان خوردک پر پہونچے خوردک نے کہا کہ تم کون ہو اور کہان سے
آئے ہو جنید نے اشارہ سے کہا کہ کہین گوشہ مین چلو تو حال کہون اور شتر پر اید گندم
لایا ہون اگر خواہش ہوئے تو خرید فرمائیے خوردک جُنید کو دوکان سے لیئے گھر مین
لیگیا اور شتر جنید کا دروازہ پر کہڑا رہا اور جب جنید اندر گھر کے پہونچے تو خط ابامسلم کا
خوردک کو دیا خوردک نے اور سب محبون کو مطلع کیا سب نے مضمون خط سے آگاہ
ہو کر جنید کی بڑی خاطر کی راوی کہتا ہے کہ جب جنید شتر سے اوترکے مکان خوردک
مین گئے تہے اوسوقت زرخی بہی گشت کرتا ہوا دوکان خوردک کیطرف آیا اور شتر کو
دیکہکے پریشان ہوا تہا کہ یہ کوئی نامہ بر ہے زرخی خاموش کہڑا تہا کہ ناگاہ دو سانڈ
بازاری لڑتے ہوئے شتر جنید کے قریب آئے اور شتر جنید بہڑکا اور خاک شتر
سے گری زرخی کو خوب یقین ہوا کہ شتر نامہ بر کا ہے زرخی نے یہ حال جاکر نصر سیار سے
کہا اور یہ کہا کہ مکان خوردک مین مجمع الوترابیون کا ہے اور نامہ بر ابامسلم کا آیا ہے
نصر سیار نے افتح حاجب کو مع فوج کثیر خوردک کے گہر کے طرف روانہ کیا اور جب
یہ حال شیعون کو معلوم ہوا سب شیعہ آمادہ جنگ ہوئے مومنین نے اسقدر خوارج
کو مارا کہ سب فوج نصر سیار کی فرار ہوئی نصر سیار نے کلنگ ابن ضرارہ کو اور فوج سے
روانہ کیا وہ بہی شکست کہا کر بہاگا تب سلیمان کثیر کو نصر سیار نے طلب کرکے کہا کہ
کہ مجکو الوترابی تنگ کرتے ہین تم کوئی صورت صلح کی نکال دو کہ رفع فساد ہوئے چنانچہ
سلیمان کثیر حسب مرضی نصر سیار کے مومنین کے پاس گئے اور خوردک وغیرہ سے سلیمان
نے کہا کہ تم لوگ ابہی چند روز صبر کرو اور جنگ موقوف کرو اور ہمراہ نصر سیار کے پاس
صفائی کرادون الغرض سب مومنین ہمراہ سلیمان کثیر نصر سیار کے پاس گئے

لوگ نصر سیار نے

کہا کہ اے ابوترابیون اگر تم یزید کی توصیف بیان کرو اور علی کو ناسزا کہو تو تمہارے
مرتبے بڑے ہون اور مروان تمکو عہدہ ہاے جلیل عطا کرے کا راوی کہتا ہے کہ سب
مومنین نے یہ کہا کہ جبتک ہمارے تن مین جان ہے یزید و مروان پر لعنت کرینگے
اور کبھی محبت سے علی ابن ابیطالب کے دل ہمارے نہ پھرینگے ہزار بار ہم لوگ
مارے جاوین تو اطاعت علی سے مونہہ نہ پھراینگے الغرض نصر سیار نے حکم قید مومنون
صادر کیا کہ شاید آیندہ میرے اطاعت قبول کرین راوی کہتا ہے کہ جب ہنگامہ جنگ
مکان خورد کپ پر ہوا تھا تب شتر جنید بھاگ کے اپنے گھر گیا تھا اور دو مخبر نصر سیار کے
پیچھے شتر کے روانہ ہوئے تھے جب کہ شتر مکان علی کامگار مین گیا تو دونون مخبر نے
علی کامگار سے کہا آج ہمکو انعام مرحمت فرمایئے کہ ہم بھی دور سے ہمراہ شتر کے آئے
ہین اور سب حال سے واقف ہین علی کامگار نے یہ حال ابامسلم سے کہا ابامسلم نے
علی کامگار سے کہا کہ مخبرون کو اندر مکان کے طلب فرمایئے یہانسے انعام لیجاوین القصہ
دونون مخبر گھر مین آئے ابامسلم نے دونون کو قتل کر کے چاہ مین ڈال دیا اور شتر کو
دیکھا کہ زخمی ہے ابامسلم کو پریشانی ہوئی کہ شاید جنید زخمی ہوئے یا قید ہوئے ہین کوئی
تدارک کرنا چاہیئے القصہ ابامسلم اسی فکر مین رات کو سو رہے خواب مین دیکھا کہ جناب
امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اے ابامسلم جلد یہان سے روانہ ہو اور پہلے کربلا مین جا کر زیارت
قبر حسین سے مشرف ہو اور پھر مرو شاہجہان مین جا کر اپنے دوستونکو رہا کر نہین تو تیری
دوست عذاب سخت مین گرفتار رہین گے الغرض ابامسلم وقت صبح مومنون سے رخصت
ہو کر طرف کربلا کے روانہ ہوئے اتفاقاً راہ بہول کے ایک قلعہ کے دروازہ پر پہونچے
وہان ایک سیاہ پوش کو دیکھا اوسنے ابامسلم سے کہا کہ تم کہانسے آتے ہو پھر ابامسلم نے
کہا خراسان سے آتے ہین راوی کہتا ہے کہ وہ سیاہ پوش علی آدوشیر تھا ابامسلم کو اپنے
گھر لیگیا اور ابامسلم کی بہت خاطر کی اور جب ابامسلم گھر مین علی آدوشیر کے داخل ہوئے

تو دیکھا کہ ایک صندوق سیاہ رکھا ہے اور علی آردشیر ہر دفعہ صندوق کو دیکھکر روتا ہے
ابا مسلم نے علی آردشیر سے وجہ رونے کی پوچھی اونھون نے کہا کہ اس صندوق مین لاش
بے سر میرے جد کی رکھی ہے اور سر میرے جد کا سانوس دیو کے پاس ہے اوسنے
وہ شراب خواری کرتا ہے یہ باعث ہے میرے رونے کا کہ وہ ظالم دشمن ہے نام
جناب علی ابن ابیطالب کا اسواسطے ہر شخص شیعہ کو قتل کرتا ہے اور انواع ایذا دیتا ہے
ابا مسلم نے کہا کہ اوس دیو کا کہان ہے علی آردشیر نے کہا یہان سے قریب قلعہ نگر ایک
مقام ہے وہی اوس دیو کا مسکن ہے الغرض یہ حال سنکر ابا مسلم نے ابو العطا و ابو الحسن
کو معہ علی آردشیر اپنے ہمراہ لیا اور طرف قلعہ نگر یہ کے روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ جب
امیر ابا مسلم اندر قلعہ کے داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ دیو خواب غفلت مین بیہوش ہے ابا مسلم
نے دیو کو خواب سے ہوشیار کیا اور کہا کہ اوٹھ اجل تیری تیرے بالین پر آ پہونچی جبکہ
وہ دیو بیدار ہوا بہت قہقہا مار کر ہنسا اور کہا کہ اے شخص کیا تو زندگی سے اپنی سیر ہو گیا
ہے جو میرے یہان آیا ہے جا یہان سے دور ہو ابا مسلم نے کہا کہ مجکو خدا نے تیرے قتل
کرنے کو یہان بھیجا ہے یہ کلام سنکر وہ دیو ایک سنگ گران لیکر ابا مسلم کیطرف متوجہ
ہوا اور اوس سنگ کا وار کیا ابا مسلم کو اللہ تعالی نے اوسکے حملہ سے محفوظ رکھا بعدہ
اور حربہ لیکر وہ ابا مسلم کیطرف چلا ابا مسلم نے یا حیدر کرار کہکر جھپٹ کر حربہ اوسکا چھین لیا
اور ایک طمانچہ دیو کو مارا کہ وہ غش کھا کر زمین پر گرا ابا مسلم اوسکے سینہ پر چڑھے اور سر
اوسکا دھڑ سے کھینچ لیا اور زمین پر دھڑ سے پھینک دیا اور نعرہ اللہ اکبر بلند کیا بعدہ تمام
قلعہ کی تلاشی کی بہت مال و زر پایا اور چار شتر طلائی اور ایک تخت زرین پایا نہایت خوش ہو گئے
وہ سب مال علی اردشیر کے پاس امانت رکھا اور کہا جب کوئی میرے پاس سے آوے
تب نصف مال تم اوسکو دیدینا اور نصف تم لینا یہ کہکر ابا مسلم طرف دامغان کے روانہ ہوگئے
جبکہ خبر آمد ابا مسلم کی قاسم دامغانی کو معلوم ہوئی اوسنے بخوف ابا مسلم قلعہ اپنا بند کر لیا

جبکہ ابا مسلم قریب قلعہ کے پہونچے اور کوئی راہ اندر جانے کی نپائی تب قلعہ کی موری سے اندر
داخل ہوئے اور شہر نیشاپور میں پہونچکر ابو العطا سے کہا کہ یہاں ایک دوست خواجہ
مشتری نامی رہتا ہے اوسکے پاس جاکر کہو کہ ایک مہمان آیا ہے تمہارا مشتاق ہے
چنانچہ ابو العطا تلاش کر کے مشتری کے گھر گیا اور حال ابا مسلم کا بیان کیا خواجہ مشتری
نے ابا مسلم کو طلب کیا جب ابا مسلم آئے اور خواجہ سے ملاقات ہوئی خواجہ نے ابا مسلم کی
بڑی خاطر کی روز دوم ابا مسلم بازار میں گئے وہاں دیکھا ایک نجومی کے پاس بہت
مجمع ہے ابا مسلم علیحدہ کھڑے رہے جب کہ مجمع کم ہوا نجومی کے پاس گئے اور کہا میرا زائچہ
کرو اوس نجومی نے زائچہ کیا اور کہا اے جوان تو نہایت بلند اقبال ہے اور تیرے
اطاعت بڑے بڑے شاہ و شہریار کرینگے اور تو خوان زرین پر طعام کھاوے گا دیکھا
لیکن ایک زمانہ تیرا عدو ہوگا مگر فضل خدا تیرے شریک حال ہے کوئی اندیشہ نکر ابا مسلم
وہانسے پھر خواجہ مشتری کے گھر گئے اور خواجہ سے کہا کہ نیشاپور میں کون حاکم ہے خواجہ نے
کہا حاکم یہاں کا بیٹا قحطبہ کا مسمی سلیمان ہے اور اس شہر میں ایک شخص زنگی مسمی اسمرات
بہت بڑا ظالم ہے کہ تمام رعایا یہاں کی تنگی سے [illegible] اور تمام شہر میں اوس زنگی سے
ہر امر میں طرح دیتا ہے استقدر خوف [illegible] ابا مسلم بطور سیر بازار
ایک روز خواجہ کے [illegible] کہا کہ ایک شخص
زیر [illegible] ہو گئے
سر بازار [illegible]
وہ حبشی ہر ایک غریب پر ظلم کرتا ہے اور سر بازار جس عورت کو چاہے مرتکب بدفعلی
کا ہوتا ہے اور کوئی [illegible] جب ابا مسلم نے یہ ماجرا [illegible] تو اوس زنگی کے پاس گئے
اور [illegible] سے شہر [illegible]
[illegible] اور اوسکا

ابامسلم پر حملہ کیا اور یہ کہا کہ اے اجل رسیدہ تو کون ہے جو آج مجھ سے اسطرح کے کلام
خلاف شان میری زبان سے جاری کیئے اور تجھے خوف میرا نہ ہوا القصہ جبکہ وار اوسکا
خالی گیا تو ابامسلم نے کہا اب بہی توبہ کر تو تیری جان بری ہو جاوے راوی کہتا ہے
کہ پہر وہ ظالم گرز کو ہاتھ سے پہینک کے ابامسلم سے طالب کشتی ہوا اور تمام اہل بازار
دکانین بند کر کے کوٹہون پر چڑہ کے کشتی دیکھنے لگے القصہ عرصہ تک دونون مین
زور رہا بعدہ ابامسلم نے کمر مین اوسکے ہاتہہ ڈالکے اوسکو اوٹہایا اور سر سے بلند
کر کے پھیری دیا اور پھر زمین پر [illegible] سے مارا کہ تمام اوسکے استخوان جدا جدا ہو گئے اور
جہنم واصل ہو گیا سب اہل بازار نے ابامسلم کی تعریف کی اور دلمین بہت خوش ہوئے
کہ آج ظالم مارا گیا خوب ہوا راوی کہتا ہے کہ خبر مارے جانے اوس زنگی کی جب حاکم
ہولی حاکم بہت خوش ہوا کہ اچہا ہوا ہمارے شہر سے ظلم رفع ہوا [illegible] رعایا مین
[illegible] پا دیکہی اور ابامسلم زنگی کو قتل کرکے خواجہ کے گہر گئے خواجہ بہی حال سنکر خوش
ہوئے بعد چند روز کے ابامسلم نے خواجہ سے رخصت طلب کی خواجہ نے کہا اے ابامسلم
حاکم دمشق تمہارا عدو ہے اگر تم یہان سے جاتے ہو تو بہت ہوشیار رہنا زمانہ تمہارا
عدو ہے اور ایک خنجر میرے پاس ہے کہ وہ نہایت گران ہے ہر ایک کی طاقت نہین
جو اوس خنجر سے کام لیوے لہذا مین چاہتا ہون کہ یہ تحفہ میرا اپنے پاس رکھو ابامسلم
نے وہ خنجر خواجہ سے لیکر زیب کمر کیا اور وہانسے رخصت ہوئے بعد طے منازل ابامسلم
اصفہان مین پہونچے اور جب دروازہ شہر پر پہونچے تو اندر شہر کے نہ داخل ہوے
اور شام ہوگئی رات کو ایک کوہ کیطرف سے شہر مین جاکر ایک جگہہ مقیم ہوئے وقت
صبح ایک مسجد مین جا کر قرار کیا اور دو بہائی حقیقی مسمیان فضل وفیصل جو کہ نیشاپور
سے ہمراہ ابامسلم اصفہان مین آئے تھے ابامسلم نے دونون کو بازار بھیجا کہ روٹی وغیرہ
لے آؤ القصہ جب دونون رفیق ابامسلم کے بازار مین ایک نان فروش کے دوکان پہنچے

تو دیکہا کہ نان فروش کے ماتہے پر نام جناب علی ابن ابیطالب بخط جلی لکہا ہے یہ دونون
سمجہے کہ یہ دوست ابوتراب کا ہے اگر ہم اپنا مذہب اظہار کرینگے تو ضرور یہ ہمارے ساتھ
مروت کریگا الغرض فضل نے نان فروش سے کہا کہ اے برادر صدقہ اس نام مبارک
کا جو تیرے پیشانی پر لکہا ہے روٹی عمدہ ہمکو دینا نان فروش یہ بات سنکر آمادہ
قتل دونون مومنون کے ہوا اور یہی باعث تہا کہ اوس نان فروش خارجی نے
نام ابوتراب اپنے ماتہے پر لکہا تہا تا کہ ابوترابی اسی دہوکے مین اپنا اظہار مذہب
کرین القصہ فضل و فیضل نے بہت خوارج کو قتل کیا اور خود مارے گئے اور لاشین
اونکی بخوف حاکم کوئی مومن نہ اوٹہا سکا الغرض جبکہ فضل و فیضل کو عرصہ ہوا تو
اباسلم خود واسطے خبر کے روانہ ہوئے جب بازار مین پہونچے تو لاشین دونون
بہائیون کی سر بازار پڑی ہوئی مین دیکہین بہت رنج کیا اور ایک شربت فروش کے
دکان مین جا کر اباسلم بیٹہے شربت فروش نے خاطر کی کہ ناگاہ شربت فروش نے دیکہا کہ اشجع کا
سپر مسمی عمس اپنے بام پر کہڑا ہے اور تدبیر گرفتاری اباسلم کی اپنے لوگون کی
بتاتا ہے شربت فروش نے اباسلم کو اس حال سے آگاہ کر دیا اور دوسری راہ سے
امیر اباسلم کو دوکان سے اپنی روانہ کر دیا اباسلم وہان سے ایک بقال کی دوکان پر
پہونچے راوی کہتا ہے کہ یہ بقال وہ ہے کہ جسنے اباسلم کی مادر نابینا کو دہکا دیکر اپنی
دوکان سے ہٹا دیا تہا الغرض اباسلم بقال کے قریب جا کر پہونچے تب بقال کو
زیر دوکان کہینچکر قتل کیا اور وہان سے شام کو لاش پاس فضل و فیضل کے
پاس گئے اور دونون لاشین لیکر ایک مقابر گاہ مین دفن کین اور جو لوگ محافظان لاش
تہے اباسلم نے اونکو جہنم واصل کیا راوی کہتا ہے کہ اسی عرصہ مین ابوالعطاو الجواز
دوستان امیر مسلم بوجہ کثرت فوج خوارج امیر اباسلم سے چہوٹ گئے اور جاتے جاتے
اتفاقاً کوفہ مین دونون مومن پہونچے وہان راہ مین ایک خارجی سے بابت مذہب

تکرار ہوئی ابو العطا و ابو الحسن نے اوس خارجی کو قتل کیا حاکم کوفہ نے دونوں کو قید
کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں ابامسلم عارضہ بخار میں گرفتار ہوئے اور تین روز
تک فاقہ کیئے اور تکیہ میں بیہوش پڑے رہے کہ روز چہارم دو عورتیں اوسی تکیہ میں
پہونچی اور ابامسلم کو غش سے ہوشیار کرکے روٹی و حلوہ ابامسلم کو دیا اور عورتوں نے
ابامسلم سے کہا کہ اے جوان تیرا کیا نام ہے ابامسلم نے اپنا نام و حسب و نسب بتایا
اور کہا کہ تھوڑا آتش جو اگر ممکن ہوئے تو مجھے لا دو عورتوں نے کہا کہ ہم میں ایک زن فقیر
ہے اور ایک دختر ہے خواجہ عمران کی یعنے ایک تیری بہن چچا زاد ہے ایک چچی ہے یہ کہکر وہ
عورتیں وہانسے چلی گئیں چند ساعت کے بعد ایک شتر سوار ابامسلم کے پاس آیا اور
کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے ابامسلم نے اپنا نام بتادیا شتر سوار نے ابامسلم کو گلے
سے لگایا اور کہا میں تیرا چچا ہوں نام میرا عمران ہے اور جس قبر کے اوپر تو بیٹھا ہے
یہ قبر تیرے باپ خواجہ اسد کی ہے یہ کہکر خواجہ عمران ابامسلم کو اپنے گھر میں لیگئے بہت
خاطر کی اور پوشاک عمدہ ابامسلم کو دی روز دوم عمران ابامسلم کو اپنے ہمراہ بازار میں
لیگئے ناگاہ دیکھا کہ ایک زرگر ایک انگوٹھی گوہر کے فروخت کرتا ہے ابامسلم نے وہ
دیکھکر کہا کہ اس گوہر میں ایک کرم ہے اور اوس کرم کے موہنہ میں ایک برگ گیاہ
سبز کا ہے زرگر یہ ماجرا سنکر خفا ہوا تب ابامسلم نے کہا کہ اس انگوٹھی کو کھول اگر
میں سچا ہوں تو یہ انگوٹھی لے لونگا اور تو سچا ہے تو یہ خنجر میرا جو کہ قیمتی ہے لے لینا
آخر یہ شرط قرار پاکر انگوٹھی کھلی ابامسلم کا بیان سچا ہوا زرگر نے وہ انگوٹھی ابامسلم
کو دیدی ابامسلم نے طلا انگوٹھی کا راہ خدا میں خیرات کر دیا اور وہانسے پھر کے گھر میں
آئے عمران نے ایک دوکان بزازی کی ابامسلم کو کرا دی کہ چندے اسی میں بسر
اوقات کرو ابامسلم نے تھوڑے زمانہ میں وہ سب مال دوکان کا خیرات کر دیا کہ ایک
روز ابامسلم اپنی دوکان میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ چند تن پہلوان لعبری ابامسلم کے پاس آگیا

اور کہا کہ اے جوان ایک ٹکا بیچ دے اور نہ جاؤ ہون تجھے مار ابامسلم نے کہا کہ تم حاضر
نہیں اگر ڈھول نہ مارونگا عبداللہ بسرتی نے نہایت ابامسلم سے اصرار کیا اور بہت تنگ
کیا کہ ابامسلم نے سوال اوسکا قبول کیا اور اہل بازار سے کہا کہ یارو مین ہر چند اس پہلوان
کو سمجھاتا ہون یہ نہیں مانتا لوگون نے کہا کیا مضائقہ ہے جبکہ عبداللہ خود ایسے فعل پر
راضی ہے تو تمہارا کیا قصور ہے غرضیکہ ابامسلم نے ایک ٹکہ عبداللہ کے ہاتھ مین دیکر ایسا
ڈھول ماری کہ ایسا سر عبداللہ کا ٹکڑی ہو گیا عبداللہ جہنم واصل ہوگیا لوگون نے یہ
خبر خواجہ عمران سے کہی خواجہ بہت خوش ہوئے اور ابامسلم کی زور و طاقت کے تمام اہل
بازار نے تعریف کی راوی کہتا ہے کہ ابامسلم حسب معمول ایک روز دوکان مین بیٹھے تھے
کہ ایک شور پیدا ہوا اور بازار مین ہر طرف مجمع ہوگیا ابامسلم نے لوگون سے پوچھا یہ غل
کیسا ہے ایک خارجی نے کہا آج روز خوشی کا ہے کہ عوجان پہلوان ایک سید علوی کو واسطے
قتل کے بازار مین لایا ہے ابامسلم نے کہا اوس سید سے کیا قصور ہوا ہے وہ خارجی بولا
یہان شیعہ کو قتل کرنا ثواب ہے خلاصہ یہ کہ چند ساعت بعد وہ سید قتل ہوگیا اور ابامسلم
رات کو لاش مقتول کی اوٹھا لائے اور دفن کردی اور بہت رنج کیا مگر بہ مصلحت وقت
خاموش ہوکر گھر مین جا کے چلے گئے رات ایک کنیز نے جو کہ عمران نے ابامسلم کی خدمت کو
مقرر کی تھی ابامسلم کو تنگ کیا ابامسلم نے اوسکو مارا صبح کو لونڈی نے عمران سے
شکایت کی خواجہ عمران نے وہ لونڈی ابامسلم کو بخشدی بعدہ ابامسلم ایک روز چچا سے
رخصت ہوکر مع لونڈی کی طرف کربلا کے روانہ ہوا اتفاقاً راہ بھول کر طرف بغداد کے
گئے وقت شام لب دریا بغداد پر پہونچے اور لب دریا ایک مقام دلکش مین اوترے
کہ ناگاہ ملک غضنفر شہنشاہ مع ہمراہیان خود لب دریا آیا اور روشنی مہتاب مین سیر
خواری مین مصروف ہوا کہ دفعتاً نگاہ ملک غضنفر کی ابامسلم اور کنیز ابامسلم پر پڑی
اور اپنے نوکرون سے کہا کہ خوبصورت جوان کنارہ دریا کی شئی ہے اوسکو قتل

سماقی گریگی میرے حضور مین جلد حاضر کر والقصہ جب کہ آدمی ملک عنظر کا اباسلم کے پاس گیا اور کنیز کو طلب کیا تو اباسلم کو غصہ آیا اور منع کیا اوس آدمی نے کہنا اباسلم کا نہ مانا اور آمادہ فساد ہوا اباسلم نے اوسکو قتل کیا بعدہ سب خوارج اباسلم پر ٹوٹ پڑے اباسلم نے دعا کی کہ یاالہی بہ تصدق علی ابن ابیطالب مجکو اسوقت خوارج کے شر سے نجات دے راوی کہتا ہے کہ اباسلم ہر مرتبہ نعرۂ حیدری کرکے خارجیون پر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ بہت خارجی قتل ہوے باقی بہاگ گیے اور اباسلم معہ کنیز سرا مین جاکر مقیم ہوے وقت صبح کنیز کو وہین چہوڑا اور آپ بازار مین گیے اور پہرتے پہرتے قریب شط بغداد کے پہونچے وہان ایک شیر راہ مین ملا اوسکو اباسلم نے خنجر سے قتل کیا کہ اتفاقاً سہیل بغدادی بہی اوسی جگہہ آیا اور لوگونسے پوچہا کہ اس شیر کو کسنے مارا ہے لوگونے کہا کہ یہ جوان جو تیرے روبرو کہڑا ہے اسنے قتل کیا ہے سہیل طرف اباسلم کے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ اے شخص تو نے کیون میرے شکار کو ہلاک کیا اباسلم نے کہا کہ یہ جانور درندہ تہا اگر کسی بندہ خدا کو آزار پہونچاتا تو کیسی خرابی ہوتی سہیل نے کہا کہ اب مین تجکو زندہ نرکہونگا تونے بہت بڑی گستاخی او بےادبی کی اباسلم نے ہرچند عذر کیا وہ ظالم ہرگز بر سر رحم نہ آیا آخرش نوبت جنگ کی پہونچی اباسلم نے بمدد علی ابن ابیطالب سہیل کو بہی قتل کیا اور وہانسے سرا مین گیے رات بہر وہان رہے صبح کو پہر بازار مین تبدیل لباس کرکے نکلے وہان خواجہ کلان جوہری سے ملاقات ہوئی اونسنے اباسلم کو پہچانکر سلام کیا اور پہر بازار سے اپنے گہر مین لیگیا اور کہا کہ حضور مین وہی ماہی گیر ہون جو کہ آپکے بدولت نصر سیار کے قید مین تہا اور بیٹا میرا مارا گیا تہا خدا وند روز ہونے کہ خدا نے میری رہائی کرائی اور مین یہان آکر مقیم ہوا ہون اباسلم خوش ہوے اور دعا کی اور تین روز اوسکے گہر مین مہمان رہے بعدہ کہا کہ اے برادر میرا رہنا یہان اچہا نہین یعنی سپاہیکو حاکم کے مارا ہے لوگ میری تلاش مین ضرور ہونگے اور سواے ازین سپیر

حاکم بغداد میرے ہاتھہ سے مارا گیا ہے لہذا مجھے رخصت کرو چنانچہ ابا مسلم اوس سے رخصت
ہوکر سرا ے مین گئے تو معلوم ہوا کہ لونڈی کسی شخص کے ہمراہ بھاگ گئی الغرض ابا مسلم
شکر خدا کر کے ایک طرف کو روانہ ہوے راہ مین دیکھا کہ سعدان و معیدان زرین تاج
با فوج کثیر بائیس شیعونکو قید کر کے واسطے قتل کے لیے جاتے ابا مسلم یہ ماجرا دیکھہ کے
غیض مین آے اور اپنے تبر کفار کش کو جلوہ دیا اور قتل خوارج پر آمادہ ہوکر بعد ہا
خارجی مارے اور قیدی رہا کر دیے اور سعدان و معیدان کو بھی قتل کیا اور ابا مسلم
وہانسے طرف مداین کے روانہ ہوے ایک جگہ صحرا مین پیاس غالب ہوئی تو دیکھا کہ
ایک شخص چرواہا زیر درخت کھڑا ہے ابا مسلم نے اوس سے کہا کہ اے برادر مین
پیاسا ہون اوسنے کہا پانی ممکن نہین مگر دوغ موجود ہے نوش فرمائیے الغرض ابا مسلم
نے دوغ لیکر رفع حاجت کی اور وہان سے کوفہ مین پہونچے اور سرا مین اوترے
صبح کو اسباب اپنا سرا مین رکھکر بازار مین گئے اور سرا ئے سے اسباب چور لیگئے جب
ابا مسلم پھر کے سرا ے مین آے اسباب اپنا نہ پایا شکر خدا بجالاے اور صبر کیا مگر نہایت
تہیدست ہوگئے ایک روز بازار مین کھڑے تھے کہ ایک سوار نے ابا مسلم سے کہا اے
جوان مزدوری کریگا ابا مسلم نے کہا ہان مزدوری کرونگا چنانچہ وہ سوار ابا مسلم کو
ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اپنے گھر لیجا کر ایک ٹیلہ خاک کا دیکھایا اور یہ کہا کہ اس ٹیلہ کو برابر
کر دے جو مزدوری طلب کروگے وہ ہی دونگا ابا مسلم نے کہا آج مجکو دو روز ہوے
کچھہ کھایا نہین اگر قدرے طعام مجکو لا دے تو مین تیرا کام درست کردون راوی
کہتا ہے کہ بمجرد کہنے ابا مسلم کے وہ سوار طعام عمدہ لایا اور ابا مسلم نے خوب سیر ہوکر
کھایا بعد تھوڑے عرصہ کے زمین ہموار کر دی بعدہ ایک مقام مین ابا مسلم نے اور قدرے
زمین کھودی وہان زیر خاک ایک سنگ گران پیدا ہوا ابا مسلم نے نام حیدر کرار لیکے
وہ پتھر زمین سے دور کیا تو ایک دروازہ نظر آیا اوس دروازہ پر ایک اژدہا دیکھا

دیا ابا مسلم نے اوسکو قتل کیا بعدہ ایک لوح طلائی تہ خانہ کے دروازہ پر دیکھی اوسمین یہ
لکھا تھا یہ خزانہ یزدجرد نبیرہ نوشیروان کا ہے اور قریب دروازہ پر خزانہ کے ایک تصویر
طلائی مرصع کاری کی تھی ابا مسلم اوس تصویر کو باہر لائے اور وقت اوس تصویر پر نشانہ کہکر
کہا یا اور دروازہ خزانہ بدستور نشانی اپنی کر کے بند کر دیا راوی کا بیان ہے کہ دوسری شب
ابا مسلم وہین رہا ہے رات کو سوار جسکا نام بابا عدن تھا اور پدر مجازی تھا مرو ان کا اسکو
تو خواب دیکھا کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ الیہ وآلہ وعلی مرتضی علیہ السلام فرماتے ہین کہ آے
بابا عدن جو شخص تیرے گھر مین ندوری کو آیا ہے یہ ہمارا بڑا دوست ہے تو اسکی خاطر
داری مین دریغ نکرنا اگر ہماری دوستی کا دم بھرتا ہے القصہ صبح کو بابا عدن خواب سے
بیدار ہوئے اور ابا مسلم کے قدمبوسی حاصل کی اور بڑی خاطر کی اور لباس عمدہ ابا مسلم کو
عطا کیا اور اپنی گھر مین مہمان رکھا ہر روز ابا مسلم طعام عمدہ مسجد مین لیجا کر تقسیم کیا کرتے
تھے اتفاقا ایک روز چند فقیر مسجد مین آئے اور ابا مسلم کو دیکھکر کہا کہ یہ وہ شخص ہے
جسکا مال ہمنے سرا سے مین چورایا تھا الغرض وہ فقیر سب ابا مسلم کے قریب آئے او کہا
اے جوان تیرا کیا نام ہے ابا مسلم نے اپنا نام بتا دیا وہ لوگ فقیر ابا مسلم کے قدم پر سر
رکھا یا امیر ابا مسلم ہم لوگ فقیر نہین ہین جنید علیا بادی کی شاگرد ہین اور حضور سے
امیدوار ہین کہ اگر کوئی خطا ہم سے ہوئے ہو تو معاف فرمائی ابا مسلم نے کہا تمنے کیا قصور میرا
کیا ہے وہ بولے جو اسباب حضور کا سرا سے چوری گیا ہے وہ ہمارے پاس ہے ہم نے اوسکو
اسواسطے اسباب آپکا لیگئے تھے ابا مسلم نے خطا اونکی معاف کی اور اسباب مسروقہ انسے
فقط خنجر خواجہ شتری زر کا دیا ہوا لے لیا اور سب مال چورون کو ہبہ کر دیا وہ بہت خوش
ہوئے بعد ابا مسلم نے اونسے پوچھا تمہارا استاد جنید علیا بادی کہان ہے اونہون نے
کہا علیہ کو قید مین ہین کہ جب ہندوستان سے یہان آئے تو ایک خارجی نے یا بت
مذہب کے فساد میا اونس خوارج کو اوستاد نے قتل کیا یہان کے حاکم سے اونکو

قید کیا ہے ہمنے ہرچند تدبیر رہائی کی کی کوئی تدبیر مثمر رہائی کی نہ ہوئی مگر آپ اگر چاہین
تو رہائی ہو جاوے الغرض ابا مسلم نے فقیرونکے لباس درویشی اپنے بدن پر آراستہ کر کے
ہمراہ شاگردان جنید کوفہ مین پھرنے لگے چنانچہ ایک رات ابا مسلم بذریعہ کمند قلعہ پر
گئے اور دروازہ قیدخانہ پر جاکے دربانون کو قتل کیا بعدہ دروازہ کھولا جب اندر
دروازہ داخل ہوئے تو ابوعطا و ابوالحسن کو دیکھا پہلے اونکو قید سے رہا کیا بعدہ آگے
بڑھے ایک چاہ تاریک سے آواز آئی ابا مسلم چاہ مین جنید علیا بادی کی رہائی کو دوڑے
اور فوراً اونکو رہا کیا بعدہ تمام قیدی محبس کے آزاد کر دیئے ہر شخص اپنی اپنی طرف
گیا اور جنید طرف بلخ کے روانہ ہوئے اور ابوالعطا و ابوالحسن ہمراہ ابا مسلم طرف
کربلا کے روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ روز دوم وقت صبح حاکم کوفہ کو خبر ہوئی کہ
رات کو سب قیدی بھاگ گئے قیدخانہ خالی پڑا ہے حاکم نے کہا یہ کام ایک آدمی کا نہیں
معلوم ہوا کہ بہت لوگ میرے عدو پیدا ہوئے ہین جنہون نے یہ حرکت کی ہے خیر دیکھا
جاویگا مگر ہمارے لوگ تلاش کرین کہ بانی اس فعل کا کون ہے القصہ یہ کہکر حاکم کوفہ
دروازہ قیدخانہ پر گیا تو ایک جگہہ دیکھا کہ بیلچہ ایک پڑا ہے اور اوسمین نام بابا عدن
کا کندہ ہے حاکم نے بابا عدن کو قید کیا اور پسر بابا عدن کو بلایا اور کہا کہ تو ہمارا
دوست صادق ہے اور مطیع ہے مروان کا صاف حال بیان کر دے پسر بابا عدن جو
کہ دوست یزید و مروان کا تھا مگر اصل راز سے اپنے پدر کے آگاہ نہ تھا اوسنے صاف
حاکم سے انکار کیا حاکم نے اوسکو قتل کیا راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم کوفہ سے چلے تو
راہ مین بیلچہ بابا عدن کا یاد آیا کہ قلعہ مین بھول گیا ہون چنانچہ روز دوم بیلچہ کی
تلاش کو واپس چلے راہ مین دیکھا جنید علیا بادی بابا عدن کو رہا کر کے لاتا ہے ابا مسلم
یہ حال دیکھکر بہت خوش ہوئے اور جنید سے کہا کہ تم معہ بابا عدن یہان ٹھہرو مین حاکم کوفہ
کا سر لاتا ہون یہ کہکے تھوڑی دور گئے تھے کہ دیکھا ابوالعطا حاکم کوفہ کا سر لاتا ہے ابا مسلم

کو جب ابوالعطا نے دیکھا سر حاکم کا زیر قدم ابا مسلم کے ڈال دیا اور ابا مسلم بہی بہت
خوش ہوے بعدہ جنید سے کہا تم ہند کو روانہ ہو اور ابوالعطا و ابوالمحسن و بابا عدی سے
کہا تم دامغان کیطرف جاؤ اور وہان میرے امانت علی آردشیر سے لے لینا بعدہ ابا مسلم
خود طرف کربلا کے روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب عطیہ حاکم کوفہ قتل ہوا تو قائم
ابن عطیہ حکومت کوفہ پر مقیم ہوا اور یہ حکم دیا کہ جہان کہین کوئی شیعہ ملجاے اوسکو
قتل کرنا القصہ ایک روز حاکم کوفہ نے یہ حکم دیا کہ عبداللہ بن یزید فوج لیکر کربلا مین جاوے
اور تامقدور ابو ترابیون کو قتل کرکے سر اون کے میرے حضور مین پہونچے وہا
ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی نام اونکا عبداللہ صالح تہا بمجرد پہونچنے ابا مسلم کے
وہ ابا مسلم سے بغلگیر ہوے اور کچہہ کلمات وصیت ابا مسلم کو تعلیم کرکے اوسی وقت
عبداللہ صالح نے قضا کی ابا مسلم نے عبداللہ کو ایک مقام پاکیزہ مین دفن کیا بعدہ
وہان سے روانہ ہوے راہ مین فرہاد عرب سے ملاقات ہوئی ابا مسلم ہمراہ فرہاد طرف
کربلا کے چلے راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم داخل کربلا ہوے تو دیکہا کہ فوج مخالف
کثرت سے کربلا مین ہر چہار طرف اوتری ہے القصہ جبکہ ابا مسلم قبر جناب امام حسین
ابا عبداللہ الحسین پر پہونچے عبداللہ یزید کو خبر ہوئی کہ دو ابو ترابی قبر حسین زیارت
کو آے ہین شاید انمین ابا مسلم بہی ہوگا آخرش خارجیون نے اور ابا مسلم سے مقابلہ ہوا
فرہاد عرب و ابا مسلم مصروف جنگ ہوے صدہا خارج جہنم واصل ہوے اور ابا مسلم لڑتے
لڑتے خستہ ہوگئے تب ابا مسلم طرف قبر مبارک حسین ابن علی کے مخاطب ہوے اور یہ
عرض کیا یا آقا میرے یہ وقت امداد ہے راوی کہتا ہے کہ دفعتًا سید انسے ایک ابلق گہوڑے
پر ایک سوار پیدا ہوا اور خوارج کو قتل کرنا شروع کیا یہان تک نوبت پہونچی کہ فوج
مخالف فرار ہوکر طرف کوفہ کے گئے اور عبداللہ یزید کو ابا مسلم نامدار نے قتل کیا
اور فرہاد عرب جو کہ زخمی بہت ہوگیا تہا وہ فوج خوارج مین چہار طرف سے گہر گیا آخر شر

شہید ہوا جبکہ بقیہ خارجی فرار ہوئے اور میدان کربلا کفار سے صاف اور خالی ہوگیا تب اباسلم
نے ابلق سوار سے ملاقات کی اور نام پوچھا وہ سوار بولا مین زعفر جن غلام ادنا امام حسینؑ کا
ہون تیری امداد کو حکم ہوا تھا تو مین آیا تھا اب مین رخصت ہوتا ہون چنانچہ اباسلم سے
زعفر جن رخصت ہوکر روانہ ہوا اور اباسلم قبر جناب امام کونین اباعبدالحسین پر گیا
اور بعد زیارت وفاتحہ خوانی کے عرض کیا آقا میرے یہ غلام آپ کا امیدوار ہے کہ میری امداد
کا ہر ساعت حضور کو خیال رہے کہ مین یکہ و تنہا ہون اور عدو میرے بہت ہین اور سوائے
حضور کے دنیا اور عقبا مین کوئی میرا مددگار نہین ہے ناگاہ اباسلم کو ندا آئی کہ اے اباسلم
جلد اپنے وطن کیطرف روانہ ہو نہین تو وہان تیرے دوست جو قید ہین وہ روز عاشورہ
قتل ہوجاوینگے الغرض اباسلم بحکم امام عالیمقام طرف مرو شاہجہان کے روانہ ہوئے
اور بعد طے منازل چند روز مین قریب وطن کے پہونچے اور اصفہان مین قبرستان مین
جاکر اپنے بزرگون کے قبرون پر فاتحہ پڑہا راوی کہتا ہے کہ جب اباسلم کربلا سے طرف
وطن کے چلے تھے تو اوسی عرصہ مین نامہ مروان کا بنام نصر سیار دمشق سے آیا تھا کہ جو
لوگ ابوترابی تیرے پاس قید ہین اونکو روز عاشورہ ضرور سر بازار قتل کرنا تاکہ صاحب
خروج اور طرفداران صاحب خروج کو عبرت ہوجاوے نصر سیار کو جب نامہ آیا تب
نصر سیار نے بندوبست شروع کیا اور اباسلم جب اپنے بزرگونکی قبرونپر گئے تھے تب
وہان دو عورات آئین اور اباسلم سے کہا کہ تمنے ہمکو پہچانا اباسلم خاموش ہوگئے
وہ عورتین بولین کہ ہم مین ایک تیری چچی ہے ایک تیری چچازاد بہن ہے اور تجکو وہ
وہ وقت یاد ہے کہ جب تونے ہم سے آتش جو طلب کیا تھا پھر نہین معلوم تو کہان
چلاگیا تھا اباسلم نے کہا کہ تمہارے جانے کے بعد چچا میرے آئے تھے وہ مجکو اپنے
ہمراہ لیگئے تھے القصہ اباسلم نے اپنی چچی سے کہا کہ تم مجکو لباس شب روئی لادو کہ
مین شعبہ بن اشجع کو قتل کرون یہ کلام اباسلم کا سنکر چچی نے کہا کہ مین لباس شب

لاو نگی یہ کہکے تہوڑے عرصہ بعد لباس ابا مسلم کو لاکر حوالہ کیا ابا مسلم نے لباس لیکر
چچی کو رخصت کیا اوسنے وہ ابا مسلم رات کو واسطے قتل شعشعہ بن اشجع کے روانہ ہوئے چند
قدم اپنے مقام سے چلے تہے کہ راہ مین دیکہا کہ میمونہ سر شعشعہ کا لائی ہے میمونہ بہن
چچازاد ابا مسلم کی تہی ابا مسلم اس حرکت سے میمونہ کی خفا ہوئے اور کہا آیندہ پہر ایسی
کوئی حرکت نکرنا تم عورت ہو اگر گرفتار ہو جاوگی تو مجہے اپنی جان غیرت مین دینا پڑیگی
الغرض ابا مسلم چچی اور بہن سے رخصت ہوکر بازار مین گئے ناگاہ بازار مین عمس زنگی
سے ملاقات ہوئی ابا مسلم نے اوسکو سر بازار قتل کیا اور اوسکی ہمراہیونکو بہی مارا
اور وہانسے ابا مسلم مکان خواجہ قیس مین جاکر داخل ہوئے اور جب ابا مسلم سے اوس خواجہ
سے ملاقات ہوئی تو خواجہ نے ابا مسلم سے کہا کہ خوب ہوا تم یہان آئے تمام محب تمہارے
منتظر ہین چنانچہ ابا مسلم خواجہ کے گہر سے عبد الوہاب کے گہر مین گئے اور جب صبح ہوئی تو
تمام شہر مین یہ شور وغل ہوا کہ رات کو شعشعہ مارا گیا یہ حال سنکر تمام خوارج پریشان ہوئے
اور حاکم اصفہان نے مروان کو نامہ لکہا کہ صاحب خروج یہان موجود ہے اور عجب طرحکا
ہنگامہ اوسنے پیدا کیا ہے اے شاہ کچہہ کمک روانہ کرنا کہ یہ بلا دفع ہوئے القصہ مروان
جب نامہ سے آگاہ ہوا تو دس ہزار خوارج سے عامر بن ضرارہ کو طرف اصفہان کے روانہ
کیا اور ابا مسلم ایک روز بازار اصفہان مین گئے راہ مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی اوسنے
ابا مسلم سے کہا کہ تمہارے انتظار مین سلیمان کثیر بیتاب ہین اے ابا مسلم جلد یہان سے خراسان
کو جاؤ نہین تو عنقریب تمہارے دوست قتل ہو جاوینگے راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر
ابا مسلم نے سنی اوسی روز طرف خراسان کے روانہ ہوئے اتفاقاً رات کو راہ بہول کے
دامغان مین جا پہونچے جب صبح ہوئی ابا مسلم کو ظاہر ہوا کہ مین راہ بہول کے یہان آیا
ہون یہ خیال کرکے ایک طرف روانہ ہوئے راہ مین گرد پیدا ہوئی جب وہ گرد قریب آئی
تو دیکہا کہ علی آہن شیر دامغانی اور عمان مشتری تر آتے ہین چنانچہ ابا مسلم سے ملاقات ہوئی

اور دونون نے کچھہ تحفہ جات اباسلم کو دیئے بعدہ وہ دونون روانہ ہوگئے اور
اباسلم دامغان مین داخل ہوئے اور جب گھر مین آئے تو دیکھا کہ ہمشیرہ اباسلم ایک
جوان سے ہمکلام ہو رہی ہین اباسلم یہ حال دیکھکر خفا ہوئے کہ ناگاہ باباسکتن اباسلم
کے پاس آئے اور کہا کہ یہ جوان علوی تمہارا بہنوئی ہے اور میرے رائے سے نکاح
تمہارے بہن کا ساتھہ اس جوان کے ہوا ہے اباسلم خاموش ہوگئے اور اپنے بہنوئے
کی خاطرداری بہت کی اور ایک روز بعد وہانسے طرف مروشاہجہان کے روانہ ہوئے
راوی کہتا ہے کہ اباسلم روز عاشورہ جب مروشاہجہان مین پہونچے تو یہ دیکھا کہ
صدہا لوگ جمع ہین اور دار وغیرہ برپا ہین اور انتظار ہے نصرسیار کا کہ ناگاہ ایک
شور وغل پیدا ہوکہ بادشاہ کی سواری آتی ہے اباسلم یہ حال دیکھکر ایک جگہہ ٹھہر گئے
کہ نصرسیار قریب دار کے آپہونچا اوسوقت حال نصرسیار کا یہ تھا کہ خنجر شمر لعین کمر مین
اور لباس بھی شمر کا بدن مین پہنے ہوئے تھا اور جو خلعت فاخرہ مروان نے دیا تھا وہ
بھی اوسکے بر مین تھا القصہ نصرسیار نے حکم دیا کہ جو لوگ ہمارے رعایا ہین آج کی روز
وہ سب خوشی کرین اور دیکھین کہ آج کسطرح سے مین ابوترابیون کو سزائے معقول
دیتا ہون کہ پھر آیندہ کوئی ابوترابی ہنگامہ نکرے بعدہ نصرسیار نے حکم دیا کہ جسقدر قیدی
شیعہ لوگ ہین اونکو زیر دار حاضر کرو راوی کہتا ہے کہ بموجب حکم نصرسیار کے سب قیدی
شیعہ زیر دار حاضر ہوئے القصہ جبکہ سب قیدی روبروے نصرسیار کے حاضر ہوئے تو نصرسیار
نے سب سے پہلے خوردک کو طلب کیا اور کہا کہ اے خوردک مجکو تیری جان لینا منظور نہین
لیکن شرط یہ ہے کہ دین و مذہب یزید کو قبول کر تو تیری جان بری ہوگی اور مرتبہ اعلی
عطا کرونگا راوی کہتا ہے کہ یہ کلام جب خوردک نے نصرسیار کا سنا تو یہ جواب دیا کہ اے
نصرسیار تو آج کون بات پر نازان ہے اور تجکو آج گھمنڈ اپنی حکومت پر ہے یہ تو نہین
جانتا کہ یزید ابن معاویہ نے کیسا ظلم و بدعت کو رواج دیا تھا اور خلاف شرع یزید نے

بد افعالی اختیار کی تھی آخر بش دنیا مین کیا حال ہوا اور عقبا مین جو کچھہ اوسکا حالی ہوگا وہ خدا کو علم ہے مگر صاف ظاہر ہے اور سب زمانہ پر روشن ہوگیا کہ یزید تا قیامت مور دلعن ہوگیا اور جو کچھہ اوسنے خلاف حکم خدا و رسول بدعت وظلم کو رواج دیا تھا وہ رائج نہوا اور اللہ تعالی نے دین رسول کو قائم رکھا اسی طرح سے اور بھی تیرے بزرگ جو آگے ہوئے تھے اونہون نے ہر چند چاہا تھا کہ خلاف حکم رسول احکام جدید جاری کرین اور جو حقدار ہوا وسکو بے حق کرین لیکن خدا نے اونکو بھی زمانہ مین بدنام کیا اور جو کہ تو نے مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ دین اور مذہب یزید کو قبول کر و تو رتبہ اعلی حاصل ہوگا اے نصر سیار یزید پر لعنت کرتا ہون اور جب تک زندہ ہون دوستی محمد و آل محمد سے منحرف نہونگا اگر ہر روز ہزار مرتبہ محبت مین علیکے مارا جاؤن اور جلایا جاؤن تو مجھے قبول ہے اور اگر تمام بدن میرا قطع کیا جاوے تو بھی یزید پر لعنت کرونگا اور تیری حکومت کو تا بہ زیست کبھی خیال مین نہ لاؤنگا اور کوئی طرحکا خوف تیرا میرے دلمین کبھی نہوگا اور خوب مجکو یقین ہے کہ تیری کیا مجال ہے جو تو مجکو کسی طرحکے ایذا و تکلیف دے سکے گا میرا خدا اور رسول مددگار ہے اور جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہر دم میرے نگران حال ہین تیری عظمت و پادشاہت میری نظر مین نہین سماتی ہے مین اپنے خدا کو قادر سمجھتا ہون اور تجھپر اور یزید و مروان پر لعنت کرتا ہون اور اسوقت جو کچھہ تیرے دلمین حوصلہ ہوئے اوسمین کمی نکرنا اور دیکھہ ابھی ہمارے آقا او امام کے قوت اور طاقت کو کہ جسوقت مین زبان سے نام حیدر کرار صاحب ذوالفقار کا نکالونگا اوسی وقت میرا آقا میری امداد کرکے تیری شر سے مجھے محفوظ رکھے گا اور کبھی تو اپنے دل مین یہ خیال نکرنا کہ مجکو کوئی طرحسے تیری طرف سے خوف ہے بسم اللہ جو تیرے دلمین حوصلہ ہو وہ کر راوی کہتا ہے کہ جب گفتگو خوبرک کی تمام ہوئی تب نصر سیار نے دوسرے قیدیون کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تملوگ اگر میری اطاعت قبول کرو تو تمہارا

جان بری ہو جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جبکہ دونوں شیعہ دوست ان سے جدا ہوئے وہ سب
جو کہ قید تھے اور زیر دار کھڑے تھے وہ سب بولے اے نصر سیار ہم تجھپر اور مروان
اور یزید پر لعنت کرتے ہین تو ہمارے ساتھ رعایت نکر اور جو تجکو منظور ہو وہ کام کر
عرض کیون کرتا ہے القصہ نصر سیار نے حکم دیا کہ سب سے اول خورک کو دار پر چڑھاو
بمجرد حکم نصر سیار کے جلاد بڑھا اور چاہا کہ ہاتھہ خورک کا پکڑکے دار کے پاس لیجاوے
کہ ناگاہ ابا مسلم نے تبر کو کمر سے نکالکے جلوہ دیا اور بہ آواز بلند نعرۂ حیدری کرکے خوارج
پر حملہ کیا اور دفعتًا تمام قیدیون کو رہا کر دیا اور ہر طرف خوارج مین ہنگامہ ہو گیا اور
ابا مسلم نے خوارج کو قتل کرنا شروع کیا اور جو لوگ خارجی مارے گئے اونکے ہتیار مومنون
نے لیکر ہمراہ ابا مسلم قتل خوارج مین سرگرم ہوئے اور نصر سیار اپنی جان بچانیکو
ایک طرف جاکر ٹھہرا اور اپنی سردارونکو اور فوج کو ترغیب جنگ کی دینے لگا راوی
کہتا ہے کہ جب فوج خوارج بکثرت قتل ہوئے تب زید بن ارقم پہلوان نصر سیار کا
میدان مین آیا اور ابا مسلم کو آواز دی کہ اے جوان ابو ترابی تو میرے مقابل مین
آکر ہنر سپاہ گری کے دکہا تب مین جانو کہ تو بڑا بہادر ہے یہ حال دیکھکر نصر سیار نے
زید بن ارقم سے کہا کہ اے بہادر اگر تو ابا مسلم کو قتل یا گرفتار کرے گا تو مین تجکو رشتہ
دامادی مین قبول کرونگا یہ آواز نصر سیار کی پہلوان سنکر خوش ہوا ناگاہ دو سے
ترخی نے کہا کہ اے پہلوان آج تلیر شجاعت ہاتھہ سے ابا مسلم کے قطع ہوگا نصر سیار کی
دامادی کون قبول کریگا القصہ جبکہ زید نے طرف ابا مسلم کے دو تین دفعہ خطاب کیا
اور آمادہ جنگ ہوا تو ابا مسلم بھی بسم اللہ لکھکر نام حیدر کرار زبان سے جاری کرکے
ہوئے زید کے مقابل مین آئے اور دونون لشکر تماشا دیکھنے لگے اور پہلوان زید سے
اور ابا مسلم سے جنگ ہونے لگی عرصہ تک زید نے حملے ابا مسلم پر کئے لیکن اللہ تعالیٰ
ابا مسلم کو محفوظ رکہا راوی کہتا ہے کہ جب عرصہ بہت ہو گیا اور دونون پہلوان

نصیحت نہوا تب ابا مسلم نے باواز بلند کہا کہ اے پہلوان ہوشیار ہو کہ اب مین حملہ کرتا ہون
وہ پہلوان بھی ہوشیار ہوکر ابا مسلم کے مقابلہ مین کہڑا ہوا اور ابا مسلم نے اپنے تبر کو
جلوہ دیا اور اوس پہلوان نے ابا مسلم کا وار سپر پر روکا راوی کہتا ہے کہ تبر ابا مسلم
کا سپر کاٹ کے اوس پہلوان کے سر پر پہونچا اور سر کو دو ٹکڑے کرکے سینہ پہلوان
مین در آیا اور سینہ کو چاک کرکے شرمگاہ سے نکل گیا اور پہلوان کے دو ٹکڑے
ہوکر زمین پر گرا اور ابا مسلم نے نعرہ اللہ اکبر کیا کہ تمام فوج مخالف تہرا گئے اور تعریف
ابا مسلم کی لشکر عدو مین ہونے لگے اور نصر سیار میدان جنگ سے فرار کر گیا اور نصر سیار
نے قلعہ مین جاکر خواجہ سہیلان کو طلب کیا اور یہ کہا کہ اے خواجہ تم اپنے قوم کو لیکر میرے
فوج کے ہمراہ ابا مسلم سے جنگ کرو بعد فتح جنگ مین تمکو بہت خوش کرونگا خواجہ
یہ بات سنکر نصر سیار کی اپنی قوم مین گئے اور سب سے کہا کہ تم لوگ جلد تیار ہوکر
میدان جنگ مین چلو اور جسقدر فوج خوارج ہے اوسکو قتل کرنا اور طرفداران ابا مسلم
کے جنگ مین اعانت کرنا الغرض خواجہ کے کہنے سے ہمراہیان خواجہ جنگاہ گئے اور
خوارج کو قتل کرنے مین مصروف ہوئے اور زرقی نے یہ حال دیکھا تو کہا سبحان اللہ
کیا خوب مدد خواجہ نے نصر سیار کی کی ہے واہ کیا انقلاب ہے الغرض فوج نصر سیار
بہاگ گئی اور ابا مسلم شام کو با فتح و ظفر خواجہ قیس کے گہر مین داخل ہوئے اور
سب مومن اپنی اپنی گہر مین گئے جبکہ ابا مسلم قیس کے یہان چند روز رہے تو پہر ایک روز
بہ مشورہ خواجہ قیس کے وقت صبح لباس فاخرہ بدن پر آراستہ کرکے ابا مسلم ہمراہ
خواجہ قیس کے طرف دربار حاکم کے روانہ ہوئے اور زرقی نے ابا مسلم کو ہمراہ خواجہ قیس
کے دیکہکر فوراً نصر سیار کو یہ خبر دی کہ صاحب خروج ہمراہ خواجہ قیس تیرے دربار مین
آتا ہے نصر سیار یہ سنکر خاموش ہو رہا اور ابا مسلم بصلاح خواجہ درمیان راہ کے پہر خواجہ
کے گہر واپس گئے اور خواجہ تنہا ایک ساتھی اپنا لیکر دربار نصر سیار مین داخل ہوئے جب

خواجہ پر لگا دنصر سیار کی پڑی خواجہ سے کہا کہ وہ جوان ابوترابی کہان ہے جو
تمہارے ہمراہ میرے دربار مین آتا تہا خواجہ نے کہا میرا ہمراہ ہے دروازہ پر موجود
ہوگا نصر سیار نے ہمراہی خواجہ کو دروازہ سے طلب کیا جب وہ آدمی قریب تخت
کے آیا تو نصر سیار نے کہا کہ یہ صاحب خروج نہین ہے یہ جوان آردبیلی ہے خواجہ نے کہا
یا شاہ اب تیرا دربار قابل شرفا کے نہین رہا تیرے مخبر جو کچھہ خبر دروغ دیا کرینگے
تو بلا تحقیقات اوسپر عمل کریگا لہذا مجکو تیرے ملک مین رہنا منظور نہین ابہی تیرے
شہر سے جاتا ہون یہ کہکر خواجہ اپنے گھر کو چلے کہ نصر سیار نے ہاتہہ خواجہ کا پکڑ لیا اور نہایت
منت وسماجت کی اور کہا مین بے قصور ہون یہ سب قصور زرجی کا ہے اوسی نے مجھے
دروغ خبر دی تہی اے خواجہ جو چاہو زرجی کو سزا دو مجکو رنج نہوگا القصہ خواجہ نے
زرجی کو بہت سزا دی اور خوب مارا کہ زرجی عرصہ مین اچہا ہوا اور خواجہ اپنے گھر
مین بدستور رہنے لگے۔

جانا ابا مسلم کا واسطے تکمیل اجازت نامہ قتل خوارج

راوی کہتا ہے کہ جب خواجہ گہر مین آئے تو رات کو مومنین کو جمع کرکے فاتحہ شہیدان کربلا
کا دلوا کر اب وطعام وغیرہ مومنین کو تقسیم کیا اور بعد فراغ آب وطعام کے خواجہ نے
ایک کاغذ لکہایا واسطے اجازت خروج کے اور واسطے قتل خوارج کے درخواست کی
امام وقت سے جب کاغذ تیار ہوا تب خواجہ نے اپنی محفل مین کہا کہ وہ کون بہادر ہے
جو یہ کاغذ امام زمان سے دستخط کرا لاوے کوئی مومن نے جواب ندیا آخرش ابا مسلم نے
کہا یا خواجہ مین یہ کام کرلاؤنگا خواجہ نے وہ کاغذ ابا مسلم کو حوالہ کیا اور ابا مسلم کے
ہمراہ ابوالعطا وابوالحسن بہی روانہ ہوئے چند روز مین مقام سرخش مین ابا مسلم
پہونچے اور یحیی مومن کے گھر مین مقیم ہوئے اور چند شیعہ سرخش مین تھے اونسے
دستخط کرا کے طرف مازندران کے روانہ ہوئے اور جب کوہ کبود کے قریب ایکباغ

پہونچے اور تیسرے دن وہان ایک عورت حبشن آئی اور ابامسلم سے ملاقات کی ابامسلم نے اوسکا
نام پوچھا اوسنے کہا مین سستی و غلبار ہون ابامسلم نے کہا مینے سنا ہے کہ یہان دو پہلوان
بڑے زبردست رہتے ہین اور نام اونکے خورشید چہرہ اور دیوتا زیابانی ہین سستی نے
کہا چند روز ہوئے وہ دونون یہانسے اور کسی ملک گئے ہین ابامسلم خاموش رہے
اور سستی نے ابامسلم سے بیعت کی اور ابامسلم نے کوہ کبود کے باشندون سے جو کہ
شیعہ تھے اونکا عذر پر دستخط کرائے اور وہان سے روانہ ہوئے دوسرے روز ایک
مقام مین شام کو پہونچے وہان ایک قافلہ سے ملاقات ہوئی ابامسلم بہی اوسی
میدان مین مقیم ہوئے اور رات وہان بسر کی جب صبح ہوئی تو ابامسلم نے سنا کہ یہان ایک پہلوان
سرِ قافلہ بہت بڑا زبردست رہتا ہے اور وہ پہلوان سب قافلون سے بظلم و جبر محصول
لیتا ہے یا جو کوئی عورت قافلہ مین خوبصورت ہوتی ہی اوسکو لے لیتا ہے ابامسلم نے
اہل قافلہ سے کہا کہ جب کوئی شخص اوس پہلوان کیطرف سے آج کسی وقت محصول
لینے آوے اوسکو میرے پاس لانا اور کہنا سردار قافلہ یہ ہے پس جب کہ آدمی اوس
پہلوان کیطرف سے حسب معمول محصول لینے قافلہ مین آیا تو اہل قافلہ نے اوسکو
ابامسلم کے حضور مین پہونچایا راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم سے ملازم پہلوان نے محصول
طلب کیا تو ابامسلم نے کہا کہ تو جا کر اپنے مالک کو میرے پاس بہیجدے وہ خود مجہسے
محصول لیجاوے وہ آدمی خود بہی پہلوان تہا اوسنے ابامسلم کو ایک نوجوان کم
عمر سمجہکر یہ کہا کہ تیرے بہی یہ قدرت ہے کہ سرخاب خود تیرے پاس آوے پس تجہے
لازم ہے کہ بلا عذر جلد محصول مجکو دیدے نہین تو خراب ہوگا اور انجام تیرا اچہا نہوگا
ابامسلم نے ہر چند اوس آدمی کو فہمایش کی وہ اور زیادہ سخت کلامی کرنے لگا تب ابامسلم
کو غصہ آیا اور اوٹہہ کر ایک کان اوس آدمی کا اوکہاڑ کر اوسی آدمی کے ہاتہہ پر رکہدیا
اور کہا جا اپنے آقا سے کہنا یہ محصول سردار قافلہ نے دیا ہے راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی

روتا ہوا سرخاب کے پاس گیا اور حال اپنا کہا کر یہ کہا کہ اے پہلوان کان کھول کر
سن اور حاکم سے اطلاع کر کہ فلانے شخص نے مارا کہ ایک سردار قافلہ کا شہر میں آکر
ٹھیری ہی بہت ... سرخاب اپنے وزیر کو حکم دیا کہ کعب حاکم کے پاس
لیگیا اور یہ سب ماجرا بیان کیا حاکم نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تو سردار قافلہ کو میرے
پاس لاکر حاضر کر دیکھیں اوسکا بیان بھی سنتا ہوں تب کوئی حکم دون القصہ
وزیر عبداللہ کعب کا ابامسلم کے پاس گیا اور سب حال نزع کا پوچھا ابامسلم نے خود ا
ایسے گفتگو وزیر سے کی کہ وہ خود نادم ہوگیا اور وزیر نے یہ عرض کی ابامسلم سے کہ آپ آج
میرے ہمراہ حاکم کے پاس چلئے چنانچہ ابامسلم ہمراہ وزیر عبداللہ کعب کے پاس گئے حاکم
کہا کہ تمنے اس آدمی کا کان کیوں اوکھاڑ ڈالا ابامسلم نے جواب دیا کہ اس آدمی نے
اپنی بدزبانی اور بداعمالی سے یہ سزا پائی ہی حاکم کلام ابامسلم کو سنکر خاموش ہوگیا
اور ابامسلم کو مقام عمدہ بیٹھنے کو دیا اور بہت خاطرداری کی اور یہ کہا کہ اے صاحب
تمہارا کیا نام ہی ابامسلم نے کہا مجھے بہزاد خطائی کہتے ہین عبداللہ کعب نے ابامسلم
کو ایک گھوڑا اور خلعت دیا اور اپنے دربار مین سب لوگون سے کہا کہ یہ شخص نہایت
شریف معلوم ہوتا ہی درحقیقت سرخاب کے نوکر نے گستاخی کی ہوگی جب یہ سزا
معقول پائی ہی اور حاکم نے سرخاب سے کہا آئندہ پھر تیرا آدمی اور کسی سے ایسی
خطا کریگا تو زیادہ سزا پاویگا راوی کہتا ہی کہ جسوقت ابامسلم دربار مین عبداللہ
کعب کے ہمراہ وزیر کے تھے اوسوقت عبداللہ کعب کے پاس شاہ طالبہ بکرابادی بیٹھا
تھا اوسنے ابامسلم کو دیکھا تو دل مین اپنے کہا کہ اس جوان کے چہرہ سے نور ایمان پیدا ہے
بیشک یہ مسلمان کامل ہی اور قوم کا شریف ہی چنانچہ شاہ طالبہ اوسوقت خاموش
ہو رہا اور دل مین یہ خیال کیا جب یہ جوان دربار سے باہر جاوے گا تب مین ضرور
اس سے ملاقات کرونگا القصہ جب ابامسلم کی توقیر حاکم نے بہت کی تو عبداللہ کعب نے دربار ایک

پہلوان شمعون بربری بیٹھا تھا وہ اباسلم سے طالب کشتی ہوا اور عبداللہ نے بہ تعجب اباسلم
سے کہا کہ میرے پہلوان سے زور کروگے اباسلم نے کہا اگر تیرے خوشی ہے تو
مجھے منظور ہے الغرض اوس پہلوان سے اور اباسلم سے کشتی ہوئی اور بڑے
عرصہ تک دونوں مین زور ہوا بعدہ اباسلم نے پہلوان بربری کو زمین سے اوٹھا کر
طرف آسمان کے پھینکا اور جب وہ طرف زمین کے واپس آیا اباسلم نے گلا اوسکا
فشردہ کرکے اوسکو جہنم واصل کیا اور عبداللہ کعب نے اباسلم کی تعریف بہت کی
اور کہا کہ اے جوان تو میری نوکری قبول کر تو مین تجھکو بڑی حرمت سے رکھونگا
اباسلم نے کہا مین واسطے حج کے جاتا ہون جب وہان سے واپس آؤنگا تب تیری
نوکری قبول کرونگا عبداللہ کعب خاموش ہوگیا اور اباسلم حاکم سے رخصت ہو
وہانسے روانہ ہوئے اور جب اباسلم بکرآباد پر پہونچے تو وہان شاہ طالبہ
بکرآبادی سے ملاقات ہوئی شاہ طالبہ اباسلم کو اپنے گھر لیگیا اور اباسلم سے
دین و مذہب پوچھا اباسلم نے مفصل حال کہا شاہ طالبہ بہی شیعہ تہا بہت خوش
ہوا اور اپنی سب دوستون کو جو کہ ہم مذہب تھے جمع کیا اور دعوت اباسلم کے کی
بعدہ مجلس عزا اصحاب امام کونین اباعبداللہ الحسین برپا کی اور بعد فراغ مجلس
سب مومنین سے شاہ طالبہ نے کہا یہ شخص میرا بہائی ہونہہ بولا ہے جو برادر ایمانی
میرا اباسلم کی خاطر کریگا مین اوسکا ممنون ہونگا بعدہ کوران زرکو شاہ طالبہ نے
خبر کی وہ اباسلم کی خدمتمین حاضر ہوا اور بیعت کی اور بہت خاطرداری اباسلم کی
اوسنے بہی کی اور کاغذ پر سب نے دستخط کردیے اور روز دوم اباسلم وہان سے
رخصت ہوکر روانہ ہوئے اور وقت روانگی سب سے وعدہ لیا کہ جب مین طلب کرون
تو تم لوگ میری شرکت کرنا یہ کہکر طرف کوفہ کے روانہ ہوئے اور بعد طے منازل جب
کوفہ مین داخل ہوئے اور شہر مین پہونچے تو دیکھا ایک مقبرہ چوب صندل کا بہت اچھے

شان اور منابت آراستہ ہے ابا مسلم نے لوگون سے پوچھا یہ مقبرہ کسکا ہے لوگون نے
کہا کہ ابن ملجم قاتل علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا یہ مقبرہ ہے اور مروان نے بعد یزید
پلید کے اس مقبرہ کو رونق دی ہے ابا مسلم یہ حال سنکر غیظ مین آئے اور طرف آسمان
کے دیکھکر کہا کیا گردش زمانہ ہے کہ ابن ملجم کا مقبرہ پر یہ رونق ہو اور اولاد علی اور
فاطمہ محتاج کفن رہے اور بنی امیہ حاکم وقت ہون اور مالک دوجہان مختار کارخانہ
پروردگار حیران رہین افسوس صد افسوس کیا انقلاب ہے کہ دختران رسول ایک
چادر کو محتاج ہون بنی امیہ خوش وخورم جشن مین مصروف ہون الغرض جب ابا مسلم کوفہ
مین مقیم ہوئے تب ابا مسلم نے ابوالعطا سے کہا کہ اے برادر ہر وقت میری آنکھون
مین مقبرہ ابن ملجم کو دیکھکر خون اوترتا ہے جبتک اس مقبرہ کو منہدم واصل نہ کرونگا
تب تک مجکو آب وطعام حرام ہے ابوالعطا نے کہا یا امیر مسلم پھر کون تدبیر کیجاوے
ابا مسلم نے کہا اے برادر فتاح کوفی سے اگر ملاقات ہو تو سب کام درست ہون ابوالعطا
یہ کلام سنکر فتاح کی تلاش مین چلا اتفاقاً راہ مین فتاح سے ملاقات ہوئی ابوالعطا نے
فتاح کو خبر آنے ابا مسلم کی دی فتاح فوراً ابا مسلم کے پاس گیا اور بعد ملاقات کے ابا مسلم
نے فتاح سے کہا اے برادر کیا غضب ہے کہ مقبرہ ابن ملجم لعین کو خوارج نے بڑی رونق
دی ہے اے فتاح اس مقبرہ کو دیکھکر میری آنکھون مین خون اوترتا ہے اور زمانہ
تیرہ و تاریک نظر آتا ہے کوئی تدبیر ایسی بتاوے کہ یہ مقبرہ فی النار ہو جاوے فتاح نے کہا یا
ابا مسلم مین محافظان مقبرہ کو کسی حیلہ سے آپکے پاس بھیجتا ہون آپ اونکو شمشیر
قتل کیجئے بعد اوسکے مقبرہ کو منہدم کیجئے گا ابا مسلم اس بات پر راضی ہوگئے اور فتاح نے
محافظان و مجاوران مقبرہ سے کہا کہ فلان مقام مین ایک مسافر آیا ہے اوسنے
کچھہ منت مانی تھی اوسکی مراد پوری ہوئی ہے اور وہ کچھہ سامان لایا ہے نذر خیر
کا الغرض وہ لوگ یہ سنکر جس مقام مین ابا مسلم بیٹھے تھے وہان گئے اور کہا کون شخص

مسافر [illegible] ابراہیم [illegible] تحقیق [illegible]
القصہ [illegible] ابراہیم کے پاس پہنچے [illegible]
ابو العاص [illegible] اور ابراہیم
اون سب کو واصل جہنم کیا بعدہ وہان سے [illegible]
مختار نے [illegible] روغن ابراہیم کو دیکر کہا [illegible]
ابراہیم اندر مقبرہ کے گئے اور جسقدر سامان [illegible] لیکر
مقبرہ مین آگ لگا دی اور ابراہیم نے روغن [illegible] داخل جہنم
کیا اور قبر ابن ملجم مین پیشاب وغیرہ کرکے قبر کو منہدم کر دیا کہ نشان قبر باقی نہ رہا
راوی کہتا ہے کہ عجب تماشا قدرت خدا اوسوقت کا دیکھا کہ جب مقبرہ مین آگ لگی
تو تمام لوگ خواہ سکنائے گرد و پیش کے آگ بجھانے کو آئے تو یہ صورت ہوئی
کہ جو شخص قصد آگ بجھانے کا کرتا تھا وہ خود بخود آگ مین گر کے جہنم واصل ہوتا تھا
الغرض جبکہ مقبرہ مین آگ زیادہ ہر چہار طرف سے لگ گئی اور بوجہ شب کے روشنی
تمام شہر مین ہوئی تو اوسوقت حاکم کوفہ بھی اپنے بام پہ شراب خواری مین مصروف
تھا اوسنے یہ روشنی دیکھی تو اپنی صحبت مین کہا آج کسقدر نور مقبرہ ابن ملجم پر آسمان سے
اوترا ہی جسکی یہ روشنی ہو رہی ہی بعض شخص اہل صحبت سے بولا کہ یہ روشنی نور
کی نہین معلوم ہوتی ہی حاکم نے یہ کلام سنکر ایک سوار کو حکم دیا کہ جلد خبر لادے کہ آج
مقبرہ ابن ملجم مین یہ روشنی کیسی ہی چنانچہ حسب الحکم حاکم یہ کلام سنکر ایک سوار گیا تو
یہ دیکھا کہ مقبرہ جلکر خاک سیاہ ہوگیا اور قبر ابن ملجم کا پتہ و نشان نہین رہا چنانچہ وہ سوار جملہ
کیفیت دیکھکر حاکم کے پاس گیا اور کہا مقبرہ تمام جلکر خاک ہوگیا حاکم بہت خفا ہوا اور حکم دیا کہ
دریافت کرو کہ کیا کیفیت گذری جو مقبرہ مین آگ لگی الغرض بہت لوگ دریافت حال کو گئے مگر یہ حال
نہ معلوم ہوا واپس چلے گئے اور مفصل حال مقبرہ کا حاکم سے بیان کیا حاکم نے کہا آج شام قریب ایک قافلہ

کو شبہ ہے کہ ابو ... ہون کا باہر گیا ہو شاید اونہین لوگون نے حرکت کی ہو گی
تاکہ فوج روانہ کی اور اہل قافلہ کو گرفتار کر لا دے چنانچہ بہت فوج خوارج کے
روانہ ہوئی اور قافلہ کا پتہ نپایا واپس چلے آئے اور ابامسلم ہمراہ ابوالعطا کی اوسی
تنگ پیشی سے روانہ ہوئے جب کہ ابامسلم داخل قافلہ ہو کر تا بمقام ... روانہ ہو پہنچے
تو ابوالعطا کہا کہ اے برادر مین نہایت خستہ ہون لہذا مین قافلہ سے آگے جاتا ہون
اور راہ مین کسی جگہ قیام کر کے چند ساعت سو رہونگا جب قافلہ میرے قریب پہنچیگا
تب تم مجکو تلاش کر کے جگا دینا مین وہانسے ہمراہ ہو لونگا القصہ ابامسلم قافلہ سے
آگے آگے ... راہ مین ایک جگہ جا کر سو رہے اور جب قافلہ اوس جگہ پہنچا ابوالعطا
نے تلاش کیا ابامسلم کا پتہ نپایا اور ابوالعطا ہمراہ قافلہ آگے چلے گئے راوی کہتا ہی
کہ جب صبح ہوئی اور ابامسلم خواب سے بیدار ہوئے اور گرمی آفتاب سے ابامسلم
کو پیاس زیادہ ہوئی تو بہت پریشان ہوئے اور غفلت طاری ہوئی ناگاہ اوسی
حالت غفلت مین ابامسلم کو ایک شخص نے جام آب دیا اور چند خرمی دیکر کہا کہ اے
ابامسلم جا یہان سے روانہ ہو اہل قافلہ تیرے انتظار مین ہین چنانچہ ابامسلم فوراً
وہانسے روانہ ہوئے اور جب قافلہ مین پہونچکر ابوالعطا سے ملاقات کی تو یہ سب
حال خواب وغیرہ کا بیان کیا ابوالعطا نے کہا افسوس ہی کہ تمنے اون صاحب کو نپہچانا
جو کہ خواب مین خرمی و آب شیرین دے گئے اے امیر ابامسلم وہ صاحب امام زمان
تھے لیکن خیر اب ایام حج قریب ہی انشاء اللہ تعالی بیت اللہ مین امام کی قدمبوسی
حاصل ہوگی الغرض ابامسلم معہ یاران خود کعبہ معظم کو روانہ ہوئے اور بعد طی
منازل بیت اللہ مین پہونچے تو وقت مغرب ابامسلم نے دیکھا کہ ایک صاحب نقاب
بپشت شتر پر سوار صحن کعبہ مین کھڑے ہین اور کچھ دعا درگاہ خدا مین کرتے ہین
ابامسلم پس پشت اون بزرگ کے کھڑے ہوئے اور یہ آواز بلند کہا کہ الہی تا...

ناگاہ دیکھا آسمان سے دو کشتی اوترین اور اونہین صاحب کے حضور مین وہ کشتیان رکھین گئین جب کہ کشتی کو کھولا تو دیکھا دو پیرہن اوس مین ہین اون بزرگ نے سوئے آسمان دیکھکر کہا کہ الہی مینے ایک پیراہن طلب کیا تھا تو نے دو عطا فرمائے ناگاہ ندائے غیب آئی کہ دوسرا پیراہن آمین کرنے والے کا ہے تب پیراہن سفید امام نے اباسلم کو عطا کیا اباسلم نے قدم امام کو بوسہ دیکر کہا کہ یہ غلام امیدوار ہے کہ حضور اپنی اسم اوس سے آگاہ فرماوین امام نے ارشاد کیا کہ تو میرے پاس بہت جلد کوہ لبنان مین آنا وہان مفصل حال تجکو ظاہر ہو جاویگا یہ فرماکر حضرت امام زمان غایب ہو گئے اباسلم بعد فراغ ارکان حج وغیرہ طرف کوہ لبنان روانہ ہوئے اور بعد طی منازل کوہ لبنان مین پہونچا وہان روح کو اباسلم کی نہایت فرحت ہوئی اور وہ صحرا بہشت نظر آیا تب اباسلم بہت خوش ہوئے اور قریب درہ کوہ کے جاکر اباسلم نے دیکھا کہ ایک مقام مین پردہ سبز پڑا ہے اور اوس درہ کے روبرو ایک شیر صحرائی کھڑا ہے جسکی ہیبت سے اباسلم آگے نہ جا سکے اور قریب درہ کے دو رات دن خاموش کھڑے رہے روز سوم بعد نماز عصر درہ سے اواز آئی کہ اے اباسلم اندر درہ کے حاضر ہو اباسلم آواز سنکر طرف پردہ سبز کے چلے اور وہ شیر صحرائی غایب ہو گیا اباسلم اندر درہ کے گئے تو دیکھا سجادہ پر امام وقت جلوہ گر ہین اباسلم امام سے قدم بوس ہوا بعدہ امام نے فرمایا کہ وہ کاغذ پیش کر جو لایا ہے اباسلم نے وہ کاغذ حضور مین امام کے پیش کیا امام نے دستخط فرماکر ارشاد کیا کہ تیرے نام حکم خروج ہوا ہے اور بعدہ امام نے لعاب دہن اپنا قدرے اباسلم کو عطا کیا اباسلم عالم و فاضل فوراً ہو گیا اور جملہ مسائل دینی و دنیوی اباسلم پر ہویدا ہو گئے اور امام نے کچھ تبرکات اباسلم کو عنایت فرمائے بعدہ حضرت درہ سے باہر تشریف لائے اور جانب آسمان نظر کی ایک آہو صحرا سے پیدا ہوا اور قریب قدم مبارک امام کے

وہ آہو حاضر ہوا جناب امام نے ابا مسلم کو ارشاد کیا کہ اس آہو کو ذبح کرو ابا مسلم نے ذبح
کیا بعدہ کباب اوسکے خود بخود پختہ ہوگئے اور آسمان سے ایک طبق مین دو نان تازہ
روبروئے امام کے حاضر ہوئین امام نے ابا مسلم سے ارشاد کیا کہ تم معہ ہمراہی خود
کھاؤ ابا مسلم و ابوالعطا نے وہ نان و کباب آہو کھائے بعدہ امام نے ارشاد کیا کہ
جسقدر ریزہ استخوان آہو ہین یہ سب کھال آہو مین رکھدو چنانچہ ابا مسلم نے حسب ارشاد
امام عالیمقام عمل کیا وہ آہو زندہ ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوگیا اور پھر دونان بدستور
سلم ہوگئے بعدہ امام نے فرمایا کہ اے ابا مسلم خواجہ طیب مروزی کی گھر سے خروج
کرنا سعید زوالائی کو افسر جاسوسان مقرر کرنا داغولی نام ایک پہلوان جاسوس
طرف مردان تیرے مقابلہ کو دمشق سے آویگا اوسکو جلد قتل نکرنا وہ تیرے بہت
کام کریگا اور دمشق مین سید ابراہیم ہمارے بھائی قید ہین اونسے ضرور اس کاغذ پر
دستخط کرانا اور جو شاہ و شہریار سے تیری ملاقات ہوئے اوسکو نصیحت کرنا اگر وہ
نہ مانے خود سزا پاویگا اور اگر کبھی کوئی طرح کی تکلیف و ایذا تجھکو کسیکے ہاتھ سے پہنچے
اوسکو حوالہ خدا کرنا اور صبر کرنا پریشان نہونا خدا تیرا معین و مددگار رہیگا اور
تا امکان خود زیارت مرقد جناب امام حسین علیہ السلام سے درگذر نکرنا اور ریگستان
خارزم مین تیری شکست ہوگی تو کسی طرح سے اندیشہ نکرنا پھر تیری فتح ہوکر ترقی
ہوگی اور جب احمد ولی زنجی تیری لشکر مین شریک ہوگا تب تیری ترقی زیادہ ہوگی
بعدہ حضرت امام عالیمقام نے اور بھی مسائل تعلیم فرماکر ابا مسلم کو رخصت کیا الغرض
ابا مسلم وہان سے روانہ ہوکر تین روز کے بعد عبدالعزیز کے مقام مین پہونچے عبدالعزیز
ایک شخص اعرابی فقیر تھا اوسکا گھر صحرا مین قریب دمشق کے تھا راوی کہتا ہے کہ تمام
رات ابا مسلم وہان رہے جب صبح ہوئی تو قصد ابا مسلم کا یہ ہوا کہ اندرون شہر دمشق
کے جاکر سیر بازار کرون کہ ناگاہ ایک غلام حبشی ابا مسلم کے پاس آیا اور بعد سلام

یہ عرض کیا کہ یا امیر ابامسلم بادشاہ کو خواجہ حسن بزاز نے مجاز کیا ہر دو ان کو بشارت ہوئی
اور شہنشہ نے حضور کو طلب کیا ہی چلو میرے ہمراہ تشریف لیجایئے القصہ ابامسلم ہمراہ خادم
حسن بزاز کے پاس گئے خواجہ حسن بزاز نے ابامسلم کی بڑی عزت و توقیر کی اور کہا
کہ مین درپردہ خدمتگار ہون مگر تقیہ مین ہون زمانہ پر آشوب ہی مجبور ہون
یہ کہکر حسن نے لباس عمدہ امیر ابامسلم کو دیا اور دعوت کی بعد فراغ آب و طعام خواجہ
حسن امیر ابامسلم کو اپنے ہمراہ بازار دمشق مین لیگئے ایک جگہ دیکہا کہ ایک کمان
بہت گران اور بہاری بازار مین لٹکتی ہوا ابامسلم نے اہل بازار سے پوچہا کہ یہ کمان
کیسی ہی لوگون نے کہا یہ کمان اسواسطے لٹکتی ہی جو کوئی اسکو کہینچے ہزار روپیہ
انعام لیوے ابامسلم نے کہا کہ وہ ہزار روپیہ کہان ہی ایک شخص نے کہا پہلے کمان
کہینچو پہر روپیہ لینا امیر ابامسلم نے کہا اول زر بعدہ ہنر الغرض لوگ بازار کے
ہزار روپیہ لائے اور چالیس پچاس آدمیون نے کمان کو زمین پر اوتارا اور سب
اہل بازار ابامسلم کو اور ابامسلم کے قد و قامت کو دیکہکر ہنسے اور کہا ای جوان
بسم اللہ کمان کہینچ ابامسلم نے نام علی لیکے کمان کو تین دفعہ اسطرح سے کہینچا کہ
جیسے کوئی شخص پہول گلاب کو ہاتہہ مین لیتا ہی بعدہ وہ روپیہ لیکر وہان سے
چلے تہے کہ اتفاقاً دیکہا کہ ہوید شامی پہلوان مالک کمان وہان آیا اور کہا کہ مین بہی
امیدوار ہون کہ یہ کمان ایک دفعہ میرے روبرو کہینچی جاوے کہ میری تسکین
ہووے راوی کہتا ہی کہ ابامسلم نے مرتبہ چہارم مین کمان کو کہینچکر دو ٹکڑے کیا
اور زمین پر روبروے مالک کمان پہینک دیا اور یہ کہا کہ کمان کہنہ ہو کر خراب
ہوگئی اسکے آہن کو کرم نے کہالیا ہی ہوید شامی یہ بات سنکر خوب خندہ زن ہوا اور
کہا شاید یہ جوان مجنون ہی کہ آہن مین کرم کہان الغرض امیر ابامسلم جب ہمراہ حسن بزاز
کے چلے تو لوگون نے پوچہا اے خواجہ حسن یہ جوان کون ہے حسن نے

کہا میرا خواہرزادہ ہے اور لوگونسے حسن نے کہا کہ یہ تازہ وارد ہے طرف خراسان
کے یہ رہتا ہے ایک شخص نے ابامسلم سے کہا اے جوان تجکو کچھہ معلوم ہے کہ ملک
اصفہان مین کوئی ابوترابی جوان تبردار پیدا ہوا ہے اور دعوی خروج کا رکھتا ہے
ابامسلم نے کہا ہان مجکو معلوم ہے اور آج کل وہ جوان اصفہان سے کہین گیا
ہے اور ایک کاغذ اوسکے پاس ہے اوسپر ہر ایک ابوترابی سے اپنی خروج کی
منظوری کیواسطے دستخط کراتا پہرتا ہے اور اوسکا قصد ہے کہ ادہر بہی آوے
یہ کہکر ابامسلم ہمراہ خواجہ حسن مکان خواجہ مین آئے اور مروان کو خبر پہونچے کہ
حسن بزاز کا بہانجہ اصفہان سے آیا ہے وہ بہت بڑا پہلوان ہے کہ اوسنے
کمان ہوید شاہیکو توڑکے ایک ہزار روپیہ شرط کا حاصل کیا ہے مروان نے
اوسی وقت حسن بزاز کو طلب کیا اور کہا اے بابا تیرا کوئی بہانجہ آیا ہے جو کہ
پہلوان ہے خواجہ نے کہا اے شاہ ہان آیا ہے مروان نے کہا کل صبح کو میرے
دربار مین اوسکو لانا مین اوسکا بہت مشتاق ہون خواجہ نے کہا وہ مجنون ہے
اور قابل دربار شاہی کے نہین ہے مروان نے کہا مجکو اوسکی گستاخی منظور ہے
تم ضرور فردا صبح کو حاضر کرنا القصہ روز دوم خواجہ حسن ابامسلم کو اپنے ہمراہ دربار
مروان مین لیگئے اور نظر دلائی مروان خوش ہوا اور مقام اعلا ابامسلم واسطے بیٹہنے ابامسلم کو
مرحمت کیا الغرض ابامسلم ایک دنگل نذر نگار پر متمکن ہوئے راوی کہتا ہے کہ ہنوز ابامسلم
دنگل پر بیٹہے تہے کہ اسلم عاد پہلوان دربار مین آیا ابامسلم اوسکو دیکہکر غیض میں
آئے مگر صبر کیا اور خاموش ہو رہے بعدہ داغولی کو ابامسلم نے دیکہا کہ دربار مین
مروان کے ہر ایک طرح کا بندوبست کرتا ہے ابامسلم نے اشارہ سے داغولی کو
منع کیا کہ اگر افشا سے راز کریگا تو یہ جان کہ تیری حیات قطع ہوگی داغولی خوف
جان سے دم بخود ہو رہا [illegible] مروان نے ابامسلم سے کہ

خاطر کی بعد چند ساعت کے ایک چوبدار نے مروان سے عرض کیا کہ ایک پہلوان
مسمی مقاتل باہر سے آیا ہے اور حاضر ہے دربار کا خواہان ہے مروان نے
اوس پہلوان کو اپنے دربار مین بلایا جبکہ وہ پہلوان دربار مین بیٹھا تو مروان سے
کہا کہ تیرے دربار مین کوئی جوان ہے جو مجھسے زور کرے مروان اوس کا
قد و قامت وغیرہ دیکھکر خاموش ہوگیا تب وہ پہلوان پھر بولا کہ اے شاہ ہر چند
کہ مجکو ہر کس و ناکس سے مقابلہ کرنے مین ننگ و عار ہے لیکن کیا کرون کہ عرصہ
چند روز سے اوس ابو ترابی کی تلاش ہے جسنے اصفہان مین ہنگامہ کیا ہے اور
مجکو نہین ملتا ہے مجبور ہوکر تیرے دربار مین حاضر ہوا ہون کہ بہت روز سے
زور نہین کیا ہے آج بادشاہ میرا تماشا دیکھے اور کیا کرون میرے وقت مین
علی ابن ابیطالبؑ زندہ ہوتے تو مین اونسے زور کرتا مجکو کوئی اپنا مقابل نظر نہین
آتا ہے اسیر ابا مسلم یہ کلام اوس پہلوان کا سنکر آمادہ ہوئے مروان نے کہا اے
خواجہ حسن تیرا بھانجہ کیا اور یہ پہلوان دلیر خصال کہان تو اپنے بھانجہ کو منع کر
خواجہ بولے مین مجبور ہون یہ بھانجہ میرا مجنون ہے ہرگز میرا کہنا نہ مانیگا راوی
کہتا ہے کہ جب گفتگو کو طول ہوا تو ابا مسلم دربار مین اوٹھ کھڑے ہوئے اور اوس
پہلوان مطیع شیطان سے کہا کہ آ میرے سامنے دیکھ تیری لاف زنی تجکو کیا مزہ
دیکھاتی ہے معلوم ہوا کہ اجل تیری گردن پر سوار ہے اور شیطان تیرا رہبر ہے
تجکو کوئی دم مین سوے سقر پہونچا دیگا وہ پہلوان ابا مسلم کی باتون سے غیض
مین آیا اور ابا مسلم کا مقابلہ کیا اور عرصہ تک دونون مین زور ہوا بعدہ ابا مسلم نے
اوس پہلوان کو زمین سے اوٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا راوی کہتا ہے کہ زمین
تک آتے آتے وہ پہلوان جہنم واصل ہوگیا تمام دربار مین ابا مسلم کی تعریف ہونی
مروان نے تاج اپنا بالاے آسمان اوچھالا اور بکمال خوش ہوا اتفاقاً انگوٹھی مروان کے

ہاتھہ سے نکل کر ابامسلم کے زیر قدم جا کر پہونچی ابامسلم نے دلمین کہا شگون یہ اچھا ہوا
بعدہ ابامسلم اپنی مقام کو گئے روز دوم جبکہ ابامسلم دربار مروان مین جاکر بیٹھے تو دیکھا
کہ چند لوگ دیہاتی دربار مین فریادی آئے اور کہا کہ اے شاہ ہمارے موضع مین
ہر روز ایک شیر صحرائی آتا ہے اور بندگان خدا ہلاک کر کے چلا جاتا ہے کوئی تدبیر
ایسی کر دے کہ یہ فساد دفع ہو کر ہمکو آرام حصول ہوئے مروان ابن حکم تمام دربار کیطرف
خطاب کیا کہ کون بہادر ہے جو اس بلا سے میری رعایا کو محفوظ کر دے کسی نے جواب
ندیا آخرش ابامسلم اوٹھہ کھڑے ہوئے مروان نے منع کیا ابامسلم نے نہ مانا اور
طرف اوس گاؤن کے تنہا روانہ ہوئے جبکہ صحرا مین پہونچے تو لوگون نے دور سے
مقام سکونت شیر کا ابامسلم کو دیکھا دیا جب ابامسلم قریب اوس شیر کے پہونچے
وہ شیر ببر طرف امیر مسلم کے حملہ آور ہوا ابامسلم نے ہاتھ اوسکے پکڑ کے ایک طمانچہ
شیر کو واسطے نصیحت کے مارا وہ شیر قدم ابامسلم کے بوسہ دیکر خاموش کھڑا ہو رہا ابامسلم
نے اوسکو ریسمان مین باندہا اور طرف دمشق کے روانہ ہوئے اہل موضع نے ابامسلم
پر زر تصدق کیا اور تعریف بہت کی بعدہ صحرا مین ایک جگہہ ابامسلم نے دیکھا کہ جناب
امیر المومنین علی ابن ابیطالب زیر درخت ایستادہ ہین اور طرف ابامسلم کے دیکھکر
فرماتے ہین کہ میرے قریب حاضر ہو ابامسلم نے پاے امیر المومنین کو بوسہ دیا اور
سات دفعہ حضرت کے گرد صدقے ہوا اور جناب امیر نے چند امر فن سپاہ گری کے ابامسلم
کو تعلیم فرماکر رخصت کیا ابامسلم اوسی شیر پر سوار ہو کر طرف دمشق کے روانہ ہوئے
راہ مین جو خارجی ملتا تھا شیر اوسپر حملہ کرتا تھا اور جو مومن شیعہ ملتا تھا شیر اوسپر نظر
لطف سے دیکھا کرتا تھا آخرش ابامسلم شیر کو خواجہ حسن کے گھر مین لائے اور مثل گوسفند
اوس شیر کو باندھ دیا اور کچھہ گوشت وغیرہ اوسکی غذا مقرر کر دی اور خواجہ حسن سے
کہا کہ اس شیر پر ایک روز محمود مترنج دوامندی سوار ہو کر قتل کفار مین مصروف ہوگا

بعدہ ابامسلم داروغہ قیدخانہ کی ملاقات کو آمادہ ہو کے آئے اور قیدخانہ کے دروازہ پر جاکر محافظان محبس سے ملاقات کی جبکہ خوب رابطہ داروغہ محبس سے ہو گیا تو ابامسلم نے داروغہ کی دعوت کی جبکہ نوبت کھانا کھانے کی ہوئی تو وہان صحبت مین شراب خواری شروع ہوئی ابامسلم نے شراب پینے سے انکار کیا اور کہا مین حاجی ہون مجھے معاف رکھو آخرش ابوالعطا نے صحبت مین ساقی گری کر کے سب کو بیہوش کیا اور ابامسلم اندر قیدخانہ کے داخل ہوے اور جو کہ دروازہ طلسمی زندان کا تھا اوسکو کھولکے ابامسلم اندر پہونچے وہان بعد جتنے قیدی دیکھے سب کو رہا کردیا بعدہ سیدابراہیم کو دیکھا کہ ایک جانماز پر تنہا بیٹھے ہوے عبادت خدا مین مشغول ہین ابامسلم سیدابراہیم سے قدمبوس ہوے سیدابراہیم نے چند شئے تبرکات کی ابامسلم کو مرحمت فرمائین اور ابامسلم نے دیکھا کہ دیوار قیدخانہ شق ہوئی پھر سیدابراہیم نے ابامسلم کو اوسی طرف سے روانہ کیا اور آپ پھر عبادت مین بعد دستخط کرنے کاغذ کے مشغول ہوے اور ابامسلم خواجہ حسن کے گھر مین داخل ہوے اور خواجہ سے سب حال کہکر شبیر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم روانہ ہو چکے تب خواجہ حسن نے اپنے غلامو سے کہا کہ قدرے زخم میرے بدن پر لگا دو اور اسباب خانہ داری کو چہار طرف گھر مین پریشان کردو چنانچہ غلامون نے حسب الحکم خواجہ کے عمل کیا راوی کہتا ہے کہ اوسی رات کو مروان نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ موںھہ سے اپنے شعلہ ہاے آتش طرف مروان کے چھوڑتا ہے مروان یہ خواب دیکھکر صبح کو اوٹھا اور دربار مین گیا وہان یہ خبر پائی کہ قیدخانہ خالی ہے سب قیدی فرار ہوے مروان نے پوچھا کوئی بھی قیدی ہے لوگون نے کہا فقط سیدابراہیم قیدخانہ مین ہین مروان نے سیدابراہیم کو دربار مین طلب کر کے پوچھا سب قیدی کیا ہوے سیدابراہیم نے فرمایا کہ ابامسلم نے رات کو سب قیدی رہا کر دیے اور مجھہ سے ایک کاغذ پر دستخط کراکے

چلا گیا مروان نے سید ابراہیم کو شہید کرایا اور لاش سید کی غائب ہوگئی بعدہ مروان نے
خواجہ حسن کو طلب کیا جبکہ خواجہ حسن آئے تو مروان نے دیکھا کہ خواجہ بھی زخمی ہین
آخرش خواجہ کو رخصت کردیا راوی کہتا ہے کہ جب اباسلم دمشق سے روانہ ہوئے
تو راہ بھول کے ایک کوہ کے نیچے پہونچے وہان ایک مریض کو دیکھا جبکہ اباسلم نزدیک
کے قریب گیے وہ مریض کلمہ پڑھ کے مرگیا اباسلم نے بعد غسل و کفن اوسکو دفن
کیا پھر وہان سے روانہ ہوئے ایک جگہہ ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ عصا ہاتھہ مین
لیے ہوئے زیر کوہ کھڑا ہے جب اباسلم قریب اون بزرگ کے پہونچے تو اباسلم
نے بزرگ کو سلام کیا وہ جواب سلام دیکر بولے اے اباسلم مین عرصہ سے
تیرے انتظار مین یہان کھڑا تھا خوب ہوا کہ تو آیا یہ کہکر وہ عصا جو بزرگ لیے ہوئے
تھے اباسلم کو دیا اور یہ کہا کہ یہ عصا تیری امانت ہے تو اسے لے اباسلم نے وہ
عصا لے لیا اور وہ بزرگ غایب ہوگیے بعدہ اباسلم وہان سے معہ یاران خود
روانہ ہوئے اور مقام بصرہ مین پہونچے اور لوگون سے معلوم ہوا کہ خواجہ عمر ان
چچا اباسلم کی فوت ہوگیے یہ سنکر اباسلم مکان پر اپنے چچا کے گیے اور اونکی قبر پر
فاتحہ پڑھ کے جسقدر لونڈی غلام چچا کی ملکیت مین تھے اون سب کو نقد حال
زاد راہ دیکر آزاد کردیا اور آپ خود معہ یارون کے طرف سمنان کے روانہ ہوگئے
اور جب سمنان مین پہونچے تو خواجہ مشتری زر کے گھر مین مہمان ہوئے اور
وہان چند روز مقیم رہے اور سب دوستون سے بیان کیا کہ مجکو حکم امام کا یہ ہے
کہ سب سے اول بیعت خواجہ سلیمان کثیر سے لینا بعدہ اباسلم نے کہا کہ کوئی دوست
واحباب مجکو ایک ہزار روپیہ و ایک تلوار مصری اور زنان و حلوا دیگا جب کسی نے
جواب نہ دیا تب اباسلم خواجہ شمس کے گھر گیے خواجہ شمس مذہب ترسا مین تھے
اباسلم نے خواجہ سے کہا کہ مجھے آج ہزار روپیہ اور ایک تلوار مصری اور زنان و حلوا

دیکھئے خواجہ نے کہا مین قوم و مذہب تمسے خلاف رکہتا ہون کون سا حق تمہارا میرے
اوپر ہے ابامسلم نے کہا مجکو تمہارے ساتہہ بہت بڑی رشتہ داری اور علاقہ ہے
کسواسطے کہ جناب شہربانو جب سے عقد مین میرے امام کے آئی تب سے تمہاری
سب قوم پر حقوق ہملوگونکا قائم ہوگیا ہم غلامان حیدر کرار ہین کیا تم کو یہ حال نہین
معلوم ہے راوی کہتا ہے کہ خواجہ اس کلام کے سُننے سے نادم ہوگئے اور فوراً غسل
کرکے لباس پاکیزہ زیب بدن کیا اور ایمان لائے اور ابامسلم سے بیعت کی اور
جو سوال ابامسلم کا تہا وہ ابامسلم کو دیا اور کہا آج سے مین بہی غلامان علی ابن ابیطالب
مین شریک ہوا سب مومن میرے نجات کو دعا کیا کرین اور خداوند کریم مجکو بصدق
علی و اولاد علی شیعون مین شمار کرے القصہ جبکہ ابامسلم وہان چندروز رہے تب ایک
روز خواجہ سے کہا مین اب رخصت ہوتا ہون خواجہ نے ابامسلم کو رخصت کیا بعدہ
ابامسلم وہان سے روانہ ہوکر برابر رباط ابکینہ کے پہونچے تو وہان دیکھا کہ بہائی
شمشہ بانو کا یعنے سالار فریسار کا ایک مقام مین اوترا ہے برادر شمشہ بانو نے ابامسلم سے
پوچہا تم کون ہو اور کہان سے آتے ہو ابامسلم نے کہا حاجی ہون بیت اللہ سے
آتا ہون خراسان جاتا ہون یہ کہکر ابامسلم نے اپنا بستر ایک جگہہ اوسی باغ مین لگایا
بعد فراغ آب و طعام ابامسلم بستر پر سو رہے جب نصف رات ہوئی ابو العطا نے دو
گہوڑے برادر شمشہ بانو کے کہولے بعدہٗ ابامسلم کو بیدار کیا جب ابامسلم خواب سے بیدار
ہوئے ابو العطا نے کہا بسم اللہ یا امیر گہوڑون پر ہم تم سوار ہوکر روانہ ہون
ابہی یہ کفار سب غافل ہین ابامسلم گہوڑے پر سوار ہوکر معہ ابو العطا وہان سے
روانہ ہوئے اور جاتے جاتے بمقام مرد شاہجہان مین پہونچے اور جب برادر شمشہ
بانو صبح کو بیدار ہوا کوئی گہوڑا اپنا پایا اپنے نوکرون پر خفا ہوا بعدہ وہان سے
پیادہ روانہ ہوا اور بہدار خرابی بمقام سرخس مین ملک عنظر حاکم کے پاس پہونچا

اور یہ سب حال گھوڑے چوری جانے کا ملک غنظر سے کہا ملک غنظر نے اپنی علاقہ
مین ہرچند تلاش کرایا گھوڑونکا پتہ ونشان نپایا آخرش ملک غنظر سے اور دو گھوڑے
لیکر براہ بشمشہ روانہ ہوا اور جب نصر سیار کو پاس پہونچا اپنے بہنوئی سے سب
حال کہا وہ بولا یہ کام ابوتراب ہونکا ہے کہ آج کل ابا مسلم نے خروج کیا ہے اوسکی
طرفدار ایسے حرکتین کرتے پھرتے ہین خیر کہان جاوینگے یہ کہکر نصر سیار نے زنجی
کو حکم دیا کہ ابا مسلم کو تلاش کر زنجی تلاش مین سرگرم ہوا اور ابا مسلم اپنی بہن کے
گھر مین مقیم ہوے اور کاغذات دستخطی امام کو سب مومنون کو دکھائے وہ لوگ
بہت خوش ہوے بعدہ ابا مسلم بہن کے گھر سے مرو شاہجہان مین خواجہ اسحاق کے
گھر پہونچے اسحاق نے بہت خاطر کی بعدہ ابا مسلم وہان سے سلیمان کثیر کے گھر
مین داخل ہوئے سلیمان خوش ہوے اور دعوت کی اور تمام محبون کو سلیمان
کثیر نے جمع کیا اور ابا مسلم سے کاغذ دستخطی امام طلب کیا ابا مسلم نے وہ کاغذ پیش
کیا سلیمان کثیر نے اوسے پڑھوایا تو معلوم ہوا کہ اجازت خروج کی بنام ابا مسلم
امام نے دی ہے اور سید ابراہیم نے بھی ابا مسلم کو سردار سب مومنون کا کیا
ہے یہ بات سلیمان کو ناگوار خاطر ہوئی ابا مسلم سے کہا کہ تو ایک مرد محتاج کیا کرسکے
گا جو اپنے نام اجازت لی ہے ابا مسلم نے کہا کہ مینے آپ کے نام کی درخواست کی تھی
مگر امام نے فرمایا کہ میرے جد کو تیرے بزرگی اور ترقی منظور ہے اے خواجہ مینے
اپنی خوشی سے یہ کام نہین کیا خواجہ خفا ہوئے اور دوات اوٹھاکر ابا مسلم کی پیشانی
پر ماری ابا مسلم کی پیشانی مجروح ہوئی سب مومن خواجہ سے خفا ہوے اور
آمادہ فساد ہوئے ابا مسلم نے سب کو منع کیا اور کہا کہ یہ میرے بزرگ ہین کوئی
مضائقہ نہین تم لوگ خفا نہو الغرض سلیمان کثیر غصہ مین ہوکر محلین جاکر سورہے
ابا مسلم دیوانخانہ مین سورہے خواب مین رات کو سلیمان کثیر نے دیکھا کہ محشر

برپا ہے اور جناب رسولخدا و علی مرتضیٰ حوض کوثر پر آب کوثر مومنوں کو عطا فرما رہے ہیں سلیمان کثیر نے چاہا کہ مجھے بھی جام کوثر حضرات عنایت کریں جب سلیمان کثیر کنارہ حوض کوثر کے گیا حضرات نے مونہہ پھیر لیا اور ارشاد کیا کہ تو نے ہمارے دوست کی پیشانی زخمی کی اور ہمارے دوست کو کاذب سمجھا تو لائق نجات کے نہو گا جب تک اپنے خطا اباسلم سے معاف نکرائیگا الغرض سلیمان خواب سے بیدار ہوے اور روتے ہوے اباسلم کے پاس آکر عذر کیا اور خطا اپنی معاف کرائی اور بیعت بدل وجان خوشی سے کی اور سب محبون کو جمع کرکے یہ حال خواب کا بیان کیا بعدہ مجلس عزاے امام کونین ابا عبداللہ الحسین برپا کی اور اباسلم ممبر پر گئے بعد حمد خدا و نعت رسول مصطفےٰ و تعریف علی مرتضیٰ حال کربلا بیان کرکے سب مومنین کو رولایا بعدہ شربت تقسیم ہوا اور سب محب اپنے اپنے گھر گیے اور خواجہ سلیمان کثیر نے اباسلم سے کہا کہ مینے چند برس ہوے ایک تہہ خانہ اسطرحکا بنایا ہے کہ جب مومنین خروج کریں تو جملہ اہل و عیال مومنین کے اوس تہہ خانہ میں رکھدیے جاویں اور دروازہ تہہ خانہ کا بند کر دیا جاوے اور جملہ سامان خورد نوش اسقدر وہاں رکھدیا جاوے کہ وہ چند برس کو کافی ہووے اور خوارج از دواج مومنین پر قبضہ نپاویں اباسلم نے یہ راے خواجہ کی پسند کی اور یہ کہا کہ مجکو حکم امام یہ ہے کہ مکان خواجہ طیب مروزی سے خروج کرنا لہذا میں پابند حکم امام علیہ السلام کا ہوں خواجہ نے کہا اچھا بہتر ہے مگر جلد سامان خروج کا کرنا چاہئے الغرض بصلاح اباسلم سلیمان کثیر نے ایک نامہ بنام خواجہ عبداللہ اس مضمونکا لکہا کہ اے برادر یہاں سامان خروج تیار ہے اور بند و بست اچھا ہوا ہے مگر تم اپنے مقام سے نقارہ رزمی و دیگر سامان حرب معہ غلامان حبشی قوی تن جلد روانہ کرو القصہ جبکہ نامہ عبداللہ کو مقام چہار زولاب میں پہونچا خواجہ عبداللہ نے

بجز دو دیکھنے نامہ کے جملہ فرمائش کی تدبیر کرکے روانہ کی اور ادھر سلیمان کثیر نے
تہہ خانہ مین سب مومنین کے اہل و عیال وغیرہ کو معہ سامان خورد ونوش پہونچا
کے دروازہ تہہ خانہ کا اسطرح سے بند کردیا کہ اگر ہزار برس خوارج تلاش کرین تو نپاوین
دوسری راہ تہہ خانہ کی ایک صحرائی پرغار مین رکھی کہ وہان فرشتہ بھی دخل نپاوے

بیان حال نصر سیار کا اور تلاش ہونا ابا مسلم کا

راوی خوش بیان اس داستان کہن کو زبان حال سے جوان کرکے یون لکھتا ہے
کہ جب سلیمان کثیر عرصہ تین دن تک بندوبست خروج مین سرگرم رہے اور دربار
نصر سیار لعین تین روز تک نہ گئے تو زخمی نابکار نے نصر سیار سے کہا کہ کیا وجہ ہے
کہ خواجہ سلیمان تین روز سے دربار مین نہین آئے مجکو شبہہ اسباب کا ہوتا ہے
کہ شاید خواجہ ابا مسلم کی خروج کی تدبیر مین مصروف ہین نصر سیار نے کہا کہ اگر
تجھے اسبات کا گمان ہے تو جلد جاکے خبر لادے کہ خواجہ کہان ہے اور کیا بندوبست
کرتا ہے الغرض زخمی حسب الحکم نصر سیار کے وقت شام لباس سیاہ پہنکر سلیمان
کثیر کے مکان پر گیا مگر اندر گھر کے پہنچنا ناممکن ہوا تو بذریعہ کمند بالائے بام جاکر
دیکھنے لگا تو یہ دیکھا کہ بہت مومنین جمع ہین اور اپنے اپنے سلاح درست کررہے
ہین جب زخمی نے یہ حال دیکھا اوسی وقت جاکر نصر سیار سے یہ ماجرا بیان کیا نصر سیار
نے دس ہزار فوج جرار ہمراہ افتح حاجب پہلوان کے روانہ کی چنانچہ افتح حاجب نے
جاکر چہار طرف سے مکان سلیمان کا محاصرہ کیا اور مومنین بھی آمادہ جنگ
ہوگئے مگر محب علی بتعداد دو سو آدمی کے تھے اور خوارج ہزار دن تھے آخرش چار
پہر تک لڑائی رہی بہت خارجی واصل جہنم ہوئے اور چند مومن زخمی و شہید ہوگئے
اور روز دوم سلیمان کثیر اور عثمان کثیر دونون بھائی گرفتار ہوگئے اور جب
نصر سیار کے حضور مین قید ہوکر دونون بھائی پہونچے تو نصر سیار نے کہا اے

خواجہ سلیمان مجکو خوب معلوم ہو کہ تم صاحب خروج کی معین و مددگار ہو نہین کیا
قدرت تھی ابا مسلم کی جو میری حکومت مین رخنہ کرتا اور اے خواجہ تمکو مروان نے
امان دی ہے اور تمہارے ساتھ توقیر بہت کرتا ہے تمکو ایسا الزام نہ تھا کہ تمنے اوسکے دشمن
کی اعانت کی یہ فعل تمہارا عین نمک حرامی ہے مروان کی خواجہ نے کہا اے نصر سیار
اگر اسوقت تو اپنے دل مین انصاف کریگا تو میرے جواب کا لطف پاویگا اور تیرے
کلام کا جواب یہ ہے اے نصر سیار تو نے جو یہ کہا کہ تم مروان کی امان مین تھے اور
تمنے حاکم سے نمک حرامی کی کہ صاحب خروج کا ساتھ دیا لاحول ولا قوۃ مروان کیا چیز ہے
اور تو کیا مال ہے جو مین تم ایسے دشمنان نبی و آل نبی سے امان کا خواہان ہوتا
زرا دلمین خیال کر کہ تجھکو یا مروان کو یہ بھی قدرت ہے کہ بے حکم خدا اپنے مقام سے
حرکت کر سکے یا کسیکو نفع و ضرر پہونچا سکے بھلا جسمین اتنی طاقت ہو وہ مجکو کیا
امان دے سکتا ہے تجھے نہین معلوم کہ بے حکم خدا زرہ جنبش نہین کر سکتا اور
میرے حال پر عنایت خدا اور اعانت جناب محمد مصطفے و علی مرتضی ہے کہ اب تک تجھ ایسے
دشمن قوی کے ہاتھ سے مجکو میرے خدا نے اپنے پناہ مین رکھا اور یہ بھی تجکو خوب
ظاہر ہے کہ یزید و مروان اور تو خود نمک حرام ہین کہ باوجود اسکے کہ تملوگ
خوب واقف ہو کہ مالک کارخانہ خدا جناب محمد مصطفے اور آل مصطفے ہے اور تمام
دنیا کے پردہ زمین پر جسقدر آب و نمک ہے اور ہوگا وہ حق ہے آل نبی اور
اولاد فاطمہ علیہا السلام کا اور نمک حرامی خاص تمنے کی کہ بعد اپنے رسول کے منحرف
ہوگئے اور تمام دنیا مین تم لوگ قابل لعن ٹھہرائے گئے اور اب تک حق آل نبی
قرآن سے اور حدیثون سے بخوبی ظاہر ہے اور اپنے دلون مین نادم نہین ہوتے
اور جھوٹا الزام ہمارے اوپر لگاتے ہو خدا لعنت کرے کاذب پر اور اے نصر سیار
اگر تجکو یہ گمان ہے کہ مین حاکم وقت ہون جو چاہون وہ کردون تو یہ خیال خام ہے تیرا

کیونکہ جبتک کہ ہمارا خدا اور اوسکا دوست محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰ ہمارے مددگار ہیں
تب تک کیا مجال ہے تیری کہ ہماری طرف نظر غضب سے تو دیکھہ سکے پس بہتر ہے کہ اب
بھی توبہ کر گناہونسے اور دین و مذہب حق قبول کر تاکہ روز قیامت تیری نجات
ہوئے راوی کہتا ہے کہ یہ کلام شنکر نصر سیار نے اپنے گردن جھکائے اور یہ کہا کہ خیر
جو ہوا وہ ہوا مگر اے خواجہ اب تو علیکو نا سزا کہو تو تیری رہائی ہوگی سلیمان نے
کہا کہ اگر دن بھر میں ہزار دفعہ مین قتل ہون اور پھر زندہ ہون تو بھی دل میرا
دوستی علی سے منحرف نہوگا اور جبتک میرے تن مین جان رہے گی تبتک
مین ہر وقت تجھپر اور مروان و یزید پر لعنت کرونگا تب بھی میرا جی سیر نہوگا
اور دیکھنا کہ عنقریب دوستی آل محمد کی مجکو کیا نفع دیتی ہے اور تیری عداوت
ساتھہ آل نبی و اولاد علیکی دنیا و عقبا مین تجھے ذلیل و خوار کریگی یہ شنکر نصر سیار نے
حکم دیا کہ خواجہ کو قید کرو جب ابامسلم گرفتار ہوگا تب اوسکے ہمراہ یہ دونون قتل ہونگے
الغرض خواجہ قید خانہ بھیجے گئے اور زرجی کو نصر سیار نے حکم دیا کہ ابامسلم کو تلاش کر
کہ اب وہ بھی یار و مددگار ہوگا چنانچہ زرجی تلاش مین ابامسلم کے سرگرم ہوا
اور زرجی نے اپنی شاگردونکو حکم دیا کہ ابامسلم کو تلاش کرو راوی کہتا ہے کہ زید
غماز ایک شاگرد زرجی کا متصل مکان خواجہ طیب مروزی کے رہتا تھا ایک روز
اوسکو یہ خبر ہوئی کہ طیب مروزی کے گھر مین ابامسلم ہین اگر گرفتار کراونگا تو بہت
انعام پاونگا الغرض وقت شب زید غماز بذریعہ کمند بالائے مکان طیب مروزی
کے پہونچا اور سقف مکان مین ایک سوراخ کرکے دیکھنے لگا اتفاقاً قدرے خاک
سقف مکان سے روبروئے ابامسلم کے گری تو ابامسلم نے طرف چھت کے دیکھا
اور دفعتاً تیر و کمان اوٹھا کر ایک تیر اوسی سوراخ مین مارا کہ زید غماز کی ایک
آنکھہ توڑ کے تیر نکل گیا اور زید غماز زیر سقف گر کر مر گیا جو مومنین صحبت ابامسلم

مین جمع تھے وہ سب حیران ہوئے ابامسلم نے کہا یہی موش مارا ہے وہ صحن مکان
مین گرا ہے جاکر دیکھ لو چنانچہ مومنون نے جاکر دیکھا زید غماز مردہ پڑا ہے الغرض
لاش زید کی باہر مکان کے رات کو پھینک دی اور صبح کو جب زوجہ زید کو خبر ہوئی
وہ لاش شوہر کو نصر سیار کے حضور مین لیگئی اور رونے لگی نصر سیار نے زرجی سے
کہا کہ شاید ابوترابی قریب مکان طیب مرورزی کے گھر مین جمع ہین اونہون نے
زید کو قتل کیا ہے تو افتح حاجب کو معہ فوج لیجاکر طیب مرورزی کو معہ جملہ شیعونکے
گرفتار کر کے میرے حضور مین حاضر کردے الغرض زرجی معہ فوج کثیر ہمراہی افتح حاجب
وسعد کوفی کے مکان طیب مرورزی پر گیا اور چہار طرف سے محاصرہ مکان کا کیا
اور یہ خبر ابامسلم کو ہوئی امیر ابامسلم نے بہی نقارہ رزمی کو بجوایا تمام محبان اہلبیت
نبوی آواز نقارہ کی سنکر اپنے اپنے گھرونسے مسلح ہوکر آمادہ جنگ ہوئے اور جب
ابامسلم کو خبر ہوئی کہ مومنین ہر طرف سے میری شرکت کو آئے ہین ابامسلم نے
دروازہ مکان طیب کو کھولدیا وہ سب مومن اندر داخل ہوئے راوی کہتا ہے
کہ سلم عاد پہلوان نصر سیار نے بہی چاہا کہ مع ہمراہیان خود مکان طیب مین
گھس کے جنگ کردن کہ جو ہین قدم سلم عاد نے دروازہ پر رکھا ایک سنگ گران
بالائے بام سے سلم عاد کے کلہ پر آکر لگا کہ وہ پہلوان جہنم واصل ہوگیا پھر تو
کسی خارجی نے قصد نکیا اور افتح حاجب بہی سنگ کے زد سے دور جاکر کھڑا ہوا
اور فوج کو ترغیب لڑائی کی دینے لگا راوی کہتا ہے کہ مومنین نے بہت خوارج
قتل کئے اور افتح حاجب کو غیض آیا تو امیر ابامسلم کو آواز دی کہ اے ابوترابی
اگر تو بہادر ہے تو اسوقت میرے سامنے آ ۔ القصہ ابامسلم افتح حاجب کے روبرو
آئے دونون مین جنگ ہونے لگی بعد چند عرصہ کے ابامسلم نے افتح حاجب کو گلو تہ سے
اوٹھاکر زمین پر دے مارا کہ تمام استخوان بدن اوسکے چور ہو گئے اور وہ

مر گیا الغرض یہ حال دیکھکر تمام فوج خوارج فرار ہوکر ایک جگہہ پوشیدہ ہوگئی اور
زخمی نے یہ حال شکست کا نصر سیار سے جاکر بیان کیا نصر سیار نے سلیمان بن سلم کو
پندرہ ہزار فوج سے ہمراہ زخمی روانہ کیا اور یہ کہا کہ اگر اباسلم کو زندہ لاویگا
تو بہت انعام دونگا الغرض سلیمان بن سلم گیا تو اس خوارج نے بہت مومن زخمی
کئے اور نہایت لاف زنی کرنے لگا راوی کہتا ہے کہ سلیمان کا ایک اور بھائی تھا
کہ نام عبید کر گنگ تھا مگر وہ نابینا اور بہرہ تھا اوسنے جب شور وغل سنا تو لوگوں سے
پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہے ایک شخص نے کہا کہ جنید ابو ترابی محتاج خانہ بدوش اپنے
ہمراہی اباسلم ایک شخص کے ہنگامہ کیا ہے اور حکومت نصر سیار مین رخنہ کیا ہے
عبید یہ کلام سنکر خاموش ہوگیا القصہ جبکہ رات ہوئی اور جنگ موقوف ہوئی
اور عبید سوگیا تو یہ خواب دیکھا کہ جناب رسالت پناہ فرماتے ہین اے عبید اباسلم
عوض خون آل نبی کا خوارج سے لیتا ہے جو کوئی شرکت اباسلم کی کرے گا وہ
روز حساب جنت مین ہمارے پاس ہوگا عبید نے عرض کیا یا حضرت مجبور ہون
کہ قابل جہاد نہین ہون جناب رسول مقبول نے دست کرم اپنا عبید کی پشت
پر رکھا وہ جملہ مرض سے اچھا ہوگیا مگر ایک چشم مین بینائی نہوئی تو عبید نے پھر
عرض کی حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تیری نظر اباسلم پر پڑیگی یہ بھی آنکھہ تیری
اچھی ہوجاویگی الغرض جب صبح ہوئی عبید نے خوارج کریبے توبہ کی اور مسلح ہوکر
آمادہ جنگ ہوا اور جب کہ میدان جنگ مین گیا اول اپنے بھائی سلیمان سے
دوچار ہوا اور بھائی سے ماجرا سے خواب بیان کیا وہ منکر اسلام راہ حق پر نہ
آیا اور اپنے بھائی عبید پر طعن کرنے لگا عبید کو غصہ آیا اور دست بہ قبضہ ہوکر
بھائی سے مصروف جنگ ہوا یہانتک کہ بعد عرصہ کے عبید نے اپنے بھائی سلیمان
کو جہنم واصل کیا اور تمام فوج خوارج کو بھگا کے طرف اباسلم کے چلا تھا ہے

دو گیا تھا راہ مین ابامسلم سے ملاقات ہوئی جو ہین نظر عبید کی اوپر ابامسلم پڑی
دوسری چشم مین بھی روشنی ہوگئی دلمین کہا صادق ہین آپ یا رسول اللہ بعدہ
ابامسلم سے ہم آغوش ہوا اور بیعت کی اور ابامسلم نے عبید سے کہا اے برادر مین
سلیمان کثیر کے گہر کو جاتا ہون تو یہان فوج مخالف سے خبردار رہنا راوی
کہتا ہے کہ ابامسلم عبید کو عیدگاہ مین معہ چند مومنین کے چہوڑ کے واسطے رہائی
سلیمان کثیر کے روانہ ہوئے الغرض ابامسلم قیدخانہ مین پہونچے اور خواجہ سلیمان
کو معہ خواجہ عثمان کے قید سے رہا کیا اور بعدہ خارجی محافظ محبس کو قتل کر کے روانہ
ہوئے راہ مین سلیمان کثیر نے دیکھا کہ ابوالوہاب پہلوان لشکر سیاہ کا معہ فوج
طرف ابامسلم کے آتا ہے خواجہ نے ابامسلم کو ہوشیار کر دیا جبکہ ابوالوہاب روبرو
ابامسلم کے آیا تو اوسنے اپنا گینڈا روک کے ابامسلم کو ٹوکا ابامسلم بھی آمادہ جنگ
ہوئے اوس پہلوان نے تمام حربی اپنی کئے کچہہ ضرر ابامسلم کو نہوا خدا نے بچا لیا
آخرش پہلوان نے اپنا گرز گران ابامسلم کو مارا ابامسلم نے ہاتھہ اپنا دراز کر کے
گرز اوسکا چہین لیا اور زمین پر گرز کو پہینک دیا بعدہ کمر مین پہلوان کے ہاتھہ
ڈالکر گینڈ ے سے اوٹھا لیا اور بالائے سر بلند کر کے تین دفعہ چکر دیا اور کہا ایمان
قبول کر تو جان بری ہوگی وہ خارجی راضی نہوا تب ابامسلم نے یا حیدر کرار کہکر ملعون
کو طرف آسمان کے پہینک دیا کہ وہ نہایت بلند ہو گیا اور جب وہ طرف زمین کے
آنے لگا ایک ہاتھہ تلوار کا ابامسلم نے اوسکے کمر پر مارا کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور
تمام فوج اعدا مفرور ہو گئی ابامسلم با فتح و ظفر مکان مین سلیمان کثیر کے داخل ہوئے
اور دروازہ مکان کا بند کر کے آمادہ جنگ ہوئے ۔

بیان احوال نکلنا ابامسلم کا مکان خواجہ طیب سے

راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم گہر مین سلیمان کثیر کے داخل ہوئے تو ابوالعلا نے

راتکو پتلے چوبی بناکر چہار طرف مکان طیب مین بالائے بام ایستادہ کیئے اور تیر
وکمان اون کے ہاتہون مین دیدیا اور ابا سلم کو سلیمان کثیر گہر مین طیب مروزی
کے لالائے اور وہان سے وقت شام ابا سلم معہ یاران خود نکل گئے اور شہر سے روانہ
ہوئے تہے چند کوس تک پہونچے تہے کہ راہ مین یہ خبر پائی کہ گلہ اسپان نصر سیار
تہا جسکی تربیت چند لوگون سے متعلق تہی یہ خبر سنکر ابا سلم گلہ اسپان نصر سیار کیطرف پہونچے وہان خارج
تہا اور کچھ لوگ اسپر متعین تہے ابا سلم نے تمام گہوڑے چہین لیے جسقدر وہان تہے وہ اپنے ہمراہ لے لیئے اور روانہ ہو
اور راہ مین گہوڑے سب مومنون کو تقسیم کردیئے کہ سب صحب پیادہ نرہے –
راوی کہتا ہے کہ جب ابا سلم مکان طیب مروزی سے رات کو نکل گئے تو صبح کو خوارج نے
دیکہا کہ ہر چہار طرف بالائے بام مکان طیب مین کچہ لوگ تیر کمان لیئے ہوئے کہڑے ہین
اس خوف سے کوئی قریب نہ گیا مگر جبکہ تین روز گذرے تب زرنی بڑی ترکیب سے
زیر مکان طیب کے پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہ پتلے چوبی ہین الغرض یہ خبر نصر سیار
کو پہونچائی وہ بہت خفا ہوا اور زرنی سے کہا تیری غفلت سے ابو ترابی نکل گئے
راوی کہتا ہے کہ جب ابا سلم گہوڑے نصر سیار کے لیکر آگے بڑہے تو وہان سے
پانچ چہار کوس پر جاکر مقام چہار زولاب مین ایک قلعہ کہنہ تہا اور چہار طرف
اوسکے جنگل پرخار تہا ابا سلم معہ یاران خود مقیم ہوئے اور جملہ سامان وہان
گردنواح سے مومنون نے لاکر جمع کیا تاکہ کوئی حاجت بند نرہے اور ابا سلم نے
ایک روز قلعہ مین مجلس عزا حسین برپا کی بعد فراغ مجلس سب مومنون سے
عہد لیا کہ اگرچہ کیسی آفت ہو مگر دفع خوارج مین دریغ نکرنا اور خواجہ سلیمان نے
خطوط لکہکر ہر چہار طرف قصبات مین جہان جہان شیعہ تقیہ مین رہتے تہے روانہ
کیئے کہ مضمون اوسکا یہ تہا کہ جملہ مومنین کو بعد حمد خدا و نعت جناب محمد مصطفے
واضح ہو کہ اب اللہ تعالے نے اپنے کرم سے ہمارے تمہاری اعانت کو ابا سلم ابن اسعد

بن خواجہ جنید مغفور کو واسطے قتل خوارج مقرر کیا ہے اور باوجود کم سامانی و کمی
فوج کے ابھی تک بعد وجناب علی ابن ابیطالب حسبقدر لڑائیان نصر سیار حاکم خراسان
واصفہان سے ہوئین ہم لوگ فتحیاب ہوئے اور مقام جہارزولاب مین جو قلعہ کہنہ
زمانہ گذشتہ کا درمیان جنگل کے تہا اوسپر بفضل خدا ہمارا قبضہ ہے اور تمام مومن
اوسی مین مقیم ہین لہذا جس مومن کو ہماری خطوط سے اطلاع ہوئے وہ شخص مسلح
ہوکر شریک ابامسلم کے ہوئے اور حسبقدر اعانت اوسی ممکن ہے وہ دریغ نکرے اور حکم امام زمان یہی کہ جو کوئی
ابامسلم کے اعانت کریگا وہ جنت مین ہمارے ساتہہ ہوگا راوی کہتا ہو کہ بہت مومن بذریعہ خطوط سلیمان کثیر
طرف سے حاضر ہوکر شریک ابامسلم کے ہونے لگے اور جب نصر سیار نے یہ سنا کہ ابامسلم قلعہ جہارزولاب مین ہے
تب نصر سیار نے ایک نامہ بدست حمید کوفی ابامسلم کو لکہا کہ ابھی اس حرکت سے باز رہو مین
رتبہ عظیم تجکو دونگا اور مروان نہایت تجہہ سے خوش ہوگا اور روح یزید و معاویہ
شاد ہوگی القصہ جبکہ نامہ نصر سیار کا ابامسلم کو پہونچا تو ابامسلم نے حمید نامہ بر سے
پوچہا تیرا مذہب کیا ہے اوسنے ظاہر طور سے کہا ابوترابی ہون اور باطن مین وہ
خارجی تہا ابامسلم نے کہا میرے پاس رہو اوسنے کہا جواب نامہ دیکر پہر آؤن گا
ابامسلم خاموش ہو رہے اور سلیمان کثیر سے کہا کہ جواب نامہ نصر سیار کا لکہو
مین مضمون بتاتا ہون سلیمان کثیر نے جواب لکہنا شروع کیا اور ابامسلم نے یہ
لکہایا کہ اے نصر سیار بعد حمد وخدا ونعت رسول مصطفے واضح ہو کہ تجکو کچہہ عقل
نہین اور شیطان تیرے اوپر غالب ہے اور تو گمراہ ہوگیا ہے ذرا نظر انصاف
سے دیکہہ کہ اللہ تعالی نے کیسے رتبے اور بزرگی نبی وآل نبی کو عطا کی ہے اپنے رسول کے حق مین لفظ
لولاک فرمایا ہے اور علی ابن ابیطالب بہائی اور داماد نبی کے اور خدا نے بہت
مرتبے علی کو عنایت فرمائے ہین کہ آفتاب تک نے واسطے خوشی حیدر کرار کی رجعت
کی اور جبرئیل سا فرشتہ مقرب آستان فاطمہ پر مثل خدمت گذار کی آتا تہا اور

اولاد علی و فاطمہ کی خدمت گذاری ملایک کرتے رہے ہیں اور علی وہ ہیں جنکی تلوار سے زنگ
کفر دفع ہوکر اسلام کی روشنی عالم میں ہوئی ہی اور دختر رسول جناب بتول کو اللہ تعالے
نے باعث بخشش امت نبوی کا کیا ہی اور یزید و معاویہ نے عمر دو روزہ کے لیئے انجام پر
نظر نہ کی اور خلاف احکام خدا و رسول کے عمل کرکے گنہ گار ہوے اور قابل لعن تا بقیامت
رہے اور مروان کیا چیز ہی جبکہ یزید پلید دنیا سے روسیاہ ہوکر گیا اور تجھکو نشہ حکومت نے
بدمست کیا ہی کہ تجھے حق و ناحق پر نظر نہیں اور میں ایک بندہ کمترین ہوں اللہ کا مگر دوستی
محمد و آل محمد نے مجھکو تمام عالم میں نیک نام کرکے بلند مقام کا سزاوار کیا ہی اور ہر وقت
میرے امانت کو میرا خدا موجود ہی مجکو تیری حکومت اور کثرت فوج سے کچھ غم نہیں فضل
خدا سے یہ امید رکھتا ہوں کہ ایک روز ضرور تیرے اوپر فتحیاب ہونگا اور اگر تجکو یہ ناز ہی
کہ میں اوس قبیلہ میں ہوں جسمیں شمر لعین تھا تو یہ مقام فخر کا نہیں ہی شمر نے کونسی بہادری
بمقابلہ بنی ہاشم کے روز عاشورہ نہیں کی اور اسے نصر سیار ابھی بہت زمانہ نہیں ہوا ہے
معرکہ کربلا کو تو نے اپنی قوم سے سنا ہوگا کہ روز عاشورہ جسوقت جناب امام حسین نے
وہ تلوار میان سے نکالی جو حیدر کرار کے ہاتھ سے جہاد میں چلی تھی تو فوج یزید میں
باوجود کثرت ایسا کوئی بہادر نہ تھا جو حسین ابن علی سے مقابل ہوتا اور شمر و عمر سعد وغیرہ
کس شمار میں تھے حسین ابن علی نے خود اپنا سر نذر خدا کیا ورنہ کیا مجال تھی شمر کی جو شہید
کرسکتا اور میں تو ایک ادنا غلام اہلبیت نبوی کا ہوں لیکن جب تجکو بہادر جانون
کہ تو میری مقابل میں سر میدان جنگ کرے اور مجھ سے منہ نہ موڑے اور تجھکو
مروان نے اپنے عیوض قتل ہونیکے واسطے یہاں کا حاکم کیا ہی میں تجکو آگاہ کرتا ہوں
کہ اب بھی بدافعالی سے توبہ کر اور مذہب ابوتراب اختیار کر تو روز قیامت ضرور تیری
نجات ہوگی اور اگر خلاف تحریر میرے عمل کریگا کسی روز مثل سگ کے مارا جائیگا آئندہ
تجکو اختیار ہی فقط راوی کہتا ہی کہ جواب نامہ کا ابامسلم نے حمید کو دیا اور کہا کہ اے

حمید تو قسم کہا کہ ضرور جواب سپونچاکر میرے پاس آنا حمید نے تیغ علی کی قسم کہائی کہ جو
کہے جاتا ہون وہ کرونگا الغرض جواب نامہ لیکر حمید روانہ ہوا اور جب حمید نامہ نصر سیار کا
لیکر ابامسلم کے پاس آیا تھا اوسے وقت زرخی بہی خفیہ دربار ابامسلم مین آیا تہا اوسنے
حال حمید کے اقرار کرنے کا جو کچھہ ابامسلم سے کہا تہا نصر سیار سے جاکر کہا کہ حمید ابوترابی ہوگیا
راوی کہتا ہی کہ جب حمید جواب نامہ کا نصر سیار کے پاس لیگیا تو نصر سیار حمید کیطرف خطاب
کرکے کہنے لگا کہ تو ابوترابی ہوگیا اور ابامسلم سے اقرار کر آیا ہی کہ مین جواب سپونچاکر
ضرور آونگا لہذا میری راے مین تیرا قتل کرنا ضرور ہی یہ کہکر جلاد کو طلب کیا اور حمید
کو قتل کیا راوی کہتا ہی کہ حمید نے قسم دروغ تیغ مرتضیٰ کی کہائی تہی اسواسطے نصر سیار
نے تلوار سے قتل کرایا اور بعد قتل حمید کے نصر سیار نے دس ہزار فوج ہمراہ عیسیٰ بن مرہ
کیطرف ابامسلم کے روانہ کی اور بعد روانگی عیسیٰ بن مرہ کے نصر سیار نے اور بارہ ہزار
آدمی ہمراہ مختاج روانہ کی راوی کہتا ہی کہ جب محمد طاہر خجندی وزیر نصر سیار نے یہ حال
دیکہا تو بخیل پاس داری مذہب کے کہ وہ بہی شیعہ تہے مگر تقیہ مین نصر سیار کے پاس
رہتے تہے ایک خط لکہکر بدست سعید خرد زنور پاس ابامسلم کے روانہ کیا اس مضمون
سے کہ حامل خط ہذا بہت چالاک اور ہوشیار ہی اگر تم اسکو اپنے پاس رکہوگے تو بڑی
بڑی کام تمہارے اس سے رفع ہونگے الغرض خط وزیر کا ابامسلم کو پہونچا تو ابامسلم
نے بعد پڑہنے خط کے سلیمان کثیر سے پوچہا کہ اے خواجہ تم بہی حامل خط سے آگاہ
ہو کہ یہ کون شخص ہی سلیمان کثیر نے کہا یا امیر ابامسلم یہ شخص شیعہ ہی اور دشمن بنی
خوارج کا اور بڑا کامل عیار ہی ابامسلم خوش ہوے اور اوسکو خطاب سعید دولابی
عطا کیا اور اپنے فوج مین مقام رہنے کو عطا کیا اور افسر جاسوسان لشکر اسلام مقرر کیا
راوی کہتا ہی کہ جب سعید دولابی سرافراز ہوا تو ابامسلم سے عرض کی یا امیر اگر یکسو سوار
میرے ہمراہ چلین تو مین ایک کار عمدہ دکہاؤن اور خوارج کو ہاتہ سے ہونے دونگا

قتل کراؤن الغرض ابامسلم نے عبید کرگنگ کو معہ پانسو مومنین کے ہمراہ سعید زولابی
روانہ کیا جبکہ زولابی زیر کوہ ایک مقام مین پہونچا تو مومنون کو ایک گوشہ مین
بٹھا کر آپ وہان سے روانہ ہوا اور پاس عیسیٰ بن مرّہ اور مختاج بن سمنان پہلوانان
نصر سیار کے گیا اور فریاد کی کہ مجھکو ابوترابیون نے لوٹ لیا مین نصر سیار کے پاس
فریاد کو جاتا ہون عیسیٰ نے پوچھا تو کہان لوٹا گیا زولابی نے کہا یہان سے قریب درہ
کوہ مین لٹ گیا ہون الغرض پہلوانان نصر سیار نے کہا اگر ہمکو ابوترابیونکا پتہ بتادے
اور ہمکو وہان تک پہونچاوے تو ہم اون سب کو قتل و گرفتار کرین زولابی نے
کہا میرے ہمراہ چلو مین بتادون چنانچہ وہ پہلوان ہمراہ زولابی معہ فوج خوارج
روانہ ہوے اور زولابی اونکو چکر دیتا ہوا پھیر کے راہ سے زیر کوہ ایسے
مقام مین لیگیا کہ جسوقت چاہین مومنین خوارج کو بڑی آسانی سے قتل کرین اور
جبکہ فوج عدو زیر کوہ ٹھہرائے تو اون پہلوانون سے کہا کہ اب مین جاکر ابوترابیونکو
دیکھہ آؤن کہ غافل ہین یا ہوشیار ہین پہلوانون نے کہا اچھا جاؤ جلد خبر لاؤ الغرض
جبکہ زولابی مومنون کے پاس پہونچا تو مومنون سے کہا کہ فلان مقام مین فوج
خوارج کو مینے دہوکا دیکر مقیم کیا ہی اب تم لوگ نعرہ حیدری کر کے قتل خوارج پر
کمر باندہو تو تمہارا بڑا نام ہو راوی کہتا ہی کہ مومن یہ حال سنکر وقت شام زیر کوہ
پہونچکر قتل اعدا مین سرگرم ہوے اور ہزارون کفار لقمہ تیغ مومنین جرار ہوئے
اور عبید کرگنگ نے دونون پہلوانون کو سر میدان قتل کیا اور بقیہ فوج عدو مفرور
ہوکر نصر سیار کے پاس پہونچے نصر سیار بہت غمدیدہ ہوا اور مومن فتحیاب ہوکر
حضور مین امیر ابامسلم کے حاضر ہوے اور نصر سیار کی فوج کی شکستگی اور مفروری
کا حال سنکر ابامسلم بہت خوش ہوے اور سعید زولابی کو ابامسلم نے خلعت فاخرہ
عطا کیا اور فاتحہ شہیدان کربلا کا دلوا کر شربت اور طعام عمدہ مومنین مین تقسیم کیا۔

احوال آنے فوج مروان کا دمشق سے واسطے جنگ مومنین کے

راوی تیز زبان بنوک قلم یون رقم کرتا ہی کہ جب اضلاع خراسان مین فوج نصر سیار کے مع
عیسیٰ بن عمرو وغیرہ پہلوانان کے ہاتھ سے مومنین کے قتل ہوئی اور نصر سیار رنجیدہ
خاطر ہوا تو مروان نے یہ خبر سنکر با فوج گران پہلوانان دمشق یعنے نعیم بن فرہاد وفلت
بن نصیر یزدانی کو طرف نصر سیار کے روانہ کیا اور جب فوج دمشق نصر سیار کی مدد کو
آئے تو نصر سیار نے رو کر اپنا حال بیان کیا پہلوانان دمشق نے نصر سیار کا اطمینان کیا
اور کہا ہمکو مقابلہ مین ابوترابیون کی پہونچا دے تو ہم تیرا عوض لیوین چنانچہ نصر سیار
دو چار روز پہلوانون کے خاطر کرکے ہمراہی اپنی فوج کی فوج دمشق کو طرف
ابامسلم کے روانہ کیا جب فوج خوارج مقابلہ مین ابامسلم کے قیام پذیر ہوئے اور
ابامسلم کو بھی خبر فوج عدو کے آنے کی ہوئی تو ابامسلم نے اپنی فوج قلعہ سے باہر
نکالکر بمقابلہ عدو کے صف آرا کی اور وقت صبح روز دوم دونون طرف صفین آراستہ
ہوئین فوج خوارج سے اول میدان مین نعیم نکلا اور طرف مومنون کے خطاب
کیا کہ کون ابوترابی اپنی زندگی سے سیر ہو وہ میرے سامنے آوے اور آج مین
عوض لونگا ان دوستان یزید کا جو ہاتھ سے تمہارے قتل ہوے ہین اور مجھے
معلوم ہوا کہ تم لوگ مفلوک و محتاج ہو اور حکومت مروان مین رخنہ کرتے ہو دیکھنا
آج کیسے تعذیر تمکو دیتا ہون راوی کہتا ہی کہ فوج اسلام سے ابراہیم الکانی نکلا اور
کہا اے کافر کیا لاف زنی کرتا ہی معلوم ہوا کہ تیرا جام حیات پر ہو گیا کوئی دم مین تو یزید
کے پاس پہونچیگا اور کہا اے دشمن خدا و رسول ہم اپنا سر راہ خدا مین تنکا سمجھتے ہمکو
کچھ خوف نہین اگر مارے گئے درجہ شہادت پاوینگے اور اگر فتحیاب ہوئے تو مرتبہ غازی کا
حصول ہوگا راوی کہتا ہی کہ نعیم نے جب یہ کلام ابراہیم کی سنے غیظ مین آکر تلوار برہنہ
کرکے حملہ کیا ابراہیم نے وار اوسکا خالی دیا اور گھوڑا آگے بڑھا کر ہاتھ اپنا اوسکے کمربند

ڈالکر زمین سے اوٹھا لیا اور کہا اگر تو ایمان لادے تو زندہ چھوڑدون وہ بولا تا قیامت
محبت یزید سے منہ نہ موڑونگا ابراہیم نے اوس خود سر کو بالا سے سر تین دفعہ چکر دیکر بالائے
آسمان پھینکا وہ اسقدر بلند ہوا کہ مثل زاغ معلوم ہوتا تھا اور جب طرف زمین کے وہ لعین
آیا تو ابراہیم نے تیغ بید ریغ سے اوسکے دو ٹکڑے کیئے وہ داخل جہنم ہوگیا القصہ جب
نعیم مارا گیا تو نصر یزدانی فوج مخالف سے نکلا اور ابراہیم سے کہا ای ابو ترابی تو نے
غضب کیا کہ میرے سامنے ایسے پہلوان زبردست کو قتل کیا اب مین تجکو کب زندہ
رکھونگا یہ کہکر اوسنے گرز گران ابراہیم کو مارا ابراہیم نے گرز اوسکا چھین کر زمین پر
پھینک دیا اور برابر اوسکے جاکر ایک طمانچہ اوسکو مارا کہ وہ خارجی غش کھاکر گھوڑے سے
نیچے گرا ابراہیم گھوڑے سے اوترکے اوسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا مذہب ابو تراب
قبول کر وہ راضی نہوا تب ابراہیم نے سر اوسکا اوسکے دھڑ سے کہینچ لیا اور زمین
پر دھڑ سے پھینک دیا راوی کہتا ہی کہ جب وہ کافر مارا گیا تو چہار طرف سے خوارج
ابراہیم پر ٹوٹ پڑے اور فوج ابراہیم نے بھی کفار پر دہاوہ کیا اور جنگ مغلوبہ ہونے
اور ہزارہا خوارج قتل ہوے آخرش فوج عدو مفرور ہوئی اور جسقدر خیمہ وسامان
کفار کا تہا وہ مومنون نے پایا اور ابا مسلم با فتح وظفر خوش وخورم اپنے مقام پر تشریف
لائے اور رات کو مجلس آراستہ کرکے معرکہ کربلا بیان کیا تمام مومنین گریان ہوئے
بعدہ طعام عمدہ تقسیم ہوا اور نصر سیار دو روز تک دربار مین نہ گیا اور نہایت رنج کیا بعد
ازان مروان کو حال شکست لکھکر روانہ کیا جب نامہ نصر سیار کا مروان کو پہونچا وہ
لعین بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور اپنی وزیر عبد الجبار سے کہا کہ کل صبح کو قاسم بن نعیم
و سعید بن عبید زرین تن و شعلہ بن سمنان ساٹھ ہزار فوج سے نصر سیار کی کمک کو
روانہ ہوں اور بعد چہار روز کے ابراہیم موصلی و اسحاق موصلی معہ فوج نصر سیار
کے پاس جا وین الغرض بموجب حکم مروان دمشق سے سرداران مذکور معہ فوج

روانہ ہوکر چند عرصہ مین نصر سیار کے پاس پہونچے نصر سیار نے اونکی خاطر کی اور سب
حال تباہی و بربادی فوج کا بیان کیا راوی کہتا ہی کہ جب ابراہیم موصلی و اسحاق موصلی
بعد قاسم کے روانہ ہوے تو ایک رات خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب فرماتے
ہین کہ تم لوگ کیا میرے عدو ہوگئے جو میرے دوست خیرخواہ ابامسلم سے لڑنے کو جاتے
ہو اور مروان کی ترغیب تمھاری دلون مین تاثیر کر گئی کہ تم کو حق و ناحق پر نظر نرہی
اور ایک دشمن خدا کے کہنے پر تمکو ہمارے آل اور ہماری اہلبیت و دوستونکا خیال نرہا القصہ
جب کہ ابراہیم و اسحاق خواب سے بیدار ہوے توبہ کی اور بہت نادم و پشیمان اپنی دلمین
ہوے اور راہ کو چھوڑکے براہ صحرا ابامسلم کے پاس پہونچکر احوال خواب بیان کیا اور
سامنے ابامسلم کے پھر توبہ کی ابامسلم نے اونکی بڑی توقیر کی اور اپنی پاس مقیم کیا
راوی کہتا ہی کہ جو فوج ابراہیم و اسحاق سے پہلے دمشق سے چلے تھے جب وہ فوج
نصر سیار کے پاس پہونچی تو نصر سیار خوش ہوا اور افزان فوج دمشق کی بڑی خاطر
کی اور بعد چند روز کے نصر سیار نے فوج دمشق کے ہمراہ پھر اپنی فوج ابامسلم کے مقابلہ
کو روانہ کی اور جب ابامسلم کو یہ خبر ہوئی کہ فوج مخالف آئی ہی تب ابامسلم نے اپنے
فوج اسلام مقابلہ مین کفار کے آراستہ کی اور ایک روز وقت صبح دونون فوجین صف
ہوئین خوارج کی طرف سے اول میدان مین قاسم بن نعیم نکلا اور مومنون کیطرف خطاب
کیا کہ کون ابوترابی میرے مقابلہ کو آتا ہی یہ کلام اوسکا سنکر ابامسلم کیطرف سے جلید گرگ
میدان مین آے اور عرصہ تک دونون مین جنگ ہوئی بعد تھوڑے عرصہ کے جلید نے
اوسکو نوک نیزہ پر گھوڑے سے اوٹھا لیا اور زمین پر اس زور سے مارا کہ تمام اوستخوان
بدن اوسکے چور ہوگئے اور روح ناری جہنم واصل ہوا القصہ جو کوئی پہلوان خوارج کا
میدان مین گیا وہ جہنم پہونچا آخرش خوارج نے جنگ مغلوبہ کردی اور مومنون نے
خارجیون کو تھوڑے عرصہ مین قتل کرکے بھگا دیا اور ابامسلم بفضل خدا فتحیاب ہوکر

اپنے مقام مین آئے اور بہت مال غنیمت مومنون کو حاصل ہوا اور ابا مسلم مومنون
کی تعریف مین مصروف ہوئے بعدہ جو مومن زخمی تھے اونکا علاج کیا اور جو شہید
ہوا تھا اوسکی تجہیز وتکفین مین مصروف ہوئے اور درگاہ خدا مین دعا کے الٰہی مجھے
قوم خوارج پر فتحیاب رکھنا جب تک ایک ہی دشمن اہلبیت نبی باقی رہی اور بعد فراغ
دفن وکفن مومنین سے ابا مسلم نے مجلس حسین برپا کی اور خود ممبر پر جاکر احوال
کربلا بیان کیا تمام مومن گریان ہوئے اور ادہر نصر سیار نے اپنی دربار مین کہا کہ ایہا
الناس اب مجکو یقین کامل ہو گیا کہ سلطنت مروان کو زوال ہوتا جاتا ہی اور ابا مسلم
کی ترقی روز بروز منظور خدا ہی افسوس کوئی دوست یزید ومروان کا ایسا نہین
کہ ابا مسلم سے مقابلہ کرے کوئی خارجی منہ سے نہ بولا اور نصر سیار قلعہ بند ہوکر بیٹھا اور مروان
کو سب حال لکھا کہ مجھکو طاقت نہین جو ابوترابیون سے مقابلہ کرون جب تک فوج میری
امداد کو دمشق سے نہ آویگی تب تک مین قلعہ بند رہونگا الغرض جب مروان کو نصر سیار
کے نامہ سے آگاہی ہوئی تو مروان نے فوج کثیر ہمراہ سہیل بن ذکال وطیفور بن صفوان
ومہر پرور وغیرہ سرداران کے نصر سیار کیطرف روانہ کیا اور جب نصر سیار کے پاس پہنچے
تب چند روز نصر سیار نے اوسکی خاطر کی بعدہ وہ فوج ابا مسلم کے مقابلہ کو روانہ کی جب
فوج خوارج ابا مسلم کے مقابل مین پہونچے تب ابا مسلم نے اپنی فوج بھی باہر قلعہ کے
مقابلہ مین عدو کے صف آرا کی ایک روز دونون طرف صف صف بندی ہوئی اور اول
فوج مخالف سے سہیل بن ذکال کہ یہ بہت بڑا پہلوان تھا میدان مین گیا اور لاف زنی
کرنے لگا ناگاہ صحرا سے گرد اوٹھے اور طرف دونون لشکرون کے رُخ گرد کیا جب
وہ گرد قریب آئے تو دیکھا کہ علی کورزاد ومحمد کورزاد بخاری قدری سوارون سے
آتے ہین راوی کہتا ہی کہ بعد پہنچنے کے علی کورزاد ومحمد کورزاد ابا مسلم کے پاس گئے
اور ابا مسلم سے بیعت کی اور علی کورزاد نے اوسیوقت ابا مسلم سے رخصت میدان طلب

ابامسلم نے ہر چند منع کیا اوس بہادر نے نہ مانا اور اجازت لیکر مقابلہ مین سہیل کے گیے
سہیل نے علی کورزاد کو دیکھکر کہا کہ اے کودک کیا تجھکو اپنے زندگی منظور نہین جو میرے
سامنے آیا ہی شاید اجل تیری تجھکو یہان لائی ہی بس بہتر ہی کہ تو یہان سے چلا جا کیون
مُفت اپنی جان دیتا ہی ابھی تو نے دنیا کا کیا لطف دیکھا ہی علی نے کہا اے بہادر تو ایسا
پہلوان نامی اور مجھہ طفل سے ایسے کلام کرتا ہی اگر کوئی دانا دیکھے تو یہ کہے کہ یہ پہلوان
ایک طفل کے مقابلہ مین جان بچانیکو اسطرح سے گفتگو کرتا ہی جسطرح سے جاہل اور بے علم
زور لوگ باتین کرتے ہین یہ بات سنکر وہ پہلوان غضبناک ہوا اور وار گرز کا علی کورزاد
پر کیا وہ وار اوسکا خالی گیا تو اور زیادہ ذلیل ہوا اور تلوار لیکر حملہ کیا وہ حملہ بھی اوسکا
خالی گیا تب علی کورزاد نے ہاتھہ بڑہا کر ایک طمانچہ سہیل کو مارا کہ چہرہ اوسکا پھر گیا اور
بعد چند ساعت کے مرگیا بعدہ طیفور پہلوان میدان مین آیا علی کورزاد نے اوسکو بہت
رغبت اسلام دلائی وہ کافر مسلمان ہوا اور آمادہ جنگ ہوا الغرض بعد عرصہ چند ساعت
کے وہ پہلوان مستعد پیکار ہوا اور دونون طرف سے وار چلنے لگی جبکہ تمام حربی پہلوان
کے خالی گئے تب علی کورزاد نے اوسکو ایک ہاتھہ تلوار کا مارا کہ معہ مرکب وہ پہلوان چار
ٹکڑے ہوگیا اور فوج ابامسلم مین غل صل علی کا بلند ہوا اور سب نے تعریف علی کورزاد
کی بہت کی بعدہ مومنین نے خوارج پر حملہ کیا اور میدان قضا مین سر کفار بازار فروخت
ہونے لگی اوسپر بھی سوائے قضا اور کوئی خریدار اونکا نہوا اور ہزارون خوارج
زیر سم اسپان مومنین دبکے فوت ہوے اور لشکر بقیہ نصر سیار بھاگ گیا مومنون نے
خیمہ و خرگاہ اعدا کو آگ مین جلا دیا اور بعد حصول فتح ابامسلم اپنے قلعہ مین گئے اور علی کورزاد
کو خلعت فاخرہ عطا کرکے بڑی تعریف کی اور تمام شیعہ خوش ہوے کہ شکر ہی اللہ کا کہ
ایک طفل کم عمر نے ایسے بڑے نامیون پہلوانون کو قتل کیا اور سب نے کہا کہ بتائید خدا
و رسول سے فتح حاصل ہوئی ہی الغرض جب فوج کفر بھاگے اور نصر سیار کو خبر مفصل ظاہر

ہوئی تو ایک آہ جگر خراش کر کے بیہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا ایک نامہ مروان
کو لکھا کہ اب مجھکو اپنی فتح سے ناامیدی ہوئی ہے اور جب مجھکو یقین ہے کہ شر سے تیرے
طالع خراب ہیں اور ابامسلم کا طالع اوج پر ہے اور مدد میرے ہاتھ سے ہے کہ روح یزید
معاویہ میں ابھی کوئی طرح کی قدر رفعت نہیں ہے مجھکو یقین ہے کہ چند روز میں خراسان پر
ابامسلم کا قبضہ ہوگا لہذا اے شاہ مناسب ہے کہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ بلا سے ناگہانی دفع ہوئے
اور رعایا امن سے بسر کرے اور ابراہیم و اسحاق دونوں بھائی جو کہ عتبہ سے فوج
دمشق کے نصر سیار کے مدد کو آئے تھے ابامسلم کے طرفدار ہو گئے اطلاعا لکھا ہے نقل
راوی کہتا ہے کہ جب مروان کو خبر شکست کی نصر سیار سے واضح ہوئے تو مروان
آب دیدہ ہوا اور اپنے وزیر سے کہا کہ پہلوانان مختار بن نیکوال مازندرانی اور
موسی بن ارقم کو با فوج جرار روانہ کردے راوی کہتا ہے کہ جب وہ پہلوان دربار میں
طلب ہوئے تو مروان سے موسی بن ارقم نے کہا اے شاہ جب تک میں ابامسلم کا
سر نہ لاؤنگا تب تک دربار میں منہ نہ دکھاؤنگا ناگاہ آواز غیب سے آئی اے
موسی بن ارقم تجھکو یہ بھی خبر ہے کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تو ابامسلم کے مقابلہ میں جاویگا
ای لعین تو اپنا منہ بند کر پھر ایسے کلام نہ کرنا اے ناداں تیری قضا تجھکو ترغیب دیکر
جانیکی دیتی ہے یہ آواز سنکر تمام اہل دربار حیران ہوئے بعدہ مروان نے حکم دیا
کہ داغولی عیار بھی ہمراہ بخت آزمائی اصفہانی کی فوج جرار لیکر طرف نصر سیار کے
روانہ ہوئے القصہ سب پہلوان معہ داغولی اور فوج کے بعد طے منازل نصر سیار
کے ملک میں پہنچے اور نصر سیار سے کہا اب تک تو نے ایک محتاج ابوترابی کا تدارک
نہ کیا کہ اوسنے عملداری مروان میں تہلکہ ڈالا ہے نصر سیار نے کہا اور کیا اسبات کا
جواب دوں لیکن وقت امتحان تم سب کو معلوم ہو جاویگا الغرض وہ پہلوان نصر سیار
کے یہاں مقیم ہوئے اور ابامسلم کو فرخ جاسوس نے سب خبر نصر سیار کے دربار کی

پہونچا دی ابامسلم ہوشیار ہوگئے بعدہٗ زولابی نے کہا یا امیر ابامسلم میری یہ رائے ہی
کہ آپ اپنی فوج لیکر کسی مقام مین مخفی رہا کیجیے تو مین فوج مخالف کو کسی تدبیر سے
لگا لاؤن پھر آپ خاطر خواہ قتل خوارج کا کیجیے گا تاکہ جو سردار تازہ مروان کیطرف
سے آئے ہین وہ بھی مومنین کی تلوار کی چمک دیکھ لیوین کہ غلامان حیدر کرار کیسے
جری و بہادر ہین الغرض امیر ابامسلم نے رائے زولابی کی پسند کی اور فوج مومنین
کو ہمراہ لیکر حسب تجویز زولابی ایک مقام مین قرار کیا اور زولابی ابامسلم سے علیحدہ ہوکر
ایک نے ہاتھ مین لیکر بصورت اعرابی طرف فوج مخالف کے روانہ ہوا اور زیر کوہ جاکر
زولابی نے بعد دوستی نے کو بجایا سب خوارج آواز نے سنکر نہایت مشتاق ہوئے اور
زولابی کو اپنے پاس طلب کیا جبکہ زولابی فوج عدو مین گیا خارجیون نے پوچھا
کہ تو کون ہی اور کہان سے آتا ہی زولابی نے کہا مین کوہی ہون اور اوقات میرے
مسافرون سے بسر ہوتی ہی جو کوئی ادھر آتا ہی میرے نے سنکر مجکو انعام دیتا ہی جس سے
میری بسر اوقات ہوا کرتی ہی لیکن چند روز سے مین حیران ہون جب سے ابوترابی
اس صحرا مین وارد ہوئے ہین بخوف اونکے کوئی مسافر ادھر نہین آتا ہی اہل قافلے
راہ کو کاٹ کر عقب کوہ سے جاتے ہین میرا رزق بند ہوگیا ہی خوارج نے کہا اچھا تو اپنے
نے بجا چنانچہ زولابی نے روبروے خوارج اسطرح خوش الحانی سے نے بجائے
کہ سب سردار فوج خوش ہوئے اور سب نے اعلی قدر رتبہ زولابی کو انعام دیا
اور پھر یہ پوچھا کہ تجھے کچھ معلوم ہی کہ ابوترابی اس کوہ مین کہان ہین زولابی بولا نہایت
قریب ہین اور بڑے غافل ہین کہ اول شب سے تا صبح صادق سب لوگ ایسے بیخبر
خواب مین رہتے ہین کہ کسی کو اپنے جسم کی خبر نہین رہتی اگر تم میرے ہمراہ چلو تو ابھی
اونکو تباہ کر دو ان سرداران خوارج بولے شام کو تو ہمکو وہان پہونچا دے تجکو انعام
بہت ملیگا زولابی نے وعدہ شام کا کیا اور تمام روز کوہ مین بسر کی جب شام ہوئی تو

زرولابی فوج عدو کو اپنے ہمراہ لیکر درہ کوہ کیطرف روانہ ہوا اور اسقدر پہیر کے
راہ سے لیگیا کہ چلتے چلتے فوج خوارج تہک گئی اور زرولابی سے سردارون نے کہا
کہ کب تک منزل مقصود پر پہونچینگے زرولابی بولا قریب ہے وہ مقام جسکی تم خواہش
ہو کر آئے ہو یہ کہکر اونسے کہا کہ تم یہان ٹہرو اب مین جاکر دیکہتا ہون کہ کسقدر تمہارے
اونکے فاصلہ رہ گیا ہے القصہ زرولابی وہان سے جدا ہوا اور امیر ابامسلم کے پاس گیا
اور کثرت فوج عدو کی تعداد بیان کی اور کہا مین جاتا ہون اور عین تمہارے
رو برو اونکو لگا سنے لاتا ہون یہ کہکر زرولابی روانہ ہوا اور فوج خوارج سے جاکر کہا
جلد چلو ابو ترابی یہان سے بہت قریب ہین مگر اپنے پشت کیطرف سے خبردار رہنا
القصہ فوج عدو ہمراہ زرولابی جبکہ ابامسلم کی زد پر پہونچے تب زرولابی نے بذریعہ آواز
نے ابامسلم کو خبردار کیا اور امیر ابامسلم دفعتًا مع مومنان جرار فوج اعدا پر حملہ آور ہوئے
اور بیدریغ خوارج کو تہ تیغ کیا راوی کہتا ہے کہ ابامسلم نے اوس تاریکی شب مین اسطرح
کفار کو قتل کیا جیسے روز قربانی گوسفند وغیرہ کو اہل اسلام ذبح کرتے ہین خلاصہ یہ کہ ہزارہا
خارجی رات کو مارے گئے اور امیر ابامسلم اوسی تاریکی مین وہان سے روانہ ہوئے اور
خوارج آپسمین باہمدگر فوج مخالف کے دہوکے مین لڑتے رہے اور یہ قدرت خدا
دیکہنے کہ بعد روانگی ابامسلم کے ہر چہار طرف کوہ سے رات کو یہ آواز آتی تھی کہ مارو ان
خارجیون کو اور خوارج اس آواز کے دہوکے مین آپسمین لڑتے تھے اور باپ پسر کو
اور بہائی بہائی کو قتل کرتا تہا آخرش یہانتک نوبت ہوئی کہ قریب پندرہ ہزار آدمی
کے فوج عدو مین قتل و زخمی ہو گیا اور جب صبح ہوئی تو اپنے اپنے لوگون کو پہچانا
اور آپسمین نادم ہوئے کہ افسوس ہے کہ ہمنے اپنے ہاتہ سے اپنے عزیزون اور
دوستون کو قتل کیا اور ایک بہی ابو ترابی ہمارے ہاتہ سے قتل نہوا اور جب روشنی
دن کی زیادہ ہوئی تو خارجیون نے اپنے مردے زخمیون سے علیحدہ کرکے جہنم واصل کی

اور سب فوج نے ایک تمام تماشائی ہو کے اور اپنے سرداروں کے سامنے چہار
طرف سے آگے بڑھکر [illegible] آخر جب دن ہوا اور فوج خوارج بقیہ ایک
جا ہوئے تو محتاج بن بانی اور کیکاؤس پہلوانان نے امیر ابامسلم کو یہ پیام بھیجا کہ اے
ابامسلم ہمارے دل میں برسوں آرزو ہے کہ ہمارے تمہارے سر میدان میں [illegible]
ہوویں جسکی تقدیر اچھی ہوگی اوسکی فتح ہوگی اور جسکی طالع خراب ہوویگا وہ
شکست پاویگا القصہ امیر ابامسلم یہ پیام سنکر فوراً آمادہ جنگ ہوئے اور بہت قلیل
مومنین کو ہمراہ لیکر مقابل میں محتاج کے آئے اور سرداران خوارج نے اپنی فوج
صف بستہ کرکے حکم دیا کہ سب لشکر ہمارا تماشا دیکھے الغرض اول محتاج نے اپنا گھوڑا
بڑھایا اور روبرو ہوئے ابامسلم کے جاکر یہ کہا کہ اے جوان سینے تیری سپاہ گری کی
بہت تعریف سنی ہے مجھکو بڑا حوصلہ ہے کہ میرے و تیرے تنہا جنگ ہووے ابامسلم یہ سنکر
آمادہ لڑائی ہوئی اور دونوں طرف سے وار چلنے لگے جب کوئی وار کسیکا کارگر
نہوا تو محتاج نے ابامسلم سے کہا کہ اے جوان ہاشمی اب مجھکو کمال شوق کشتی کا تیرے
ساتھ ہے ابامسلم یہ سنکر آمادہ کشتی ہوئے اور دونوں فوجیں [illegible] دور سے دیکھنے لگیں
کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ابامسلم نے اوس دیو خصال کو زمین سے بلند کیا اور چند دفعہ
اپنے سر پر اوسکو تصدق کیا بعدہ اوس سے سوال کیا کہ اب بھی تو ایمان لاوے
تو زندہ تجھے چھوڑ دونگا وہ ظالم بولا کہ میرے دلکو گوارا نہیں کہ دوستی ابوتراب کی
خلاف وضع اپنے بزرگوں کے قبول کروں اور تمام قوم اور قبیلہ میرا مجھپر طعن کریگا
کہ خوف سے جان کے یزید کی طرفداری سے منہ پھرایا راوی کہتا ہے کہ جب یہ کلام
اوس بدانجام نے کہا امیر ابامسلم کو غیظ طاری ہوا اور کہا میں مجبور ہوں تیری
تقدیر میں آتش جہنم کی سوا اور نہیں کچھ کاتب قدرت نے لکھا ہے خیر اب دیکھ زور
و طاقت نام حیدر کرار کے یہ کہکر ابامسلم نے اوسکو زمین پر اس زور سے مارا کہ تمام

اوسکے ہزاران بار اوس ناپاک کے چور ہوگئے اور دونون فوجین ابا مسلم کے زور طاقت کی قائم ہوئے اور یہ حال دیکھکر نیکوان پہلوان فوج خوارج سے نکلا اور میدان مین آکر کہا کہ اے ابو نوابی تو نے غضب کیا کہ میرے روبرو ایسے پہلوان زبردست کو مارا اب مین کب تجھے زندہ و سلامت چھوڑتا ہون تو نے مجھے مردان کو منہ دکھانے کے قابل نرکہا کہ مردان کو کیا جواب دونگا یہ کہکر نیکوان نے گرز گران کا وار کیا ابا مسلم نے مثل پہولن گرز اوسکا چھین کر زمین پر پھینک دیا تو وہ لعین تیغ بکف ہوا ابا مسلم نے اپنے تبر کو جلوہ دیا اور وار اوسکا خالی دیکر ابا مسلم نے ہاتھ اپنا روک لیا اور یہ کہا کہ پہلوان مجھے افسوس ہی اس بات کا کہ تجھ سا پہلوان نامی کو عدم مین میرے ہاتھ سے قتل ہو کر جہنم مین جا ویگا بہتر یہ ہی کہ تو اب توبہ کر کفر سے اور مذہب حق اختیار کر وہ بولا اے طفل میرے اور تیرے بزرگ ہمیشہ مذہب کیواسطے لڑتے رہے اور کبھی مذہب ابوتراب میرے بزرگون نے قبول نہ کیا تو مین اب کیونکر خلاف بزرگون کے تیرے سوال کو منظور کرون اور کیا وجہ ہی کہ مین تجھ ایک طفل سے آج خوف کہاؤن اگر روح یزید میرے معین ہی تو کوئی ساعت مین تجھکو زیر کرتا ہون راوی کہتا ہی کہ جو ہین نام یزید اوس خارجی کے دہن سے نکلا ابا مسلم نے فوراً نوک تیغ سے زبان اوسکی جھٹکے کر منہ سے بات کرنا دشوار ہو گیا اور مثل گونگی کے اشارہ کرنے لگا اور نادم ہوکر تیغ کا وار ابا مسلم پر پہر گیا امیر ابا مسلم نے یا حیدر کرار کہکر تلوار اوس نابکار کی خالی دی اور کہا خبردار اب وار میرا روک یہ کہکر تبر کو جلوہ دیا آنکہیں اوسکی بند ہوگئین اور ایکہی وار مین دو ٹکڑے اوس لعین کے ہوکر زمین پر گر پڑا اور پاس یزید کے جہنم مین رسید ہوگیا پہر تو مومنین نے خوارج پر حملہ کیا اور اسقدر کفار کو مارا کہ تمام میدان خون کفار سے سرخ ہوگیا اکثر فوج دمشقی اور ہمراہی نصر سیار جو بقیہ رہے فرار ہوے اور نصر سیار حال شکست فوج سنکر پریشان ہوگیا اور کہا اب میری سلطنت کو زوال

پہونچو کہ شیر نیستان سا پہلوان ابا مسلم کے ہاتھ سے مارا گیا تو اب کون ہے جو تاب مقابلہ ابا مسلم
کی لا سکے یہ کہکر خاموش ہوگیا کہ ایک شخص دربار نصر سیار مین بولا کہ اے شاہ تو رنجیدہ مت ہو
تیرے اعدا کو بخت آزمائی پہلوانان مروان کا ہمراہ داغولی آیا ہے وہ ایک سبب ابومسلم کی
پریشانی ہوگا اور ساٹھہ ہزار فوج جرار اوسکے ہمراہ دمشق سے آئی ہے اب کیا خوف ہے ابا مسلم
کا راوی کہتا ہے کہ ابھی یہ ذکر دربار نصر سیار مین تھا کہ داغولی نصر سیار کے پاس آیا اور
کہا کہ اب خاطر جمع رکھ اے میرے جنگ کرنے سے پیشتر مین ایک کام کو جاتا ہون یہ کہکر داغولی
بصورت حاجی دربار ابا مسلم مین گیا اور چند خرمے ابا مسلم کے حضور مین پیش کر کے
اور کہا یہ تبرک ہے کعبہ کا نوش فرما ئیے ابا مسلم نے وہ خرمے لیکر تمام محفل مین
تقسیم کئے اور چند دانہ خرما اپنے ہاتھہ مین لیکر چاہا کہ کہا وین کہ ایک آواز غیب سے
ابا مسلم کے کان مین آئی کہ خبردار ہاتھہ کو روک لے ابا مسلم نے جب ہاتھہ اپنا روک لیا
تو سب اہل دربار نے وہ خرمے نہ کہائے کہ اوسی وقت زولابی باہر سے آیا اور دیکھا
کہ دربار مین ایک حاجی بیٹھا ہے زولابی نے اوسکے قریب جاکر داڑہی مصنوعی اوسکی اوکہاڑ ڈالی
اور کہا یا امیر مسلم یہ ہے داغولی ہے نطفہ حرام عیار مروان کا تمہاری قتل کے واسطے
آیا تہا خدا نے تمکو بچایا یہ حال دیکہکر داغولی شرمندہ ہوکر کہنے لگا یا امیر ابا مسلم تم
خوش تقدیر ہو کہ اسوقت میرے ہاتھہ سے بچ گئے ابا مسلم نے کہا اگر تو کوئی خیرخواہی
کرے تو مین تجہکو آزاد کرون داغولی بولا یا امیر آپ اگر میرے ہمراہ اسوقت زولابی کو
کردین تو مین چار گہوڑے طویلہ ہانی بن تہی مثل طویلہ عقیل کے ہے آپ کو لادون زولابی
بولا یا امیر آپ اسکو نظربند رکہین جب تک مین اون گہوڑون کو نہ لاؤن امیر ابا مسلم
نے داغولی کو قید کیا اور زولابی روانہ ہوا تہوڑے عرصہ مین زولابی فوج ہانی
بن تہی مین بصورت سائیس کے گیا اور میراخور داروغہ طویلہ ہانی کو جاکر سلام کیا داروغہ
نے پوچہا تو کون ہے زولابی بولا مین سائیس ہون بن مقیم کا جب سے وہ مارا گیا مین

بیکار ہوں داروغہ نے زولابی کو نوکر رکھا روز دوم زولابی نے کہا داروغہ صاحب

یہ چہار گھوڑے خاص سواری حاکم کے ہیں اور نہایت بے مرمت ہیں آلودہ ہیں یہ

کس سائیس کے حوالہ ہیں داروغہ بولا سائیس ان کے دو تین روز سے بیمار ہیں یہ وجہ

خرابی گھوڑوں کی زولابی بولا مجھے حکم ہووے تو میں دریا سے صاف کرا دوں

داروغہ نے کہا اچھا لیجا الغرض زولابی تنہا وہ چہار گھوڑے لیکر طرف دریا کے

روانہ ہوا اور جب دریا پہ پہونچا گھوڑوں کو خوب اچھی طرح سے صاف کیا چند

دریا سے لیکر طرف اباسلم کے روانہ ہوا جب دو کوس لے گیا ایک شخص ملازم

بانی نے کہا اے سائیس یہ گھوڑے کہاں لیے جاتا ہے زولابی نے کہا جسکا مال ہے

اوسکے پاس جاتا ہے وہ شخص بولا کون مالک ہے انکا زولابی بولا میرا اباسلم مالک ہے

وہ آدمی حیران ہوکر پاس داروغہ میراخور کے گیا اور یہ حال بیان کیا داروغہ نے

اوسی وقت چند سوار اپنے ہمراہ لیے اور روانہ ہوکر راہ میں زولابی کو روکا زولابی

بولا اے داروغہ تو بڑا نادان ہے ذرا دل میں انصاف کر کہ یہ گھوڑے کس نسل اور

قوم کے ہیں اور اصلی مالک انکا کون ہے اے غافل یہ گھوڑے نسل طویلہ عقیل سے ہیں

زمانہ میں نایاب ہیں انکا نظیر ممکن نہیں اور تم خوارج کہاں سے لائے اصل حال

ہے کہ جب جناب مسلم و صاحبزادے مسلم کوفہ میں شہید ہوئے تب کفار نے

اسپ مسلم کو اپنے قبضہ میں کیا یہ گھوڑے اوسی نسل میں ہیں اور اب حقدار

انکا اباسلم ہے یہ کہکر زولابی نے باگ گھوڑوں کی سنبھالی اور کہا اے داروغہ خبردار

میں جاتا ہوں زولابی ایک اسپ پہ سوار ہوا بقیہ گھوڑے ہمراہ اپنے لیکر روانہ

ہوا ہرچند خوارج نے پیچھا کیا زولابی کو نہ پایا آخر مایوس ہوکر واپس گئے اور زولابی

خوش و خورم امیر اباسلم کے حضور میں مع گھوڑے پہونچا اور وہ گھوڑے اباسلم

کو نظر دیے اباسلم بہت خوش ہوئے اور زولابی کو گلے سے لگایا اور انعام دیا

اور داغول کو ابامسلم نے قید سے آزاد کیا راوی کہتا ہی کہ داغول قید سے رہا ہو کے
نصر سیار کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا نصر سیار رنجیدہ خاطر ہوا تب داغول نے
کہا اے شاہ تو غم نکر اب مین بہت اچھا بندوبست کرونگا اور ابوترابیونکا نام و نشان باقی
نرکھونگا الغرض نصر سیار خاموش ہو رہا روز دوم نصر سیار کے اجازت سے داغول پہلوان
معہ فوج ابامسلم کے مقابلہ کو گیا ابامسلم نے بھی صف آرائی کی الغرض صبح سے تا شام جنگ
ہوئی شام کو شام موقوف ہوئی پچیس سردار ابامسلم کے زخمی ہوئے اور تین شخص شہید
ہوئے اور خوارج کیطرف قریب دو ہزار کے زخمی اور قتل ہوئے روز دوم
پھر جب صف آرائی ہوئی تو خوارج سے بخت آزمائی پہلوان نکلا ابامسلم کیطرف سے
ابراہیم مصری میدان مین آیا ابراہیم کی گھوڑیکا پاؤن ایک غار مین جاتا رہا ابراہیم قید ہو گئے بعدہ اسحاق مومن
ابامسلم کیطرف سے نکلے وہ بھی قید ہو گئے شام کو جنگ موقوف ہوئی روز دوم پھر بخت آزمائی نے میدان مین ابامسلم کو
طلب کیا ابامسلم بسم اللہ پڑھ کے میدان مین آئے جنگ کی بعد عرصے کے ابامسلم نے نام علی لیکر بخت آزمائی کو زین سے بلند کیا اور
چاہا زمین پر ماریں بخت آزمائی نے کہا صدقہ نام علی کا ابھی ٹھہرجا ابامسلم نے اوسکو پھر
زمین پر رکھدیا وہ بولا اے ابامسلم ابوتراب کون ہین ابامسلم نے کہا اے جوان ابوتراب
نام علی ابن ابیطالب کا ہی اور ابامسلم نے معنے ابوتراب بیان کئے بخت آزمائی نے
توبہ کی اور مذہب شیعہ اختیار کیا اور ابامسلم سے کہا کہ ابھی مین جاتا ہون وہان سے
بندوبست کرکے معہ اپنے قوم کے پھر حضور مین حاضر ہونگا الغرض بخت آزمائی
ابامسلم سے رخصت ہوکر اپنی فوج کے طرف روانہ ہوا اور وقت شب بخت آزمائی
نے لشکر مخالف پر شب خون مارا اور صدہا خوارج کو قتل کرکے اور بہت مال خوارج کا لیکر
اسیر ابامسلم کے طرف گیا اور سب حال بیان کیا ابامسلم خوش ہوئے راوی کہتا ہی
کہ جب بخت آزمائی رات کو طرف ابامسلم کے گیا اور طلوع ہوئے تو نصر سیار نے
صف آرائی کی ابامسلم نے بھی صف مومنین کو میدان مین آراستہ کیا کہ ایکبار نصر سیار

کیطرف سے پہلوان طفیل کر دو نشین او رقاوس شیر شکار پہلوان نکلے ابامسلم کیطرف سے مومنین نکلکر مقابل ہو
شام تک جنگ رہی کسی کی فتحیابی نہوا اور دونون لشکر اپنے اپنے مقام میں گئے روز دوم صبح کو پھر دونون
لشکر میدان مین آئے صف خوارج سے اول ہانی خود میدان مین آیا راوی کہتا ہے
کہ جب ہانی جنگاہ مین گیا تو مومنین کو اوسکا طول قامت دیکھکے یہ گمان ہوا کہ یہ
کوئی آدمی نہین ہے بلکہ دیو ہے الغرض جبکہ وہ دیو خصال میدان مین گیا تو بانگ ہی
آواز دی کہ اے ابوترابیو کہان ہے تمہارا سردار ابامسلم اسوقت میرے سامنے آوے
تو مین جانون کہ بہت بڑا بہادر ہے ابامسلم یہ کلام اوسکا سنکر اپنی فوج سے نکلکے اوسکے
روبرو آئے راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم میدان مین پہونچے تو ہانی پہلوان جو کہ
نشانی شیطان کے تہا ابامسلم سے کہنے لگا کہ اے جوان اگر تو میرے ہمراہ مروان
کے پاس چلے اور دوستی یزید و مروان کے قبول کرے تو بہت بڑا رتبہ تجھکو
حاصل ہوویگا اور اگر میری نصیحت تو قبول نہ کریگا تو ضرور میرے ہاتھ سے
کوئیدم مین مارا جاویگا القصہ ابامسلم یہ کلام ہانے کا سنکر کہنے لگے کہ اے کافر
اپنی زبان بند کرلے ایسا نہووے کہ کوئی مومن تجھکو ہلاک کرے اور آگاہ ہو کہ
مین ایک ادنی غلام حیدر صفدر کا ہون تیرے دام فریب مین ہرگز نہ آؤنگا اور
کوئی ساعت مین تجھکو پاس یزید کے جہنم مین پہونچاؤنگا اور دعوی باطل تیرا تجھے
ندامت دیکھاویگا الغرض ابامسلم نے کلام تمام نہ کیا تہا کہ ہانی نے گرز گران با جانیا
امیر ابامسلم کو مارا ابامسلم نے وہ گرز گران اوسکے ہاتھ سے چہین لیکر زمین پر پھینک
دیا تب اوسنے نیزہ ابامسلم کو مارا وہ وار بھی اوسکا خالی گیا پھر تو نوبت تلوار سے
پہونچی ہرچند اوسنے تدبیر کی ابامسلم کے ایک تن کو ضرر نہ پہونچا اجدہ اوس پہلوان
نے ایک چوب دست گران ابامسلم کو مارے کہ ایک شانہ ابامسلم کا زخمی ہوگیا اور
ابامسلم کو غش طاری ہوا اور گھوڑا ابامسلم کو صحرا کیطرف لے گیا اور فوج مومنین

قلعہ بند ہوے اور ہانے اپنی جگہہ مین گیا راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم زخمی ہوکر صحرا مین
گئے تو وہان ایک درخت کے نیچے گھوڑے نے اوتار دیا ابا مسلم حالت غش مین
پڑے تھے کہ جناب علے مرتضی اقوت بازوے جناب محمد مصطفے بالین ابا مسلم پر
تشریف لائے تب ابا مسلم نے آنکھہ کھول دی جناب حیدر کرار نے فرمایا کہ اے ابا مسلم
تونے کلمہ لاف زنی راش کو منہ سے نکالا تھا اللہ تعالے کو وہ کلام تیرا ناگوار ہوا
اوسکے پاداش مین تو زخمی ہوا ہے اب آینده تکبر نہ کرنا نہین تو بہت خراب ہوگا اور
بلا اعانت خدا کوئی کام نہوگا بعدہ حضرت نے لعاب دہن زخم ابا مسلم پر لگا دیا وہ
زخم اچھا ہوگیا اور حضرت وہان سے غائب ہوگئے اور ابا مسلم وہان سے طرف اپنے
قلعہ کے روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم زخم کھا کر صحرا کیطرف گئے
تو روز دوم صبح کو فوج خوارج نے چہار طرف سے قلعہ کا محاصرہ کیا اور مومنین اندرون
قلعہ تنگ ہوے اور درگاہ خدا مین دعا کی کہ ناگاہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اور جب
وہ گرد قریب قلعہ کے پہونچی تو معلوم ہوا کہ ابا مسلم تشریف لاے اور طرف ہانی
کے خطاب کیا کہ اے دشمن آل رسول مین تیرے واسطے ملک الموت ہون ہوشیار
ہو ہانی نے پہر وار اوسے چوب دست کا کیا ابا مسلم نے تلوار سے اوسکو قطع کیا
پہر تو وہ کافر غضبناک ہوگیا پے درپے وار کرنے لگا اور ابا مسلم ہنسکر اوسکے وار رد
کرنے لگے اور فرمایا کہ ایسے بہادری پر دعوی سپہ گری کا رکہتا ہے اور لاف زنی یہ
کرتا تہا کہ جناب علی ابن ابیطالب ہوتی تو اونسے مقابلہ کرتا اسی ظالم مین ایک ادنا
غلام اونکا ہون اب مجھسے پہلے اپنے جان بچالی تب مین جانون کہ تو بہادر ہے
یہ کہکر ابا مسلم نے تبر کو جلوہ دیا اور ایک وار مین ہانی او اسپ کو چار ٹکڑے کیے
اور فوج عدو نے ابا مسلم کے زور و قوت کی تعریف کی اور ابا مسلم معہ یاران
خود مصروف کارزار ہوے اور ہزارون خارجی مارے گئے بقیہ فوج مفرور ہوکے

ہانی کا تمام مال مومنین نے لوٹ لیا نصر سیار نے ایک آہ جگر خراش کی اور رونے لگا مصاحب اوسکے سمجھانے لگے اور مروان کو نامہ لکھا کہ کوئی لڑائی مین ابا مسلم پہ فتحیاب نہین ہوتا ہون اور روز بروز ابو ترابی طاقت دار زیادہ ہوتے جاتے ہین تیری کیسی بڑے بڑے پہلوان ابا مسلم کے ہاتھہ سے مارے گئے کہ جنکا کوئی نظیر نہ تہا اب مجکو امید فتح کے نہی راوی کہتا ہی کہ جب نامہ نصر سیار مروان کو پہونچا مروان فکرمند ہوا اور بعدہ عتبہ بن اسماعیل اور شیر و روئین تن کو معہ فوج کثیر دمشق سے مروان نے نصر سیار کے پاس روانہ کیا اور جب وہ سردار قریب ملک نصر سیار کے آئے تو نصر سیار خود اونکے پیشوائے کو ایک منزل تک گیا اور اپنے ہمراہ لاکر چند روز خاطرداری کے بعد ہمراہ خواجہ سہیلان دونون سردارون کو معہ فوج طرف ابا مسلم کے بہیجا الغرض جب کہ میدان مین صف آراسے ہوئی اول میدان عتبہ بن اسماعیل آیا ابا مسلم نے تبر سے اوسکو قتل کیا بعدہ شیر و روئین تن نکلا اور ابا مسلم کا سامنا ہوا ابا مسلم نے اوسکو کمند مین گرفتار کیا بعدہ مسلمان کیا اور خواجہ سہیلان نے تمام اسباب و مال عتبہ کا حوالہ ابا مسلم کر دیا اور روتے ہوئے نصر سیار کے پاس گئے اور شیر و روئین تن نے ابا مسلم سے کہا کہ ابہی مین جاتا ہون عیال کا بندوبست کرکے پہر حاضر ہون گا ابا مسلم نے اوسکو رخصت کیا جبکہ شیر و روئین تن ابا مسلم سے رخصت لیکر نصر سیار کے پاس گیا وہان خواجہ سہیلان کو دیکہکر کہا اے نصر سیار خواجہ نے سب مال عتبہ کا حوالہ ابا مسلم کر دیا ہی اور یہ بیان اونکا غلط ہو کہ لٹ گیا یہ بات سنکر نصر سیار نے خواجہ کو قید کیا نصر سیار کے وزیر نے ابا مسلم کو خفیہ لکہا کہ خواجہ سہیلان تمہارے دوستی مین قید ہوئے کوئی صورت رہائی کی پیدا کرو جب ابا مسلم یہ حال سنکر رنجیدہ خاطر ہوئے اور بادشاہ دربار مین کہا کوئی خواجہ سہیلان کو رہا کر لاوے تو مین انعام دونگا یہ کلام ابا مسلم کا سنکر مستی [illegible]

عشق مادر عیاران نے کہا میں جاتی ہوں یہ کہکر روانہ ہوئی اور مروشاہجہان میں جاکر
مسماۃ اسما کے گہر میں مقیم ہوئے اور اسما سے مشورہ رہائی خواجہ میں کیا اسما نے کہا
داروغہ محبس میرا دوست ہی میں کوئی تدبیر کرونگی خاطر جمع رکہو روز دوم اسما حلوہ
میں بیہوشی شریک کرکے ہمراہ ستی داروغہ محبس کے پاس گئی اور حلوہ سب کو تقسیم
کیا داروغہ نے معہ محافظان کے کہایا وہ سب بیہوش ہوئے ستی نے خواجہ کو رہا کیا
اور خواجہ کو تلوار وغیرہ دی اور اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور اسما وہان سے
اپنے گہر گئی جبکہ خواجہ وہان سے روانہ ہوئے اور دروازہ شہر پر پہونچے تو دیکہا
کہ دروازہ شہر پناہ بند ہی القصہ بذریعہ کمند خواجہ دروازہ دیوبند سے باہر نکلے اتفاقاً
راہ میں داغولی سے سامنا ہوا خواجہ نے چند آدمی ہمراہی داغولی کو قتل کیا اور
داغولی بہاگ کے نصر سیار کے پاس گیا اور حال رہائی خواجہ بیان کیا اور خواجہ سلامت
ابا مسلم پاس پہونچے راوی کہتا ہی کہ نصر سیار مایوس ہو کر قلعہ میں بیٹہہ رہا کہ جب کبہی
موقع ہوگا تب پہر معروف جنگ ہونگا ناگاہ ایک وزیر دمشق کے اسد مروزی و عبد اللہ مروزی
دونون بہائی پہلوان مروان کیطرف سے نصر سیار کے پاس معہ فوج آئے
اور کہا ہمکو شاہ نے تیری کمک کو بہیجا ہی تو ہمکو بتا دے کہ وہ ابو ترابی کہان ہی
جو دشمن ہی ہمارے بادشاہ کا نصر سیار نے ہمراہ داغولی دونون کو طرف ابا مسلم
کے روانہ کیا جبکہ فوج خوارج معہ سرداران مذکور امیر ابا مسلم کے مقابلہ میں پہونچے
اور ابا مسلم کو بہی خبر ہوئی تب ابا مسلم نے بہی اپنی فوج بمقابلہ فوج خوارج صف آرا
کی اور ابہی جنگ نہ ہوئی تہی کہ ناگاہ میدان سے گرد پیدا ہوئی جبکہ وہ گرد قریب
آئی تو دیکہا کہ شاہ عباس زنجی و مظفر سرخشی اور رجان فیروز سرخشی ابا مسلم کیطرف
آئی اور ابا مسلم سے بیعت کی اور لشکر ابا مسلم میں ابہی کمر بہی اونہون نے نہ کہولی
تہی کہ فوج کفار سے اسد مروزی میدان میں نکلا اور مومنین کو پکارا کہ میری

جو میرے مقابلہ مین آوے یہ آواز سنکر شاہ عباس ابامسلم سے اجازت لیکر میدان مین
آئے اور اوس خوارج سے مقابلہ ہوا ابھی چند ساعت کہ شاہ عباس نے اسد مروزی
کو زین اسپ سے اوٹھا لیا اور کہا مسلمان ہو وہ کافر راضی نہوا شاہ عباس نے
اوسکو قتل کیا بعدہ عبداللہ مروزی بھائی اسد مروزی کا میدان مین نکلا
ابامسلم کیطرف سے مظفر سرخشی نکلے عبداللہ نے کہا مظفر سے کہ اپنا حسب نسب
مجھسے بیان کرتا کہ گمنام میرے ہاتھ سے مارا نہ جاے مظفر نے کہا مین ایک ادنا غلام
حیدرکرار کا مظفر نام ہون الغرض دونون طرف سے وار چلنے لگے اور عبداللہ
بہت بڑا نامی پہلوان تھا اور تجربہ کار تھا اور مظفر کم عمر ناتجربہ کار تھا عبداللہ نے پہلے مظفر کا گھوڑا مارڈالا
مظفر پیادہ ہوا اور غصہ مین ہوگیا اور عبداللہ گینڈے پر سوار تھا مظفر نے ایسا
ہاتھ تلوار کا مارا کہ عبداللہ اور گینڈے کے چار ٹکڑے ہوے اور مظفر نے
نعرہ تکبیر کا بلند کیا اور فوج مخالف پر حملہ کیا اور صدہا خوارج قتل کئے باقی خارجی فرار ہوے
ابامسلم نے مظفر کو بغلگیر کیا راوی کہتا ہی کہ جب خبر شکست نصر سیار کو ہوئی نصر سیار
بہت رویا اور قلعہ سے باہر نکلا الغرض جبکہ مومنین فتحیاب ہوے اور امیر ابامسلم
دربار مین بیٹھے تو ایکبار ابامسلم کے نگاہ دست راست پر پڑی تو دیکھا کہ انگوٹھی
ہاتھ مین نہین ہی ابامسلم کو یہ گمان ہوا کہ شاید کہین میدان مین میرے انگوٹھی
گر پڑی ہے ابھی ابامسلم کو خیال گم ہونے انگوٹھی کا ہوا تھا کہ ناگاہ جان فیروز
دربار مین آیا اور ابامسلم سے عرض کیا کہ غلام سے ایک بے ادبی ہوئی ہی کہ انگوٹھی
حضور کی ہاتھ سے نکال لیگیا اور آپکو مطلق خبر نہوئی یا امیر ایسی غفلت اچھی نہیں
اور خدمتی اس کام عوض مین امیدوار ہی مجھکو عہدہ سرداری جاسوسان
لشکر اسلام مرحمت ہوے ابامسلم نے کہا یہ عہدہ خاص سعید زرولابی کے
واسطے بحکم امام عالیمقام مقرر کیا گیا ہی اب مین مجبور ہون جان فیروز نے

کہا مجھسے اور زرولابی سے کوئی روز مقابلہ کرایا جاوے تو معلوم ہوجاوے کہ کون غالب
ہی ابامسلم یہ بات سنکر خاموش ہورہے کوئی جواب نہ دیا خلاصہ یہ کہ جان فیروز بصورت
حاجی صحرا مین گیا اور زرولابی بہی حسب عادت گشت کو اوسی طرف گیا زرولابی کو
پیاس معلوم ہوئی تو دیکہا کہ ایک حاجی کے پاس پانی ہی زرولابی نے حاجی سے سوال پانی کا
کیا حاجی نے پانی دے دیا زرولابی بمجرد پینے پانی کے بیہوش ہوگیا جان فیروز
نے زرولابی کو پشتارہ مین باندہا وہانسے شہر کے اندر گیا اور وہان قمارخانہ مین
جاکر داغولی کو بیہوش کرکے دونون پشتارہ لیکر روانہ ہوا راہ مین جان فیروز پیاسا
ہوا تو ایک دوغ فروش سے قدرے دوغ طلب کرکے نوش کیا جو ہین دوغ
حلق سے نیچے اوترا وہین بیہوش ہوگیا راوی کہتا ہی کہ وہ دوغ فروش ابونصر شب رو
تہا چنانچہ ابونصر شب روان سب کو باندہ کر لیچلا اثنای راہ مین ایک عورت حجن سے
ملاقات ہوے حجن نے چند خرمے تبرک کی ابونصر شب رو کو دی وہ خرمے کہاتے ہی
بیہوش ہوگیا وہ حجن ستی دعلباز تہی الغرض حجن سب کو حضور مین ابامسلم کے لاے اور
ہوشیار کیا سب عیار نادم ہوے اور زرولابی نے ابامسلم سے عرض کیا یا امیر داغولی
مجکو عنایت ہووے کہ مین اسکو فروخت کرون مین آج کل مفلس ہون ابامسلم نے
داغولی کو حوالہ زرولابی کے کردیا زرولابی نے اپنی صورت بدلکر آپ کو داغولی
بنایا اور داغولی کو ہمشکل اپنا تیار کیا اور نصر سیار کے پاس لیجاکر کہاکہ یہ زرولابی
ہی عیار ابامسلم کا بڑی تدبیر سے اسی قید کرلایا ہون آج مجہے انعام مرحمت ہووے
نصرسیار نے انعام دیا وہ انعام لیکر وہان سے روانہ ہوے اور اہل دربار نے
زرولابی سمجہکر مارپیٹ خوب کی جبکہ بیہوشی اوتری اور داغولی ہوشیار ہوا تو
فریاد کی کہ اے شاہ مین داغولی ہون بے قصور مارا جاتا ہون پہلے تو کسی کو
یقین نہوا اور زیادہ زدوکوب کی جب کہ حال داغولی کا دگرگون ہونے لگا اور

بعض شخص نے قریب جاکر آواز پہنچانی تب معلوم ہوا کہ دراصل مین یہ داغول ہی
آخر شش منداو مکا دہو باگیا تب صاف معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک قریب زدلابی کا
تہا نصر یار نے داغول کے خاطر کے اور قصور اہل دربار کا معاف کرایا اور داغو کے
کے علاج درد بدن مین مصروف ہوا اور ابوترابیون کے عیاری اور بہادری
وغیرہ کی برخوارج تعریف کرنے لگا اور نصر سیار نہایت عاجز ہو گیا اور عقل اوسکی
گم ہوگئی اور نہایت متفکر ہوکر ہر ایک اہل دربار سے کہتا تہا کہ یارو اب مین بار
بارکس منہ سے مردان کو احوال اپنے شکست کا لکہون اور کیونکر اپنی تباہی اور بدحالی
اظہار کرون مجہے اب شرم آتی ہی لوگون نے نصر سیار کے تسکین کی کہ جنگ وجدال
مین قدیم سے ہوتا آیا ہی کہ جب تک طالع خراب ہین تب تک سوا شکست بڑے
بڑے خرابیان شاہون پر ہوتی آئی ہین جس روز اقبال یاور ہوگا سب کام بگڑا ہوا
بن جاوے گا لیکن چاہیے کہ تدبیر جی نہ چہوڑے اور ہمت نہ ہارے۔

بیان احوال عیاری ابونصر شب رو کا

راوی خوش بیان داستان کہن کو نوجوان کرکے یون لکہتا ہی کہ جب نصر سیار فتح
یابی سے مایوس ہوکر قلعہ بند ہوا اور چند روز جنگ ملتوی ہوئی تو ابونصر
شب رو نے ایک روز خدمت بابرکت امیر اباسلم مین عرض کیا کہ یا امیر فدوی نے
ایک حیلہ تجویز کیا ہی اگر میرے ہمراہ کوئی بہادر قدرے فوج سے چلے تو مین نصر سیار
کو ایک دہوکا دیکر خوارج کو مومنین کے ہاتہہ سے قتل کرا دون امیر اباسلم نے
بموجب عرض کرنے ابونصر کے عبید کرنگ کو معہ فوج اسلام ہمراہ ابونصر شب رو روانہ کیا
جب کہ ابونصر میدان وسیع مین زیرک کو پہونچا تو فوج اسلام کو دامن کوہ مین
ایک جگہ پوشیدہ کیا اور زیرک کو ایک جگہ چند صندوق خالی زمین کے اندر دفن
کرکے اور آپ خود نصر سیار کے پاس گیا اور کہا کہ اے شاہ اب مین اباسلم سے

ناراض ہوکر تیری پاس آیا ہون کہ جسقدر ہے زندگی ہے تیری اطاعت مین بسر کرون مجکو سلیمان کی تیر سے بڑے رنج پہونچے ہین بلکہ ایک خیرخواہی تیری کرتا ہون کہ سلیمان کشیر نے کچھہ خزانہ وغیرہ وقت جانے قلعہ جہار زر ولاب کے زمین مین دفن کیا ہے اور وہ اب تک دفن ہے اگر حکم تیرا ہو تو تیرے واسطے وہ دولت نکالون نصرسیار نے کہا کہ پہلے میرے عیارونکو لیجا کر دکہا دے تب مجکو یقین ہوگا ابونصر نے کہا کہ بہت بہتر ہے نصرسیار نے زخمی و داغولی کو ہمراہ ابونصر روانہ کیا جبکہ ابونصر شب رو اوس مقام مین دونون کو لیگیا تو قدرے زمین کہودکے ایک صندوق دکہا دیا اور پہر بدستور بند کیا اور وہان سے نصرسیار کی حضور مین واپس جاکر کہا کہ تیرے عیارونکو دکہا دیا چنانچہ عیارون نے بھی تصدیق بیان ابونصر کے روبرو نصرسیار کے کی نصرسیار نے ہمراہ اوسکے زر وکلنگ بن ضرارہ سردارون کو دس ہزار فوج سے واسطے لانے خزانہ کے روانہ کیا راوی کہتا ہے کہ ابونصر شب رو نے لشکر کفار کو اسطرح سے راہ پہیر کے تباہی کہ چلتے چلتے شام ہوگئی اور تہک گئے جبکہ فوج خوارج زیر کوہ قریب مومنین کے پہونچے تب ابونصر شب رو نے آواز نے مین مومنون کو خبردار کیا اور سب مومن یاحیدر کرار کا نعرہ کرکے ایکبار خوارج پر حملہ آور ہوے اور یہانتک کفار کو قتل کیا کہ تمام صحرا زیر کوہ خون عدو سے سرخ ہوگیا اور عبید کرکنگ کے ہاتہہ سے کلنک بن ضرارہ مارا گیا ایک راوی کہتا ہے کہ کلنگ زخمی ہوا اور عبید کرکنگ کو ہمراہ اسکے کن نے زخمی کیا لیکن عبید نے زخمی ہوکر ہمراہ اسکے کو نوک نیزہ پر گہوڑے سے اوٹہا لیا اور کہا کہ اب بہی ایمان لاو تو بہتر ہے وہ خارجی راضی نہ ہوا تب عبید نے اوسکو زمین پر گراکے خنجر سے اوسکا سر کاٹا کہ ناگاہ عالم کی طرف سے دیوتا زخورشید چہرہ مومن کامل فوج لیکر عبید کی کمک کو پہونچے راوی کہتا ہے کہ دیوتا ز نے اسقدر خوارج مارے کہ شاید دو تین سو خارجی زندہ رہے اور بہاگ کے نصرسیار کے حضور مین پہونچکر سب حال بیان کیا نصرسیار نے کہا کہ مین مجبور ہون اب مین کبہی منظرف اسکے

نکرونگا کہان تک ذلت وخواری گوارا کرون یہ کہکر خاموش ہوکر قلعہ مین بیٹھ رہا۔
راوی کہتا ہی کہ جب نصر سیار قلعہ بند ہوگیا اور چند روز خاموش ہو رہا تو ایک روز نصر سیار
کو یہ خبر ہوئی کہ دمشق سے بہت لشکر اور بڑے بڑے سرداران نامی یعنے
مختار بن عروہ وحضرت القتہ الاعرابی وصیف نارنجی پوش تیرے مدد کو آئے ہین نصر سیار
یہ خبر سنکر شہر سے باہر دو تین کوس پر سردارون کے پیشوائی کو گیا اور بڑی حرمت وعزت
سے لایا جبکہ وہ سردار داخل شہر ہوا اور لشکر بیرون شہر اوترا تو نصر سیار نے بڑے خاطر اسی سردارونکی کی راوی کہتا ہی کہ مختار
بن عروہ کے ہمراہ ایک عیار بہت بڑا غنظر نام تہا اوسنے نصر سیار سے کہا کہ ای شاہ اگر مین ابامسلم کو رات کو قتل کرون تو مجھے انعام کیا
نصر سیار نے کہا کہ سوا انعام و دولت و مال کے مین تجکو اپنی دامادی مین قبول کرونگا اور کچھ
ملک بھی دونگا خاطر جمع رکھہ الغرض وہ عیار شب کو لشکر ابامسلم مین گیا اور دربانون
کو جو بارگاہ ابامسلم کے دروازہ پر تھے ونکو قتل کیا اور اندر بارگاہ کے داخل
ہوا تو دیکھا امیر ابامسلم خواب مین ہین عیار نے ابامسلم کو بیہوش کرکے چادر مین
باندہا اور چند ساعت مین نصر سیار کے پاس پہونچا دیا نصر سیار نے کہا اسی وقت
ابامسلم کو قتل کرنا بہتر ہی ایسا نہووے صبح کوئی فساد پیدا ہووے مختار بن عروہ نے کہا
کہ ای بادشاہ ابامسلم کو قید کرکے مروان کے پاس روانہ کرو وہی یہان قتل کرنا اچھا نہیں
ہی القصہ رات بہر ابامسلم کو قید رکہا راوی کہتا ہی کہ جب صبح ہوئی تو لشکر ابامسلم
مین شور وغل برپا ہوا کہ کوئی عیار خوارج کا امیر ابامسلم کو چرا لیگیا تمام مومنون میں
طلاطم برپا ہوگیا اور ہر ایک سردار اہل اسلام کو تلاش ابامسلم کے فکر ہوئی اور
زہ ولابی ابامسلم کی تلاش کو نکلا ایک پل کے نیچے پہونچا تو وہان دیکھا کوئی آدمی
سوتا ہی زہ ولابی نے اوسکو قید کیا اور اوسکا پوچھا وہ بولا مجکو عیار غنظر کہتے ہین
زہ ولابی نے غنظر کو فوراً تیغ سے قتل کیا اور غنظر کے صورت آپ بن گیا اور وہان سے
روانہ ہوکر مختار بن عروہ کے پاس جا کر کہا کہ مین ابامسلم کے سردارون کی گرفتاری کو

پھرتا ہون تم میری تلاش نکرنا یہ کہکر وہان سے چلا گیا اور بازار مین جا کر شیرینی
خرید کی اور اوسمین بیہوشی شریک کی اور قیدخانہ مین جاکر وہ شیرینی دربانون وغیرہ
کو تقسیم کی ہمارے سردار نے ابا مسلم کی گرفتاری کی نذر مانی تھی یہ شیرینی از نظر یزید
و معاویہ کے ہی الغرض وہ شیرینی سب نے خوب کھائی اور پھر بیہوش ہوگئے جبکہ
نصف رات گذری زرد لابی نے قفل قیدخانہ کا توڑ ڈالا اور اندر جا کر امیر ابا مسلم کو قید
سے رہا کیا اور محبس سے باہر لایا اور بڑی تلاش سے ایک گھوڑا کسی خوارج کا لایا
لاکر اوسپر ابا مسلم کو سوار کیا اور تلوار وغیرہ ابا مسلم کو دی اور وہان سے روانہ
ہوا جب کہ تھوڑے راہ طے کی تھی کہ ابا مسلم کو قہرمان زنگی حاکم شب نے روکا ابا مسلم
نے زنگی کو راہ مین قتل کیا اور وہان سے صحیح و سالم بفضل خدا اپنے مقام مین پہونچے
اور سب دوستون سے بغلگیر ہوئے اور تمام محب خوش ہوئے بعدہ مجالس عزا
جناب امام کونین حضرت حسین علیہ السلام برپا کئے اور سب مومنین داخل صواب
ہوئے راوی کہتا ہی کہ جب صبح ہوئی تو نصر سیار نے حکم دیا کہ قیدخانہ سے ابا مسلم
کو میرے روبرو حاضر کرو مجھے کچھہ زبانی ابا مسلم سے کہنا منظور ہی جب کہ لوگ قیدخانہ
مین گئے تو ابا مسلم کو نہ دیکھا نہایت شور و غل برپا ہوا اور جب نصر سیار کو یہ خبر ہوئی
کہ ابا مسلم قید سے نکل گئے نصر سیار نے سیف نارنجی پوش کو طلب کیا اور کہا سبحان
اللہ خوب حفاظت قیدی کی کرتے ہو اب مین اپنی جان دونگا میرے زندگی بیکار
ہی ہر روز کے ذلت سے مرنا بہتر ہی سیف نارنجی پوش نے نصر سیار کے بہت
تشفی کی اور کہا مین تدارک ابا مسلم کا کرونگا خاطر جمع رکھو الغرض نصر سیار
لوگون کے فہمایش سے خاموش ہوا اور حسب تجویز سرداران فوج کو حکم دیا
کہ ابا مسلم کے مقابلہ کو روانہ ہوئے چنانچہ بہت فوج طرف امیر ابا مسلم کے پہنچے
اور یہ کہا کہ کل صبح کو جنگ ہوگی راوی کہتا ہی کہ امیر ابا مسلم کو خبر ہوئی کہ [illegible]

کیطرف سے حضرت القصہ الاعرابی اولاد امیر حمزہ جنگ کو آے ہین ابا مسلم آدہی رات کو تہا فوج عدو مین پہونچے اور حضرت اعرابی سے ملاقات کی اعرابی بہت خوش ہوے تب ابا مسلم نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے حسب دوگی القصہ حضرت اعرابی نادم ہوے اور کہا کہ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ دوستان محمد سے مقابلہ ہی مجھسے تو مروان دوزیر مروان نے یہ کہا کہ تہا کہ ایک شخص صحرائی توم کفار سے ہی اوسکی سرکوبی کو واجب ہیے کہ اوسنے دین و مذہب مین رخنہ کیا ہی اے ابا مسلم اب مین خبردار ہوا نادم ہوا توبہ کرتا ہون اور مین علیحدہ ہوکر تماشاے جنگ دیکھونگا جب وقت تمہارے طرف شریک ہوجاؤنگا القصہ ابا مسلم وہان سے اپنے مقام پر آیا کہتا ہی کہ جسوقت ابا مسلم فوج کفر مین پہونچی اور حضرت اعرابی سے جو کچھ کہ تھی وہ سب حال داغولی پر ظاہر ہوگیا تہا داغولی اعرابی سے اطمینان جب کہ روز دوم جنگ ہوے اور ابا مسلم نے بڑے بڑے نامی پہلوان جو تھے کئے تو داغولی نے براہ فریب سلیمان کثیر کے مورچہ پر زرغہ کیا اور سلیمان کثیر کو داغولی نے گرفتار کرلیا اور نصر سیار کے حضور مین لیگیا جبکہ خواجہ گرفتار ہوکر نصر سیار کے سامنے گئے تو نصر سیار نے خواجہ سے کہا کہ اگر تم علی ابن ابیطالب کے محبت اپنی دل سے دور کرکے دوستی یزید و مروان کی اختیار کرو تو تمہارے واسطے مرتبہ عظیم مروان عطا کرے گا اور ہمیشہ دوستان یزید مین نام ہوگا خواجہ نے کہا اے نصر سیار تو خوب واقف ہی کہ کافر کے اطاعت مسلمان پر واجب نہیں ہی بخلاف حکم خدا و رسول جو کوئی شخص کوئی عمل کریگا نجات نہوگی اور محبت محمد و آل محمد کے گلشن جنت کے سیر دیکھائیگی اور تجکو خوب معلوم ہی کہ یزید دین و مذہب نبی سے منحرف ہوگیا تہا اور اوسکا چلن کفار سے زیادہ خراب ہوگیا تہا جسکی نتیجہ مین دنیا و عقبا یزید کے خراب ہوے اور مروان بھی بدعمل ہی اوسکے پیچھے

مین تو بھی قابل دوزخ ہو گیا بہر صورت تجھے واجب ہی کہ نیک اعمل اختیار کر اور
اگر تجکو یہ گھمنڈ ہی کہ مین صاحب ملک و مال ہون سو یہ گمان تیرا تجھے بہت روز بد
دیکھائیگا اور ابامسلم کے ہاتھہ سے ضرور ہی کہ تیری حکومت خراب و برباد ہوئی القصہ
نصر سیار نے خواجہ کو قید کیا اور کہا کہ جب ابامسلم گرفتار ہوگا تب خواجہ کو بھی ہمراہ
اوسکے قتل کرونگا خلاصہ یہ کہ جب ابامسلم کو خواجہ کے قید کا حال معلوم ہوا تو امیر
ابامسلم نے دربار مین کہا جو کوئی خواجہ سلیمان کو رہا کر لاوے اوسکو انعام دونگا
الغرض ابونصر شب رو و ابوالعطا و جان فیروز و بی بی ستی دعلبازنے اقرار رہائے
خواجہ کا کیا اور طرف مروشاہجہان کے روانہ ہوے اور مکان ابوالقاسم رمال
مین جاکر قیام کیا دوسرے روز وقت صبح جاسوسان فوج اسلام بصورت
فقرا بازار مین گئے اور بی بی ستی نے اپنی صورت رمال کی بنائی راوی کہتا ہی
کہ جب عیاران امیر ابامسلم بازار مروشاہجہان مین نکلے تو داغولی اور عامر بن
ضرارہ مع فوج گشت کو نکلا اور داغولی نے فقیرونکو پہچان لیا اور عامر سے کہا کہ یہ
فقیر سب عیار ابامسلم کے ہین ایسے وقت انکو گرفتار کرنا مناسب ہو چنانچہ عامر نے
چہار طرف سے گھیر لیا اور عیاران ابامسلم بھی امادہ جنگ ہوے اور ابوالعطانے
عامر کو قتل کیا تب داغولی طاہر ک پسر نصر سیار کو معہ فوج واسطے گرفتاری عیاران
ابامسلم کے لایا الغرض تمام روز جنگ ہوئی رات کو فوج خوارج مین روشنی ہوئی
اور مومنین تاریکی شب مین ایک حمام مین جاکر پوشیدہ ہوے حمامی وہانکا مومن تھا
اوسنے سب کو ارام دیا اور گوشہ مین بٹھایا بعدہ حمامی باہر واسطے خبر کے گیا
داغولی نے حمامی سے کہا کہ تجھکو معلوم ہی کہ ابوترابی کدھر گئے وہ بولا مجھکو نہین معلوم
کہ اس وقت کس جگہہ ہین داغولی نے کہا مجھکو شبہہ تیرے حمام کی اندر کا ہی تجھے
جاکر دیکھنا دہ حمامی موجب کہنے داغولے کے حمام تک گیا اور پہر واپس جاکر داغولی کو

کہا میرے حمام مین نہین ہن آخرش داغولی وہان سے چلا گیا بعد جانے داغولی
کے حمامی نے سب حال مومنون سے بیان کیا تب وہ مومن ابوالقاسم کے گہر مین گئے
اور ابوالقاسم نے مومنون سے کہا کہ مینے خبر پائی ہے کہ ایک خطیب مروان کے طرف سے
آیا ہی وہ کل کے روز مسجد مین خطبہ وغیرہ پڑہے گا اور یزید و مروان کی شان و
شوکت بیان کریگا ابوالعطا نے آپس مین کہا کہ مسجد یہان سے قریب ہی ایک نقب
جلد تیار کرو کہ دہانہ اوسکا زیر ممبر نکلے چنانچہ ابونصر شب رو نے کہا کہ اے برادر تم
نقب تیار کرو مین خواجہ کی رہائی کو جاتا ہون چنانچہ بقیہ مومن مصروف نقب ہوئے
اور ابونصر شب رو رہائی خواجہ کو روانہ ہوا اور اوس مقام مین پہونچا جہان خواجہ
قید تھے اور جاتی ہی خواجہ کو قید کاٹ کے رہا کیا کہ اس عرصہ مین محافظان قیدی
ہوشیار ہو گئے خواجہ اور ابونصر نے بہت خوارج قتل کئے اور وہان سے نکل کے ابوالقاسم
کے گہر مین داخل ہوئے بعدہ وہان سے امیر ابامسلم کی خدمت مین پہونچے ابامسلم
خوش ہوے اور خدا کا شکر کیا اور ابوالعطا نے نقب تیار کی وہانہ باقی رکہا
راوی کہتا ہی کہ جب صبح ہوئی اور خطیب ممبر پہ گیا اور تمام خوارج جمع ہوے
بعدہ خطیب نے کچھہ کلمہ بیان کرکے چاہا تہا کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کی شان مین کلام ناسزا کہون کہ دفعتًا نقب کا دہانہ زیر ممبر ظاہر ہوا اور ابوالعطا نے
نقب سے نکلکر خطیب کو جہنم واصل کیا اور بقیہ مومن قتل خوارج کو آمادہ ہوے اور
تمام مسجد مین تلاطم ہو گیا اور چونکہ کثرت خوارج کی بہت تہی اس وجہ سے آپسمین
لڑکے صدہا مارے گئے یہانتک کہ شام ہو گئی رات کو مومن نکل گئے راوی کہتا ہے
کہ تا صبح دو ہزار خارجی قتل ہوے روز دوم صبح کو قتل و قمع ہر طرف ہوا اور
نصر سیار نہایت فکر جنگ مین آمادہ ہوا کہ کوئی صورت سے ابامسلم کو قتل یا گرفتار
کرونگا یہ کہکر نصر سیار نے پہر اپنی فوج مقابلہ ابامسلم کو بہیجا الغرض جبکہ ابامسلم

کو بھی خبر ہوئی وہ بھی آمادہ ہوے آخرش ایک [illegible] صف آرائی ہوئی
اول میدان مین خوارج کے طرف سے داغولی [illegible] کیطرف سے تین
سردار پے درپے میدان مین آے اور داغو[illegible] سے زخمی ہوے
اور داغولی اپنی بہادری کی تعریف خود [illegible] کرنے لگا اور نصر سیار نے
تعریف داغولی کے بہت کے راوی کہتا ہے [illegible] لابی نے داغولی کیطرف
دیکھکر کہا کہ اے حرام زادہ تو بھی اس [illegible] کہ میدان مین لاف زنی
کرتا ہے مین تیرے مقابل ہوتا ہون [illegible] بلہ کر دیکھون تو کیسا بہادر ہے
الغرض داغولی اور زولابی سے مقا[illegible] لابی نے اول وار مین داغولی
کو زخمی کیا داغولی میدان سے [illegible] اور دونون فوجون مین مقابلہ ہوگیا ہزارون
کفار قتل ہوے شام کو جنگ [illegible] قریب ایک سو مومن کے زخمی
و شہید ہوے اور چار ہزار [illegible] واصل ہوے جنگ جب برطرف ہوئے
دونون فوجین اپنی اپنی مقام مین [illegible] امیر ابامسلم نے زولابی کو خلعت فاخرہ
دیا اور بہت تعریف کی اور نصر سیار رنجیدہ خاطر اپنی جگہہ مین سوچکر خاموش
قلعہ بند ہوکر بیٹھہ رہا راوی کہتا ہے کہ چند روز نصر سیار نے دم نہ مارا اور خاموش رہا
کہ ایک روز نصر سیار کو یہ خبر ہوے کہ مختاج بن اسمعان لاکھہ فوج سے حسب الحکم
مروان دمشق سے آیا ہے نصر سیار یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اور سردار مختاج کو قلعہ
مین لاکر بڑے خاطر کی بعد چند روز کے نصر سیار نے مقابلہ ابامسلم سے پھر صف آرا
کی جب کہ مختاج پہلوان میدان مین نکلا تو ابامسلم کیطرف سے قاسم مروزی میدان
مین آئے راوی کہتا ہے کہ قاسم شہید ہوے اور دو پہر دن چڑھ گیا آخرش امیر
ابامسلم خود میدان مین آئے اور ایک پہر کامل مختاج سے مقابلہ رہا بعدہ ابامسلم
نے مختاج کو جہنم واصل کیا القصہ شام تک عوض خون قاسم مروزی کے ابامسلم نے

ستتر سردار خوارجی قتل کئے کہ فوج اہل سیار سرداروں سے خالی ہو گئے شام کو جنگ موقوف ہوئی دونون لشکر اپنے اپنے مقام مین گئے۔ ونصر سیار نے پندرہ روز تک منہ اپنا طرف ابا مسلم کے نکیا اور ہر روز گریان رہتا تھا ناگاہ ایک روز رونق شاہ شامی وکوہ یار دمشقی با فوج گران مروان کیطرف سے نصر سیار کے مدد کو آئے نصر سیار بہت خوش ہوا اور پھر ابا مسلم کے مقابلہ مین صف آرائی کی ایک روز صبح کو صف کشی ہوئی از طرف خوارج اول کوہ یار میدان مین نکلا اور کہا وہ ابو ترابی کون ہے جسنے خروج کیا ہی آج میرے سامنے آوے ابا مسلم یہ کلام شنکر فوراً میدان مین نکلے راوی کہتا ہی کہ جو ہین ابا مسلم کو کوہ یار نے دیکھا تو یہ کہا اے جوان تو میرے روبرو سے چلا جا مجھے تیری شکل و شمایل پر رحم آتا ہی اور تیری سفارش مروان سے کرکے تیری خطا معاف کرا دونگا اگر تو میری کہنے پر عمل کریگا ابا مسلم نے کہا اے پہلوان مین تجکو عقلمند جانتا تھا مگر مجکو اب معلوم ہوا کہ تو کمال نادان ہی کہ مثل مروان تو بھی مطیع شیطان ہی اور حق و ناحق مین تمیز نہین اور خدا و رسول کے احکام پر تیرا عمل نہین معلوم ہوا کہ تو بھی جاہ مین مثل یزید و معاویہ ڈالا جاویگا اے نادان دل مین غور کر کہ خدا نے سوا رسول و آل رسول کے اور کسی کو ایسے رتبے نہین دیئے جیسے جناب محمد و آل محمد کو مرتبہ عطا کئے ہین اور جناب ابو تراب کے تیغ نے رنگ کفر کو مٹا کر شمشیر اسلام کو جلوہ دیا ہی اور قیامت تک دین محمد قایم رہے گا یزید معاویہ کو از جانب خدا کیا شرف حاصل تھی بجز اسکے یزید تا بہ قیامت مورد لعن رہیگا مین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ تو حلقہ غلامان رسول و آل رسول مین داخل ہو ورنہ تیرا مال اچھا ہوگا نہین کہ بعد مرنے واصل جہنم ہوگا القصہ یہ کلام شنکر وہ شقی نہایت غصہ ہوا اور گرز گران کا وار ابا مسلم پر کیا ابا مسلم نے وہ گرز چھین کر زمین پر پٹک دیا پھر تو دس خارجی نے تلوار ہاتھ مین لی اور ابا مسلم پر چند

دفعہ حملہ کئے آخر شس ابامسلم نے تلوار بھی اوسکی چھین لی اور اوسکو گھوڑے سے اوٹھا لیا اور بالائے آسمان اوسکو پھینکا اور جب کہ وہ ظالم طرف زمین کے آیا تب تلوار سے کوہ یار کو مثل پہاڑ کے دو ٹکڑے کیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا کہ تمام صحرا مین تلاطم پڑ گیا اور جنگ مغلوبہ ہوئی تا شام مومنون نے بیس ہزار فوج خوارج کو قتل کیا اور قریب دو سو مومن کے زخمی و شہید ہوے اور دونون لشکر رات کو اپنے اپنے جگہہ مین گئے ابامسلم نے شہیدونکو دفن کیا اور زخمیون کے علاج مین مصروف ہوے راوی کہتا ہے کہ اوسے رات کو داغول نے نصرسیار کو صلاح دی کہ آج شب خون ابامسلم پر مارنا میرے راے مین بہتر ہے نصرسیار نے مشورہ داغولی کو پسند کیا اور فکر شب خون مین مشغول ہوا او راد ہر فرخ جاسوس نے ابامسلم کو خبر شب خون کے پہونچائی ابامسلم ہوشیار ہو گئے راوی کہتا ہے کہ جس روز کوہ یار دمشقی سے جنگ ہوے تھے اوس لڑائی مین ستر مومن ناجی خوارج کے ہاتھہ مین گرفتار ہو گئے تھے اور ابامسلم کو بہت صدمہ اپنے یارونکے گرفتاری کا تہا اوسپر یہ آفت نازل ہوئی کہ نصرسیار نے مومنون پر شبخون مارا مگر ابامسلم نے بفضل خدا خوارج کو اسقدر قتل کیا کہ نصرسیار شکشت کہا کر فرار ہو گیا الغرض جبکہ نصرسیار بہاگ گیا تو وقت صبح اون مومنون کو اپنے سامنے طلب کیا جو جنگ کوہ یار دمشقی مین قید ہو کر آئے تھے راوی کہتا ہے کہ جب نصرسیار کا اور مومنین کا سامنا ہوا تو نصرسیار نے کہا کہ کیون ابلہان تم آج کے روز کے بہی تمکو خبر تہی خوب تمنے ابامسلم کے ہمراہ میرے شہر کو لوٹا اور بہت پہلوان میرے قتل کئے اب بتاؤ کہ تمہارا کیا علاج کیا جاوے اور دیکہا تمنے میرا اقبال کہ کیسے ذلت وخواری سے تم گرفتار ہو کر میرے روبرو آئے ہوا بہی اگر تم علی کو ناسزا کہو تو تمہارا قصور معاف ہو جاوے

پس ہر چند کہ میں نے سمجھا یا ہے کہ ان باتوں میں گناہگار تھے مگر اے نصر سیار کیونکہ جو لوگ تیرے مانند کے
خارجی ہیں تو کسی بات پر ناز کرتا ہی نہیں جانتا تو کہ یزید و معاویہ بعد مرنے کے جہاں رہے ہیں
سو سمجھ اور عداوت آل رسول کے عوض میں تا قیامت معذب و ملعون ہوئے اور
تو اور مروان کیا چیز ہے جو ہمکو کوئی خوف ہووے ہمکو اپنے خدا سے امید قوی ہے
کہ دوستی محمد و آل محمد کے دنیا اور عقبا میں ہمکو آرام دیگے اور جو کوئی آل محمد سے
بغض رکھیگا بیشک وہ شخص قابل لعن ہوگا اور اے نصر سیار تیرا یہ خیال ہو کہ
کہ میں قبیلہ شمر ذی الجوشن سے ہوں یہ خیال خام تیرا ہے ضرور ہے کہ تو ایک روز
ہمارے ہاتھ سے قتل ہو کر جہنم واصل ہوگا تو ہم کیوں تیرا خوف کریں جو کچھ
تیرے دل میں ارمان ہو وہ کر ہمارے اوپر عنایت ہرگز نکرنا ہم لوگ خدا کی حفاظت
میں ہیں اور جو کہ تو ہر دفعہ شمر کے بہادری کی تعریف کر کے اپنے کو اوسکے قوم میں
شمار کرتا ہے اے نادان تو غور کر کے شمر نے کیا کام عمدہ کیا تھا اور کونسی
بہادری کی تھی روز عاشورہ کربلا میں ایک ایک طفل قوم قریش تیغ
اولاد علی سے وقت جنگ بھاگتا پھرتا تھا اور جناب امام حسین علیہ السلام
اگر اپنا سر راہ خدا میں نہ کٹاتے تو کیا مجال تھی شمر لعین کے مقابلہ کرتا تھا تو کیا
کا اور وا اسے تمہارے اوپر جب نانا کی امت تھی اوسکو تین روز تک بھوکا پیاسا
شہید کیا اسی کا نام بہادری ہے اور اے نصر سیار تو نے سنا ہوگا کہ بعد شہادت
امام حسین مختار اور ابراہیم نے کیا حال اوسے شمر نابکار کا کیا افسوس مختار سے
بہادری نہ کی اور مثل سگ ناپاک جان سے مارا گیا اور یہ شعر مترجم مولف کا
شعر جسکے حامی ہیں علی مرتضی اوسکو ڈر کس بات کا اے بے حیا روسیہ
کہتا ہے کہ ایک مومن نے جواب دندان شکن دیا تو نصر سیار نے حکم دیا کہ ان
ابوترابیوں کو قید رکھو دو چار روز میں دمشق کو روانہ کرونگا اور مروان

سب کو خود سزا دیگا الغرض وہ مومن قید ہوئے اور ایک روز دمشق سے معہ فوج
زمزمہ دمشقی پہلوان نصر سیار کے پاس پہونچا اور خط مروان کا نصر سیار کو دیا جسکا
مضمون یہ تھا کہ جسقدر ابو ترابی خراسان مین قید ہوئے ہون اونکو ہمارے پاس
ہمراہ زمزمہ پہلوان روانہ کردے الغرض نصر سیار نے حسب تحریر سب قیدی ہمراہ
زمزمہ شامی طرف دمشق کے روانہ کئے اور ابا مسلم کو بھی خبر روانگی قیدیون کی
ہوئی تو امیر ابا مسلم نے چند خطوط بنام محبان نیشاپور و دیگر مردمان مومنین روانہ
کئے کہ تا امکان خود قید مومنین کے خوارج سے رہا کر لینا اور تساہل نہ کرنا۔

بیان احوال قید محبان علی

راوی کہتا ہے کہ جب زمزمہ شامی قید شیعون کے لیکر روانہ ہوا تو اول مقام شہرزر
مین ملک غضنفر حاکم شہرزش کے پاس پہونچا ملک غضنفر نے بڑی خاطر زمزمہ کی کی
اور قیدیون کی حفاظت کی راوی لکھتا ہے کہ جب ابا مسلم نے خطوط بنام مومنین روانہ کیے
تو ایک خط ابا مسلم نے بنام خواجہ زرمشتر سے دوبارہ رہائی محبان لکھا جبکہ ابو الخیر
قاصد ابا مسلم مشتری زر کے پاس گیا تو خواجہ نے قاصد کے بہت خاطر کی کہ قاصد
نے دیکھا کہ خواجہ مشتری زر کے قریب ایک جوان زنجیر طلائی پاؤن مین
پہنے ہوئے بیٹھا ہے اور کلام مجنونانہ زبان سے کہتا ہے قاصد نے خواجہ سے پوچھا یہ
جوان کون ہے خواجہ نے کہا یہ میرا بھانجہ ہے اور نام اسکا تکین خوش گام ہے لیکن چند
روز سے یہ جوان دختر عبداللہ کعب پر عاشق ہے اور اوسکی محبت مین دیوانہ ہو گیا ہے
ابو الخیر یہ بات سنکر خاموش ہو گیا روز دوم وقت صبح ابو الخیر قاصد نے تکین سے
کہا کہ اگر تم میرے ہمراہ چلو تو مین تمہارے معشوقہ تمکو دلا دون یہ بات سنکر تکین
ہمراہ قاصد طرف مازندران کے گیا اور ابو الخیر نے خط ابا مسلم کا شاہ طالبہ بکلا بادی
کو دیا اور کچھ زبانی حال قید محبان بیان

بیان حال قید یافتن زمزمہ دمشقی

راوی شیرین بیان لکھتا ہے کہ جب زمزمہ شامی بمقام نیشاپور ہین قیدیون کو لیکر پہنچا تو ایک باغ مین معہ فوج مقیم ہوا اور ابوالخیر شب شاہ طالبہ کیرابادی کے گہر مین مقیم ہوا تو شاہ طالبہ نے نکین کو دیکھکر کہا کہ یہ جوان دختر کعب پر عاشق ہے اے ابوالخیر اس دیوانہ سے اور تم سے کیا مراد ہے ابوالخیر نے کہا اے سردار تیری حمایت پر اسکو لایا ہون کہ یہ اپنے معشوق سے ملجاوے شاہ طالبہ خاموش ہو رہے اور شاہ طالبہ کا ایک پہلوان گرگین نام تہا اوس سے ابوالخیر نے ربط پیدا کیا اور شب کو ابوالخیر اور گرگین معہ نکین خوش کام دختر کعب کے ہاتہہ سی دکان پہنچے بذریعہ کمند پہونچے تو دیکھا کہ روح افزا دختر کعب شراب خواری مین مصروف ہے اور ہر دفعہ ساقی کے ہاتہہ سے ساغر لینے کے وقت کہتی ہے کہ اے ساقی بخاطر نکین شراب پیتی ہون یہ بات سنکر نکین روح افزا کے قریب گیا روح افزا نے زیر پلنگ نکین کو پوشیدہ کیا اور ابوالخیر معہ گرگین ایک جگہہ مخفیہ مین بیٹہہ رہے کہ ناگاہ عبداللہ کعب اپنی دختر کے پاس آکر بیٹہا کہ اتفاقاً نکین خوش کام کو چہینک آئی عبداللہ کعب نے زیر پلنگ دیکہا اور نکین کو قید کیا اور کہا صبح اسکو قتل کرونگا الغرض جب صبح ہوئی تو عبداللہ کعب کو خبر ہوئی کہ زمزمہ شامی پل چلکان پر اوترا ہے عبداللہ زمزمہ کے پاس گیا اور سب حال کہا روز دوم شاہ طالبہ عبداللہ کعب کے گہر گیا وہان زمزمہ کو دیکہا اور عبداللہ سے کہا کہ نکین مجنون ہے میرے خاطر سے رہا کر دے ایسے مجنون کا قید کرنا خلاف عقل ہے عبداللہ نے نکین کو چہوڑ دیا اور عبداللہ نے زمزمہ شامی سے کہا کہ قیدیون سے بہت خبردار رہنا ایسا نہو کہ ابوتراب یا اوسکے قیدیون کو چہوڑا لیجاوین اور جبکہ رات زیادہ گذری عبداللہ نے قیدیون کو بختی پہلوان کو قیدی حوالہ کئے اور آپ اپنے محل مین گیا اور قیدیون کے حفاظت

شوق مجتبیٰ مصنف ... کہتا ہی کہ اوسی شب کو شوق مجتبیٰ نے خواب دیکھا
کہ ... مجھکو طرف دوزخ کے لیے جاتے ہین اور
جناب محمد مصطفیٰ ... حوض کوثر پر کھڑے ہین شوق مجتبیٰ نے طرف حضرت
رسالت پناہ کے عرض کیا کہ فریاد ہی یا رسول اللہ مین اہل اسلام ہون اور
دوزخ مین ... لیا جاتا ہون مجھکو بچا لیجیے اس کلام کے حضرت رسول مقبول نے
ارشاد کیا کہ ... ہمارا اور ہمارے آل کا دوست ہوتا تو ہمارے دوستون کو قید
نکرتا اسی افعال ... سے شفاعت ہماری کا ... الغرض شوق مجتبیٰ خواب سے
بیدار ہوا اور ... بہت رویا اور درگاہ الٰہی مین توبہ
اور اوسی وقت قیدیون کو رہا کرکے ہتیار مجدد ہر شخص کو علی قدر حال دیکر اونکو
... شاہ طالبہ ... کے کردیا شاہ طالبہ نے اوسی وقت خواجہ پچلہ کیا اور بہت
غارتی واصل جہنم ہوے راوی کہتا ہی کہ اوسی ہنگامہ مین زمزمہ پہلوان عبید گرگنگ
سے مقابل ہوا اور عرصہ تک جنگ ہوئی آخرش عبید گرگنگ نے زمزمہ کو زین
اسپ سے اوٹھا لیکر اسطرح سے زمین پر مارا کہ تمام اوستخوان اوس پہلوان کے
چور ہوگئے اور زمزمہ حاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچ گیا اور ہمراہیان
زمزمہ ہلاک کے راشد بن آصف پہلوان کے پاس پہونچے اور کہا کہ تیرے سرحدی
پہلوان زمزمہ ملازم مروان مارا گیا اور بہت سردار معہ فوج قتل ہوے اور فوج
بادشاہی فرار ہوگئے جنکو زمزمہ اور فوج پاس مروان کے لیے جاتا تہا یہ شاہ
تو کیا جواب مروان کو دیگا اگر تجھسے پوچھیگا اور یہ بھی حال راشد سے کہا کہ یہ سب کا سامان
شاہ طالبہ کے ہے جو اسطرح سے خرابی ہوے القصہ عبد اللہ کعب نے یہ حال سنکر
اپنا آدمی شاہ طالبہ کے پاس بہیجا اور یہ کہا کہ خیر جو ہوا وہ سب تمکو معاف کیا
مگر اب تم وہ قیدی مجھے حوالہ کرے تو یہ بات تمہارے حق مین بہتر ہوگی شاہ طالبہ

یہ پیام سنکر رنجیدہ ہوا اور کہا کہ عبداللہ سے کہنا قیدی نہین دونگا اگر تجھکو کچھ
دعوی ہووے تو در لڑنے نہ کرنا راوی کہتا ہی کہ عبداللہ کعب یہ جواب سنکر خاموش ہو رہا

بیان احوال نگین

راوی شیرین بیان لکہتا ہی کہ ایک روز نگین خوش کلام نے ابوالخیر سے کہا
کہ بہت روز ہوئے ہین کہ ہم شکار صحرا مین جاکر نہین کیا آج مجھکو شوق
شکار بہت ہی شاہ طالبہ نے جب یہ کلام نگین کا سُنا تو کہا کہ اے نگین مینے سُنا
ہے دیکہا ہی تو کہین صحرا مین دور نہ جانا نگین نے کچھ کہنا نہ مانا اور ابوالخیر کو
ہمراہ لیکر واسطے شکار کے روانہ ہوا اور جب کہ صحرا مین پہونچا تو تہوڑا اسے
سو رہنے نگین نے زیر درخت خواب کیا اور ابوالخیر شکار مین مشغول ہوا ناگاہ
صحرا سے دس آدمی پیدا ہوے اور ابوالخیر سے پوچہا کہ تم کون ہو ابوالخیر بولا مین
مسافر ہون مروان کا ملازم ہون القصہ ابوالخیر کو وہ لوگ گرفتار کرکے عبداللہ
کعب کے حضور مین لیگئے عبداللہ کعب نے کہا کہ ابوالخیر کو فوراً قتل کرو عبداللہ
کے وزیر نے کہا ابھی چند روز قید رکہنا چاہیے آج قتل کرنا اچھا نہین چنانچہ
ابوالخیر قید ہوا۔

بیان احوال شاہ طالبہ

راوی لکہتا ہی کہ شاہ طالبہ نے قصد کیا کہ ابا مسلم کے پاس چلون اور قدمبوسی
حاصل کرون یہ کہکر اپنے لوگون سے کہا کہ عرصہ ہوا ابوالخیر اب تک نہین آیا
کیا وجہ ہوا اور گرگین پہلوان سے شاہ طالبہ نے کہا تو ابوالخیر کے مجکو جلد لادے
گرگین روانہ ہوا اور بعد دریافت حال کے شاہ طالبہ کے خدمت مین واپس
جاکر عرض کیا کہ ابوالخیر عبداللہ کعب کے قید مین ہی شاہ طالبہ نے اپنی لوگون
کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ کون بہادر ہی جو ابوالخیر کو رہا کر لاوے یہ بات سنکر

خوش کام اور گرگین پہلوان نے اقبال کیا کہ ہم لوگ جاتے ہین یہ کہکر فوراً روانہ ہوے
راوی کہتا ہے کہ جب یہ دونون عبداللہ کعب کے مکان پر پہونچے وہان فوراً گرفتار
ہو گئے چنانچہ عبداللہ نے ان دونون کو بھی قید کیا اور پہلوان سرخاب چوب گران
شاہ طالبہ کے بلانے کو روانہ کیا جب سرخاب شاہ طالبہ کے دربار مین گیا وہان
کلام سخت زبان پر لایا بخت آزمائی اصفہانی پہلوان شاہ طالبہ کے صحبت مین بیٹھا
تھا اوسنے سرخاب کو عوض سخت کلامی کے ایک طمانچہ مارا کہ دانت سرخاب کے
گر پڑے اور منہ سے خون جاری ہوگیا اور سرخاب روتا ہوا عبداللہ کعب کے
پاس گیا اور اپنا سب حال بیان کیا اور کہا دوہائی ہے خدا کی اے حاکم اگر تو کچھ بدلہ
نکریگا تو مین اپنی جان ہلاک کرونگا عبداللہ نے اژدہاکش پہلوان زنگی اور صف
بن راشد کو مع فوج شاہ طالبہ کے پاس روانہ کیا جبکہ شاہ طالبہ کو اس حال سے
اطلاع ہوے سرداران ابامسلم کو جو قید سے رہا ہوے تھے مطلع کیا وہ سب
سردار دست بقبضہ ہوکر شاہ طالبہ کے شریک ہوے اور بخت آزمائی اصفہانی نے اژدہاکش زنگی کو
اپنے مقابل مین بلایا اور کہا اے حرامی تجکو کچھ بھی معلوم ہوتا ہے سو تو سمجھ لیجیو کہ وہ خارجی ہے اور بخت آزمائی نے اوسکو بھی
قتل کیا بعد جنگ مغلوبہ ہونے بہت کفار جہنم واصل ہوے اور شام ہوگئی کہ اس عرصہ مین دس ہزار
فوج ہم قوم شاہ طالبہ کے پاس کمک کو پہونچے اور روز دیگر وقت صبح کو سرداران ابا
ابامسلم یعنے بخت آزمائی دعلی کورزاد وابراہیم موصلی واسحاق موصلی و عبید گرگنگ
وخواجہ عثمان وغیرہ بہادران نامی ہمراہ فوج شاہ طالبہ کے پل بکرآباد پر جاکر
مقیم ہوے اودہر سے عبداللہ کعب بھی اپنی فوج لیکر پل بکرآباد پر گیا اور ایک
دار ایستادہ کیا اور چاہا کہ پہلے ملکین خوش کام اور دیگر قیدیون کو دار پر
چڑہاوے کہ جملہ مومنین اپنے نگاہ سے دیکھین کہ دوستان ابامسلم کا یہ حال کیا
راوی کہتا ہے کہ جو مین شیعون کو معلوم ہوا کہ عبداللہ ہمارے رنج دینے کو بہ حرکت

کیا چاہتا ہی فوراً عبداللہ پر دہاوہ کر دیا اور قیدی رہا کرکے خوارج کے قتل مین مصروف ہوئے اور یہان تک فوج عبداللہ قتل ہوئے کہ زیر پل دریائے خون جاری ہو گیا اور عبداللہ معہ بقیہ فوج خود میدان سے بہاگ کر اپنے قلعہ مین پوشیدہ ہو گیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ یہ ابوترابی بڑے سخت اور بہادر ہین کہ میرے اسقدر فوج جرار اونکا مقابلہ نہ کر سکے القصہ جبکہ عبداللہ مفرور ہو گیا تو شیعان حیدر کرار بافتح وفیروزی بکرآباد مین داخل ہوئے اور عبداللہ کعب کے وزیر نے عبداللہ کعب کو یہ صلاح دی کہ فی الحال تو مقابلہ ابوترابیون سے نہین کرسکتا صفائی کرلے اور یہ حال مروان کو لکہہ جبکہ مروان تیری کمک کو فوج بہیجے تب پہر شاہ طالبہ سے جنگ کرنا چنانچہ عبداللہ کعب نے رائے وزیر کی پسند کے اور وزیر کو شاہ طالبہ کے پاس بہیجا کہ ابہی جنگ موقوف رکہو جب ہماری کمک مروان کے پاس سے آوے گی تب ہم لڑینگے لیکن وزیر عبداللہ نے شاہ طالبہ سے کہا کہ تم بہی صاحب خروج سے اپنے مدد طلب کرو تمہارے فوج ایسی نہین ہی کہ فوج مروان کا مقابلہ کریگی الغرض حسب درخواست عبداللہ کعب جنگ موقوف ہوئے اور شاہ طالبہ معہ فوج خود طرف دشت عریان پاس ابامسلم کے روانہ ہوا اور تکین خوش گام وابوالخیر شاہ طالبہ سے علیحدہ ہو گئے اور عبداللہ کعب نے سوائے مروان اور بہی خیدنامی اپنے دوستون کو جو صاحب فوج تہے روانہ کیئے راوی کہتا ہی کہ جب خطوط عبداللہ کے ہر طرف پہونچے تو آصف بن ضرارہ اور اشد بن رشید وکوہ یار سمانی وغیرہ نے سامان سفر تیار کیا اور چالیس ہزار فوج واسطے کمک عبداللہ کے روانہ ہوئے اور بعد طے منازل عبداللہ کے پاس پہونچگئے اور عبداللہ سے احوال پوچہا اوسنے مفصل حال بیان کیا تب ان لوگون نے کہا کہ ہم شاہ طالبہ کی تدبیر ایسی کرینگے کہ آئندہ تیری طرف منہ

نکلا لیکن تو شاہ طالبہ کو دریافت کر کے کہان ہے عبد اللہ نے جاسوس خبر شاہ طالبہ
کو روانہ کئے جاسوس نے ایک روز یہ خبر دی کہ شاہ طالبہ بکر آباد مین نہین ہے
کہین گیا ہے عبد اللہ معہ دوستان خود فوج بیشمار ہمراہ لیکر شاہ طالبہ کے پیچھے
روانہ ہوے اور ادہر شاہ طالبہ کو بھی خبر ہوئی کہ عبد اللہ کعب فوج لیکر تمہارے
طرف آتا ہے شاہ طالبہ یہ خبر سنکر فوراً شہر گئے اور جس صحرا مین خبر پائی تھی وہان سے
ایک قدم آگے نہ بڑھے راوی کہتا ہے کہ دو روز بعد عبد اللہ قریب شاہ طالبہ
کے پہونچا تمام رات دونون طرف سامان جنگ ہوا وقت صبح شاہ طالبہ کے
شاہ طالبہ اور عبد اللہ کعب کا سامنا ہوا دونون طرف صف آرائی ہوئی عبد اللہ
کیطرف سے راشد نکلا اور شاہ طالبہ کیطرف سے سخت آزمائی میدان مین آئی
راشد نے کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے مجھکو بتا دے کہ گمنام میرے ہاتھ سے نہ مارا
جاوے سخت آزمائی نے کہا مین ایک کمترین خلائق بندہ اللہ ہون اور غلام
ہون اوسکا جسنے اسلام کو رونق دے اور آقا میرا وہ ہے جسکے تلوار کے ہنر
کیجبرئیل سا مقرب فرشتہ خوب جانتا ہے اور پروردگار عالم نے ہرے مولا داتا
کو خاص خانہ کعبہ مین پیدا کر کے بیج کفر کو اوکھاڑا اور تو نے سنا ہوگا کہ یہ شعر میرے
آقا کے شان مین موقع کا ہے شعر ہے علی خاص بندۂ اللہ ہے سب نصیری کہتے ہین
گو کو خدا ہے ۔ در خیبر سے جسنے منہ پھیرا + اوسکو دوزخ نے بیشبہ گھیرا + الغرض
یہ کہکر سخت آزمائی نے کہا کہ اے جوان اگر تو ایمان لاوے تو تجھکو زمرۂ سرداران
ابا مسلم مین پایہ بہت ملے یہ کلام سنکر وہ منکر اسلام تلوار لیکر سخت آزمائی پر حملہ
آور ہوا اور سخت آزمائی نے نام حیدر لیکر اوس کافر کا وار رد کیا اور ہاتھ بڑھا کر
اوس لعین کو زین اسپ سے اوٹھا لیا اور بالائے سر گرد دیکر اوسکو خود سر کو زمین پر
دے مارا کہ تمام اوستخوان بدن اوسکے چور ہوگئے اور وہ جہنم واصل ہوا

بعدہ قاطع ابن علید بخت آزمائی سے مقابل ہوا وہ بھی جہنم مین داخل ہوا الغرض
شام تک جنگ ہوئی پندرہ پہلوان کفار کے مارے گئے اور ایک سردار اہل اسلام
کا زخمی ہوا اور وقت شب کفار نے اپنی کثرت فوج پر مغرور ہوکر اہل اسلام پر نرغہ
کیا اہل اسلام نے بعنایت خدا تمام شب کفار کشی مین سرگرمی کی جب صبح ہوئی
تو دیکھا کہ میدان جنگ مین سوائے لاشہا سے نجس اہل خوارج کے کوئی لاش شیعہ
پاک کے نہین ہی الغرض جبکہ روز روشن ہوا اور مومنین پر غلبہ بھوک پیاس کا
ہونے لگا تب شیعون نے بدرگاہ مجیب الدعوات دعا کی کہ الٰہی تیرے سوا
کس سے کہین بتصدق محمد و آل محمد ہمارے اعانت کر راوی لکھتا ہی کہ جب ملکین
خوش گام و ابو الخیر شاہ طالبہ سے جدا ہوے تھے اور شاہ طالبہ ملکین سے
جدا ہوکر روانہ ہوے تھے تب ملکین خوش گام و ابو الخیر دونون مکان روح افزا
دختر عبداللہ کعب پر پہونچی اور روح افزا نے ملکین سے کہا کہ تم توقف کرو
مین چلتے ہون الغرض روح افزا نے اوسی وقت چار گھوڑے طلب کئے
اور جملہ سامان سفر تیار کرکے گھوڑے پر سوار ہوکر طرف دست عریان پاس
اباسلم کے روانہ ہوے تھے راوی کہتا ہی کہ جب فوج شاہ طالبہ بمقابلہ عبداللہ کعب
کے نہایت خستہ و گرسنہ ہوے اور نرغہ اعدا دم بدم زیادہ ہوا تو شاہ طالبہ نے
سوے آسمان ہاتھ بلند کرکے یہ دعا کی الٰہی واسطہ شہیدان کربلا کا اور صدقہ
حسین ابن علی کے بھوک پیاس کا اب میرے اعانت جلد کر کہ تمام مومن فوج
جان بلب ہین راوی کہتا ہی کہ ابھی شاہ طالبہ دعا مین مصروف تھے کہ دامن صحرا سے ایک گرد پیدا ہوئی
اور جب قریب شاہ طالبہ کے وہ گرد آئی تو دیکھا سب نے کہ پانچ علم زرین اور سواران جرار اوس
گرد سے پیدا ہوئے اور مقابل مین فوج عبداللہ کعب کے صف آرا ہوے بعدہ کفار سے جنگ مین سرگرم ہوے اور اسقدر
پہلوان نامی عبداللہ کعب کے مارے گئے کہ تمام خوارج حیران و پریشان ہو

راہ فرار تجویز کرنے لگے اور جب پہلوان نامی شمعون عبد اللہ کا مارا گیا تو عبد اللہ
مفرور ہوا اور سب فوج بھی اوسکی فرار ہوئے راوی کہتا ہی کہ اوس روز
سولہ ہزار خوارج دوزخ باویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچے اور مومنین
بہت کم زخمی و شہید ہوے جبکہ فوج خوارج فرار ہوے تو شاہ طالبہ طرف اون
پانچوان علم کے گیا اور سوارون سے پوچھا تمہارا سردار کون ہی سوارون نے
کہا ہمارے شاہزادے اور سردار سید حسن قحطبہ و سید حمید قحطبہ ہین شاہ طالبہ
دونون سردارون کے پاس گیا تو وہ دونون صاحب زادے گھوڑونسے
اوتر کر شاہ طالبہ سے بغلگیر ہوے اور نام ونسب اپنا بیان کرکے کہا ہم بھی
غلام ہین جناب ابوتراب علیہ السلام کے اور ہمکو خواب مین ہمارے آقا نے
تمہارے شریک ہونے کا حکم دیا ہی تب ہم تمہارے کمک کو آئے ہین بعدہ
دونون سید زادون نے کہا کہ اے برادر تمہارے فوج مین جسقدر مومن زخمی
ہین اونکو ہمارے پاس لاؤ الغرض جب مومنین زخمی وہان آئے تو سید حسن نے
قدرے مرہم عنایتی جناب خضر علیہ السلام کا تمام زخمیون کو دیا کہ جب بدن مین
لگایا فوراً اوسے ساعت شفا ہوگی اور قوت وطاقت پیدا ہوے اور شاہ
طالبہ کی فوج مین معہ فوج خود یہ دونون سید زادے مقیم ہوے اور جسقدر
ہمراہیان شاہ طالبہ بھوکے اور پیاسے تھے اونکو سیر کیا اور بعدہ مجلس عزا
امام کونین ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام برپا کرکے سب مومن گریان ہوے
اور تشنگی حسین واویلا حسین یاد کرکے سب شیعہ بہت روے روز دوم حسن قحطبہ
نے اپنا ایک سوار عمر دونده واسطے خبر ابا مسلم کے روانہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب عمر
دونده تمام سبزہ زار مین پہونچا تو وہان دیکھا کہ ایک لشکر کے ہمراہ خزانہ وغیرہ
بہت ہی عمر دونده نے اہل لشکر سے پوچھا کہ یہ خزانہ کہان جاتا ہی لوگون نے کہا

کہ زر خراج سات برس کا ملک خراسان سے بادشاہ مروان کے پاس دمشق
کو جاتا ہے بمجرد سننے اس حال کے عمرو وندہ سید عرب کے حضور مین گیا اور کہا
کہ اے سید بڑا افسوس ہے کہ سات برس کا محصول خراسان کا مروان کے پاس جاتا ہے
اور کوئی تدبیر آپ سے نہین ہو سکتی کہ یہ دولت کفار سے چھین لیجاوے پس سید
عرب یہ خبر سنکر جلد روانہ ہوے اور جب قریب فوج خوارج کے سید عرب
پہونچے عمرو وندہ سے کہا کہ تو جا کر فوج مخالف مین دریافت کر کہ افسر فوج
اعدا مین کون ہے الغرض عمرو وہان گیا اور پوچھا بعدہ فوراً واپس آکر سید عرب
سے کہا کہ سردار فوج خوارج مین حاجی ابوالحسن ثریا ہین اور حاجی ابوالحسن سپہ
سالار ہین ملک زاد خاقان کے یہ حال سنکر سید حسن عرب حاجی صاحب کے پاس
گیا اور یہ کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مین ابھی خیمے آپکے قریب برپا کرون حاجی صاحب
نے کہا اچھا الغرض جب خیمہ سید حسن عرب رات کو حاجی صاحب کے پاس گئے تو حال
ملک زاد خاقان کا پوچھا حاجی صاحب نے کہا ہشام عبدالملک کے ظلم سے ملک زاد
عرصہ چند برس سے طرف دشت قبچاق کیطرف چلا گیا ہے اور مجھسے کہہ گیا ہے کہ تم
حال یہانکا لکھا کرنا جب موقع ہوگا مین پھر آونگا سید حسن نے یہ حال خزانہ کا پوچھا
حاجی صاحب نے کہا کہ آج دن کو مینے خزانہ فوج مروان کے حوالہ کر دیا وہ خزانہ
یہان سے دو کوس پر باغ فیض آباد مین ہے میرے پاس فوج کم تھی اسوجہ سے
مینے خزانہ دیدیا ہے الغرض سید حسن بصلاح حاجی صاحب طرف باغ فیض آباد کے
روانہ ہوے اور وقت رات سید عرب نے فوج مروان پر حملہ کیا خوارج کچھ
عرصہ تک مومنون سے مقابل رہے بعدہ تاب جنگ کے نہ لاسے اور بھاگ
گئے اور جملہ خزانہ و سامان لشکر فوج خوارج کا سید عرب نے پایا اور وہان سے
نیشاپور کو روانہ ہوے اور نیشاپور مین مقام کیا اور وہان سے جاسوس بھیجے

خبر اباسلم کے روانہ کیا۔

بیان حال اباسلم نامدار

راوی کہتا ہے کہ مقام دشت عریان مین اباسلم بمقابلہ لشکر نصر سیار کے اوترے ہوئے تھے اور دونون طرف فوجین صف آرا تھین کہ ایک روز وقت صبح طبل جنگ بجا ہر دو لشکر صف آرا ہوے ناگاہ از طرف خوارج ابوالغیاث مروزی نکلا امیر اباسلم کیطرف سے علی کامگار میدان مین آے اور چند ساعت بعد علی کامگار زخمی ہوے بعد اونکے اور چند کامگار زخمی ہوے اور دو مومن شہید ہوے تب اباسلم نے خود اپنا گھوڑا بڑہایا کہ ناگاہ صحرا سے گرد پیدا ہوے دونون لشکر اودہر دیکھنے لگے کہ ایک ابلق گھوڑے پر ایک جوان دیکھا کہ چلا آتا ہی اور ہمراہ اوسکے پانچ ہزار سوار اور ہین الغرض جب وہ سوار قریب دونون فوجون کے آیا تو ابلق سوار طرف ابوالغیاث کے مخاطب ہوا اور کہا کہ مین تیرا ہم نبرد ہون تو ہوشیار ہوجا ابوالغیا نے کہا اے جوان مسافر تو کیون اپنی جان دینے آیا ہی یہان سے چلا جا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کہ تو ہمارے ہاتھ سے مارا نہ جاوے تو بہتر ہی اور تو نہین جانتا کہ مین ابوالغیاث مروزی وہ ہون کہ صدہا گھر مینے بے چراغ کردیے اور آجتک عرب و عجم مین کوئی ایسا نہین ہوا جو مجکو میدان مین ٹوک سکتا تجھے کیا تیرے قضا یہان لاے ہی اب بہی بہتر ہی یہان سے چلا جا ابلق سوار نے کہا کہ تو کم جرات ہی جو میدان جنگ مین باوجود موجود ہونے ہتیار کے زبان سے کلام کرتا ہی اے نادان بہادر زبان تیغ و نیزہ سے کلام کرتے ہین دم تو اپنے تعریف اپنے منہ سے کرتا ہی یہ صفات دلیل نامردے کے ہی اور تو یہ نہین جانتا کہ مین ادنا غلام اوس شاہ کا ہون کہ جسنے در خیبر کو پل کردیا اور بڑی بڑی نامی پہلوانونکو تہ تیغ کیا میرے نظرمین تو ایک ... ضعیف میدان جنگ مین ہی القصہ ابوالغیاث یہ کلام سنکر

غیض مین آیا اور گرزگران کا وار اوس نابکار نے کیا ابلق سوار نے نام حیدر کرار لیکر گرز اوسکا چھین کر زمین پر پھینک دیا اور اوس خارجی کو زین اسپ سے اوٹھالیا اور زمین پر مارا کہ وہ کافر واصل جہنم ہوگیا اور ابلق سوار پر چہار طرف سے خوارج نے حملہ کیا اور ابلق سوار نے اسقدر خوارج کو قتل کیا کہ تمام خوارج بدحواس ہوکر فرار ہوے اور زیر علم نصر سیار کے جا کر قرار لیا وقت شام طبل بازگشت بجے جنگ موقوف ہوئی ابلق سوار امیر اباسلم کے خدمت مین گیا اور اباسلم سے کہا کہ بندہ کا نام دیوتاز چہرہ بیابانی ہی اور مین چھوٹا بھائی خورشید چہرہ کا ہون اباسلم نے اوسکو گلے سے لگایا اور اوسکے بہادری کے بہت تعریف کی اور اپنے لشکر مین مقیم کیا راوی کہتا ہی کہ جب نصر سیار شکست کھاکر بھاگ گیا تو بعد چند روز کے اباسلم نے سلیمان کثیر سے کہا کہ اے خواجہ مجکو امام کا حکم ہی کہ جب کوئی مشکل درپیش ہووے تو ریگ خارزم کیطرف ضرور جانا لہذا میرا قصد ہی کہ اودہر جاؤن مگر یہ بتاؤ کہ اوس راہ مین تکلیف پانی کی ہی یا نہین کیونکہ مین اوس راہ سے ناواقف ہون دیوتاز نے کہا یا امیر اوس راہ مین پدر خارزم شاہ نے بہت چاہ پختہ بنائے ہین پانی ملتا ہی اباسلم یہ کلام دیوتاز کا سنکر آمادہ سفر ہوے اور مومنین رونے لگے اباسلم سب سے رخصت ہوکر روانہ ہوے راوی کہتا ہی کہ یہ سب باتین اباسلم کے داغولی جاسوس نصر سیار کا دربار اباسلم مین خفیہ سنتا تھا اوس ملعون نے مفصل حال نصر سیار سے جا کر بیان کیا اور یہ کہا کہ مختار وغیرہ تاجی سردار اگر میرے ہمراہ کیے جادین تو مین راہ مین اباسلم کا کام تمام کردون القصہ داغولی فوج اور سردارون کو اپنی ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور جسقدر چاہ راہ میں دیکھے سب مین خاک بھردے کہ پانی نایاب ہوگیا اور داغولی ایک جگہہ خفیہ راہ مین بیٹھہ رہا اور زرخی جاسوس کو واسطے لانے خبر اباسلم کے روانہ کیا القصہ

جب ابامسلم روانہ ہوئے تو کئے روز بعد فوج خوارج سے اور ابامسلم سے سامنا
ہوا قیس پہلوان فوج خوارج کا اباسلم سے مقابل ہوا اور چند ساعت بعد تیسر
کو اباسلم نے داخل جہنم کیا بعد اوسکے لیس پہلوان ہوکر اباسلم سے امادہ جنگ ہوا اباسلم
نے لیس کو ایک طمانچہ مارا کہ وہ مرگیا اور لشکر خوارج نے ابامسلم پر حملہ کیا اللہ تعالیٰ
نے مومنین کو فتح دے اور روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ دس روز معرکہ مین قریب
دس ہزار کے خارجی مارے گئے اور ادہر چند مومن زخمی و شہید ہوئے اور ابامسلم
وہان سے طرف خارزم کے روانہ ہوئے اور نصر سیار نے خبر روانگی ابامسلم
سنکر اسعد مروزی اور موسیٰ کنعانی کو پہر چالیس ہزار فوج سے طرف ابامسلم
کے روانہ کیا اور نصر سیار نے مروان کو نامہ لکھا کہ ابامسلم میرے سامنے سے بہاگتا
پہرتا ہی عنقریب میرے فتح ہوا چاہتی ہی اور بعد و نصر سیار فوج بیشمار اپنی ہمراہ
لیکر کنارہ مقام کش مین سکے جاکر مقیم ہوا۔

احوال ابامسلم

راوی کہتا ہی کہ جب ابامسلم روانہ ہوئے تو راہ مین بوجہ گرمی کے ابامسلم کو پیاس
تنگ کیا ہرچند پانی تلاش کیا ایک قطرہ نہین ملا اور ابامسلم معہ محبان جان بلب
ہوئے اور آگے چلے تو راہ مین ایک جگہہ بلندی پر دیکہا کہ داغول نطفہ حرام بیٹھا ہی
اور داغول نے مومنین کو دیکہکر کہا اے ابوترابیون یہان مختار سردار معہ فوج
تمہاری واسطے مقیم ہی خوب ہوا کہ تم اپنے پاؤنسے اپنی گور مین آے ہوا القصہ جبکہ
مختار کا سامنا ہوا اور جنگ شروع ہوئی مختار نے ابامسلم پر گرز مارا امیر ابامسلم نے وار
اوسکا تبر پر روک کے ایک تبر مختار کو مارا کہ وہ جہنم واصل ہوگیا بقیہ خوارج
طرف صحرا کے فرار ہوئے مومنین نے تمام سامان عدو کا لوٹ لیا آب و طعام
بہت کثرت سے پایا سب محب آسودہ ہوئے اور بہت خوش ہوئے اور خوارج

گریان و دل بریان لاشہ مختار کا نصر سیار کے پاس لیگئے نصر سیار نے بہت رنج
کیا اور نصر سیار نے داغولی سے کہا مینے چند سردار معہ فوج اور بھی روانہ کیے ہین
تو بھی جلد یہان سے روانہ ہوکر وہ سردار اور فوج تیری جانے سے خوش
ہون القصہ حسب الحکم نصر سیار کے داغولی بھی روانہ ہوا اور جاکر شریک فوج
خوارج کے ہوا راوی کہتا ہی کہ ابامسلم اور یاران ابامسلم پر پھر پیاس نے غلبہ
کیا ابامسلم نے سعید زولابی جاسوس سے کہا کہ تو جلد پانی تلاش کردے چنانچہ
زولابی پانی کی فکر مین نکلا راہ مین دیکھا کہ داغولی زیر درخت سوتا ہی زولابی
نے اوسکو کمند مین گرفتار کیا اور ابامسلم کے حضور مین لیجاکر حاضر کیا جب داغولی
ابامسلم کے سامنے گیا تو عرض کیا یا امیر مجکو بہت بڑا رنج و صدمہ ہی کہ مومنین
سب پیاسے ہین اگر حکم فرمایئے تو مین حضور کے دوستون کے واسطے پانی تلاش
کرکے حاضر کرون لیکن یا امیر ابامسلم میرے ہمراہ اور بہت فوج خوارج کی آئی ہی
اور فلان مقام مین وہ فوج مقیم ہی فدوی بنظر خیرخواہی اطلاعاً عرض کرتا ہی
اگر حضور اوس فوج کو قتل کرین تو نصر سیار کی کمر ٹوٹ جاوے راوی کہتا ہی
کہ ابامسلم بموجب بیان داغولی کے چاہ زنگبار پر تشریف لیگئے اور جس جگہہ داغولی
نے نشان پانی کا دیا ابامسلم نے وہان سے منگوا کے سب کو تقسیم کیا اور خوب
سیراب ہوے اور وہ پانی نہایت عمدہ و شیرین تھا اور ابامسلم نے داغولی
کو بمصلحت نگرانی مین رکھا اور زولابی بصورت داغولی تیار ہوکر سرداران
خوارج کے پاس گیا اور یہ کہا کہ مین تمھارے خیرخواہی کرتا ہون اگر تم مجکو
متوقع انعام کا کردو تو مین ایک کام بہت عمدہ تمکو بتا دون وہ بولے ہم
انعام دینگے اگر تو ہماری خیرخواہی کریگا ہمشکل داغولی نے کہا یہان سے
تھوڑی دور پر ابو ترابی حالت تشنگی اور گرسنگی مین گرفتار ہین اور بے

حس و حرکت پڑے ہین اگر تم یہان سے فوج لیکر چلو تو مین اونکو بتا دون تم
سب کو قتل کرو اور زندہ بھی جسے چاہو گرفتار کر لاؤ القصہ اسد مروزی سردار
فوج نصر سیار کا داغولی نقلی کے بیان پر راضی ہو کر معہ فوج کثیر ہمراہ داغولی روانہ
ہوا الغرض داغولی نے دوپہر تک تمام فوج خوارج کو چکر مین ڈالا اور جب دیکھا کہ
سب اہل فوج تھک گئے اور چلتے چلتے خستہ ہو گئے تب ایک مقام مین ان
سب کو ٹھرایا اور اسد مروزی سے کہا کہ تم یہان ٹھرو مین ابوترابیون کو دیکھ
آؤن کہ کس جگہہ اور کس حالت مین ہین اسد مروزی نے کہا اچھا جاؤ مگر جلد
آنا چنانچہ نقلی داغولی وہان سے روانہ ہو کر امیر ابامسلم کے پاس گیا اور کہا
کہ فوج مخالف کو یہانتک لگا لایا ہون مگر آپ خبردار رہیے گا جب وہ لوگ
قریب آوین تب اونکو قتل کیجیے گا یہ کہکر وہان سے روانہ ہو کر فوج خواج
مین گیا اور کہا جلد چلو ابوترابی بیہوش پڑے ہین الغرض تمام فوج خوارج معہ
سردار وغیرہ ہمراہ داغولی روانہ ہوے اور جب متصل مومنین کے پہنچے
ابامسلم نے نعرہ اللہ اکبر بلند کر کے کفار پر حملہ کیا اور جنگ مغلوبہ ہونے لگی اسعد
مروزی زخمی ہو کر درہ کوہ مین پوشیدہ ہو گیا اور چھہ ہزار مومنون نے چالیس ۴۰
ہزار خوارج کو تہہ تیغ کیا اور چوبیس ہزار خارجی زندہ رہ کر فرار ہوئے اور محبون نے جب فتح پائی تب داغولی
اصلی کو ابامسلم نے کچھہ انعام دیکر رہا کیا جب داغولی نے رہائی پائی تو اسعد
مروزی کو تلاش کر کے اپنی ہمراہ نصر سیار کے پاس لے گیا اور سب کیفیت
بیان کی اور یہ کہا کہ اب اور فوج میرے ہمراہ کر دی جاوے تو مین اچھی طرح سے
ابوترابیون کو گوشمالی دون کہ وہ بھی یاد کرین اور ابامسلم کو گرفتار کر لاؤن
نصر سیار نے داغولی کے ہمراہ بحوجان شامی و ایوب بن فرخ دمشقی و حدید بن
غیاث کو بافوج کثیر روانہ کیا۔

بیان حال ابامسلم

راوی کہتا ہی کہ جب ابامسلم قتل خوارج سے فارغ ہوے اور چند روز تک قیام کیا جب کوئی دشمن مقابلہ کو نگیا تب امیر ابامسلم مقام ہفت ریگ مین جاکر مقیم ہوے اور ایک روز ابامسلم کو یہ خبر معلوم ہوے کہ داغولی بہت فوج لیکر اسطرف آتا ہی ابامسلم نے اپنی سردارون سے کہا کہ داغولی حرامی سہرکو ہی بلا یکر میرے طرف آتا ہی اور میرے ہمراہ فقط پانچہزار فوج تدرست قابل جنگ ہی اور ہمراہ داغولی مجمع فوج کا بہت ہی دیکھئے اللہ تعالی کو کیا منظور ہی لیکن تمکو لازم ہی کہ تم لوگ تا مقدور کوتاہی نہ کرنا خداوند عالم تمہارے اعانت کریگا خاطرجمع رکھنا اور سامان حرب جلد درست کرو الغرض بموجب امیر ابامسلم سب مومنین چست وچالاک ہوے کہ ناگاہ روز دوم یہ خبر ابامسلم کو آئی کہ داغولی معہ فوج قریب آپہونچا ہی ابامسلم یہ سنکر میدان وسیع مین مع مومنین آمادہ جنگ ہوکر ایستادہ ہوے کہ ناگاہ دوسے دیکھا کہ داغولی خود ارہوا و سامنے ابامسلم کے آیا اور کہا اے امیر ابامسلم اب بھی بہتر ہی کہ اطاعت مروان کے قبول کرو تاکہ تو انجام تمہارا اچھا ہوگا ابامسلم نے کہا اے نطفہ شیطان تو مجکو اسین فوج پر خوف دلاتا ہی جو کہ تیرے ہمراہ ہی جاو دور ہو میرے سامنے سے نہین تو ابھی تجکو ہمراہ مقتول دونگا داغولی یہ جواب ابامسلم سے سنکر اپنی فوج مین گیا اور سردارون کو ترغیب جنگ کی دیکر اوسے وقت ابامسلم پر حملہ کیا اور جنگ مغلوبہ ہوے اور چونکہ کثرت فوج خوارج کی بہت تھی اور مومن قلیل تھے اسوجہ سے مومنین مین تفرقہ ہوگیا تھا اور بھائی کو بھائی کی اور پدر کو پسر کے خبر نہ تھی کہ کون کسجگہہ لڑتا ہی مگر مومنون نے اسقدر داد مردانگی دی ہی کہ جسکی تعریف اب تک زبان خلق پر ہی راوی کہتا ہی کہ عین حالت جنگ مین خود دک ابامسلم سے چہوٹ کر

ہو گیا اور عوجان پہلوان نصر سیارے اور خوردک سے سامنا ہو گیا عوجان نے
کہا ای پسر آہنگر آج مین تجکو ضرور قتل کرونگا بہتر ہی کہ تو میری اطاعت قبول کر اور میری ہمراہ نصر سیار کے پاس
چل تجکو انعام لواؤنگا خوردک نے کہا ای مردک کیا لاف زنی کرتا ہی اگر تجکو اپنی قوت اور بہادری پر نازہی
تو مجھے بھی اپنی خدا کے مدد کا بھروسہ ہی ہر چند کہ تو بہت بڑا پہلوان نامی جنگ آزما ہی لیکن میرے کک
کو میرا آقا و مولا جناب مشکل کشا علی ابن ابیطالب علیہ السلام میرے پشت
پر موجود ہی اور اے خارجی مین تجکو ہدایت کرتا ہون کہ دین حق قبول کر نہیں
تو دنیا و عقبا دونون تیرے خراب ہو نگے راوی کہتا ہی کہ عوجان یہ کلام خوردک
کا سنکر گرز گران لیکر طرف خوردک کے بڑہا اور وار گرز کا کیا خوردک نے
دل مین کہا یا علی اسکے وار سے بچانا ناگاہ وار عوجان کا تمام گیا اور خوردک نے
گرز اوسکا چہین کر زمین پر پہینک دیا اور اپنے تلوار نکالکر عوجان پر حملہ کیا عوجان
نے سپر پشت سے لیکر وار خوردک کا روکا راوی کہتا ہی کہ خوردک کی تلوار نے سپر کو
کاٹ کر عوجان کے سر مین گذر کیا بعدہ سینہ مین در اے اور شرمگاہ سے نکلے
عوجان کے دو ٹکڑے ہوے خوردک نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا کہ یہ آواز ابا مسلم
نے سنی لوگون سے پوچھا یہ آواز خوردک کے ہی کہ ایک مومن نے خبر دی کہ خوردک
نے عوجان کو قتل کیا اور دوسرے طرف دیوتاز نے حدید کو مارا یہ سنکر ابا مسلم بہت
خوش ہوے کہ اسی عرصہ مین ایوب پہلوان خوارج کا جو کہ بہت بڑا طویل قامت
اور نہایت طاقت دار تہا ابا مسلم کے روبرو آیا اور کہا کہ اے ابا مسلم تو
مروان کے اطاعت کر تو تجھے لطف حکومت دنیا حاصل ہوگا ابا مسلم نے کہا اے
نادان حکومت دنیا کیا چیز ہی آگے عیش و حکومت عقبا کے دنیا برا ے نام ہی
اور عقبا اہد کے واسطے مقام ہی یہ کہکر ابا مسلم نے اپنا تبرا اوٹھایا اور وہ خارجی
تبر کو دیکھکر حیران ہوا اور چاہا کہ وار ابا مسلم کا خالی دے ابا مسلم نے نعرہ حیدری

کرکے ایک ہاتھہ مارا کہ اوس خارجی کے دو ٹکڑے ہوے اور مومنین نے ہر چہار طرف
سے خوارج پر حملہ کیا اور ہزارہا کفار قتل ہوے اور بقیہ فوج کفار فرار ہوے ناگاہ
ایک دہقان نے راہ مین زولابی سے پوچھا کہ کون لوگ ہین جو کہ اس میدان مین
لڑتے ہین اور ہزارون بندگان خدا زخمی و مقتول ہوے ہین زولابی نے کہا
کہ اے برادر مین مسافر ہون اسطرف ابہی وارد ہوا ہون مجھے نہین معلوم یہ
لوگ کس قبیلہ کے ہین اور کیون لڑتے ہین وہ دہقانی بولا کہ اے مسافر غریب
تو یہان سے جلد نکل جا کیونکہ یہان سے عنقریب بہت بڑا لشکر آتا ہی اور بہت
پہلوان اوس لشکر مین ہین اور اسقدر کثرت فوج کی ہی کہ اس درہ کوہ مین
گنجایش اوسکی نہوسکے گی الغرض زولابی اوس دہقانی کو رخصت کرکے امیر ابامسلم
کے پاس گیا اور عرض کیا یا امیر مجکو خبر ملی ہی کہ فوج خوارج بہت کثرت سے آپکے
مقابلہ کو آتی ہی اور قریب ہی یہان سے لہذا آپ بہی ہوشیار ہوجاوین کہ یہ وقت
آرام کا نہین ہی ابامسلم یہ حال سنکر پل خانقاہ پر تشریف لیگئے اور ہر چہار طرف
دیکھنے لگے کہ ناگاہ دیکھا ایک طرف سے داغولی تنہا چلا آتا ہی ابامسلم نے اپنی
یارون سے کہا کہ ایہا الناس دیکہا تمنے کہ داغولی آتا ہی الغرض بعض مومن داغولی
کیطرف متوجہ ہوے کہ دفعتاً ابامسلم کے پس پشت سے ایک گرد پیدا ہوئی بعدہٗ
دیکھا کہ فوج کثیر اوس گرد سے نمودار ہوئی اور فوج خوارج نے داغولی کے
کہنے پر دفعتاً حملہ ابامسلم کیطرف کیا اور جنگ مغلوبہ ہونے لگے اور اسد مروزی
نے عین حالت جنگ مین ابامسلم کا مقابلہ کیا ناگاہ ایک ہاتھہ آسمان سے پیدا
ہوا اور اسد کو اوٹھا لیگیا اور جب کہ اسد بہت بلند ہوا تب اسد کو زمین پر
پہینکا کہ دفعتاً ابامسلم نے اسد کو زندہ گرفتار کیا اور فوج خوارج یہ حال دیکھکر فرار
ہوے امیر ابامسلم نے اسد مروزی سے کہا کہ اگر تو ایمان قبول کرے تو مین تجکو نہ

رتبہ عظیم دون وہ خارجی بولا کہ یہ ممکن نہوگا کہ مین دوستی یزید و مروان سے
منہ موڑون ابا مسلم یہ کلام سنکر خنجر لیکر آمادہ قتل ہوے اور امیر ابا مسلم نے
اپنے ہاتھ سے اوس خارجی کو قتل کر کے دوزخ ہاویہ مین پاس معاویہ کے
پہونچایا اور جسقدر سامان فوج مخالف چھوڑ کے بھاگے وہ سب مومنین نے
پامال کیا اور اسقدر سامان خورونوش مومنین کو ہاتھ آیا کہ چند روز کیواسطے
کافی ہوگیا اور امیر ابا مسلم بعد فتحیابی اوس مقام سے آگے روانہ ہوے روز سوم
ایک بستی دیکھی اور ابا مسلم نے اپنی یارون سے کہا کہ اے برادران ہوشیار
رہنا سامنے آبادی نظر آتی ہے ایسا نہو کہ یہ بستی اہل خوارج کے ہو اور صورت
فساد کے ظہور مین آئے القصہ جبکہ ابا مسلم قریب اوس آبادی کے پہونچے تو
دیکھا کہ عمارت بہت کہنہ اور شکستہ عرصہ دراز کے معلوم ہوے ابا مسلم نے
یارون سے کہا کہ یہان پانی تلاش کرو یقین ہے کہ یہان پانی دستیاب ہوگا
الغرض چند مومن تلاش آب مین سرگردان ہوے ایک قطرہ پانی نہ حاصل ہوا
اور شدت گرمی آفتاب سے سب مومن پیاسے ہوئے اور نہایت حیران ہوے
آخرش ابا مسلم ایک جگہہ مقیم ہوے جبکہ نصف شب گذری تو دیکھا کہ میدان
مین جماعت غوغان از بس ہے اور جو حرکات غول کرتے ہین وہ سب ظاہر
ہوتے ہین آخرش ابا مسلم سے اور غولون سے مقابلہ ہوا ابا مسلم نے بہت غول
قتل کیئے اور مومنون سے کہا کہ یہان رہنا اچھا نہین اسی وقت یہان سے
کوچ کرو ایسا نہووے کہ کوئی فساد واقع ہووے آخرش ابا مسلم اسیوقت وہانسے
روانہ ہوے اور حال داغولی کا یہ ہے کہ فوج کثیر نفر بسیار کو داغولی اپنی ہمراہ
لیکر شہر خانقاہ پر جہان پہلے ابا مسلم فروکش ہوے تھے پہونچا تو یہ بات خوارج
کو ثابت ہوئی کہ ابا مسلم یہانسے روانہ ہوگئے اور جبکہ امیر ابا مسلم بن محمود یہ

پہونچے تو وہان بھی پانی حاصل نہ ہوا اور آفتاب کے گرمی سے مومنین کمال
بیچین ہوے اور کسی بہادر مین اتنی قوت نہ رہی کہ آگے کو روانہ ہووے اور
جب فوج کفار صحرائی غولان مین پہونچے تب یہ حال خوارج پر ظاہر ہوا کہ ابامسلم
بہت غولون کو قتل کر کے یہان سے آگے گئے ہین تب داغول لشکر فوج اوسی
طرف روانہ ہوا اور حال ابامسلم کا یہ ہوا کہ صدمہ پیاس سے اوسی جگہ خیام
برپا ہوے اور تلاش آب مین سرگرم ہوے کہ ناگاہ تھوڑے عرصہ مین وہ غول
ظاہر ہوا اور یہ کہنے لگا کہ اے فوج ابوترابیان ہوشیار ہو جاؤ کہ تمہارے قتل کے
شاپور کنعانی اور مختاج وغیرہ چند سردار مروان کے طرف آئے ہین اور
انہون نے میرے ہمراہ اون سب کو تمہارے قتل کے واسطے بھیجا ہے
راوی کہتا ہی کہ جب ابامسلم نے یہ حال سنا تو اپنے فوج صف آرا کی اور بعدہ
جنگ شروع کی اور شاپور نے میدان مین نکل کر یہ کہا کہ ہی کوئی ابوترابی
جو میرے سامنے آوے الغرض فوج مومنین سے بیس آدمی پے در پے
نکلے اونمین بعض شہید ہوے اور بعض زخمی ہو گئے اور شاپور نے کہا صبح سے
تا شام اور شام سے تا صبح بلکہ دوسرے روز تک تا شام طاقت جنگ کی رکھتا ہون
اور وہ مین بہادر ہون کہ فیل مست کو برابر پشہ کے جانتا ہون اور تم مین
کون ایسا مجکو نظر نہین آتا ہی جو میرا مقابلہ کرے اور کہان ہی ابامسلم جو میرے
سامنے نہین آتا معلوم ہوا کہ جان بچاتا ہی پھر کب تک منہ چھپاوے گا راوی کہتا
کہ یہ کلام اوس بد انجام کا سنکر ابامسلم میدان مین آئے اور کہا اے جوان
کیا لاف زنی کرتا ہی غرور خدا کو پسند نہین ہوتا لیکن کلام سنکر شاپور نے کہا
کہ شاید ابامسلم تو ہی ہی بہتر یہ ہی کہ ہاتھ باندہ کر میرے ہمراہ لشکر سردار کے
سامنے چل مین تیری خطا معاف کرا دونگا ابامسلم نے کہا کہ تو اور تیرا حاکم

محو دخطا وارہی کہ خلاف حکم خدا ورسول افعال قبیح عمل مین لاتے ہو اور خوف
قیامت تمہارے دلون مین نہین ہی شاہ پور نے کہا کہ ہم تابع حکم حاکم وقت کے
ہین اگر آج کے روز جناب امام حسین علیہ السلام زندہ ہوتے تو مین اپنی بہادری
کے جوہر دیکہاتا اور حکم حاکم پر عمل کرتا راوی کہتا ہی کہ جوہین شاپور نے نام جناب
امام حسین علیہ السلام زبان نجس سے لیا وہین ابامسلم کے منہ سے کف جاری
ہوا اسقدر غصہ آگیا ہی اور یہ کہا کہ اے کافر تیرے یہ مجال ہی کہ تو میرے روبرو
نام میرے آقا کا لیتا ہی اور لعین مین ایک کمترین غلام اوس امام عالیمقام
کا ہون پہلے تو اسوقت مجہسے اپنی جان بچاتے تب پہر نام اونکا لینا مین تنہا
تیری جان لینے کو کافی ہون اور خبردار اب زبان سے کوئی کلام نکلنا نہین
زبان نجس تیری کاٹ لونگا یہ کلام سنکر شاپور نے وار گرز کا ابامسلم پر کیا
ابامسلم نے وار اوسکا خالی دیکر گرز اوسکے ہاتہہ سے چہین کر زمین پر پہینک
دیا تب وہ کافر غیض مین آیا اور تلوار لیکر ابامسلم پر وار کیا اللہ تعالے نے ابامسلم
کو اوس وار سے بہی بچایا راوی کہتا ہی کہ جب دونون وار اوس نابکار کے
خالی گئے تب ابامسلم نے کہا کہ اے شاپور اب خبردار رہنا اور دیکہہ تو وار غلامانہ
حیدر کرار کا یہ کہکر ابامسلم نے وار تبر کا اوسپر کیا اور اوسنے چاہا کہ وار کو سپر پر
روکون کہ تبر شاہ پور کے لگایا اور سپر کو کاٹ کر سینہ و سر کو کاٹا بعد زیرناف سے
اوتر کر شاپور اور اسپ شاپور کے چار ٹکڑے کیئے اور ابامسلم نعرہ تکبیر کے زبان
جاری کیا اور فوج خوارج یہ حال دیکہکر خوف زدہ ہوے کہ ایک مور ضعیف نے
ایسے زبردست فیل مست کو مارا اور ہر چہار طرف سے فوج خوارج پر ٹوٹ پڑے
اور ہزار ہا کفار قتل ہونے لگے اوسوقت داغول نے یہ فریب کیا کہ حالت جنگ
مغلوبہ مین طرف مورچہ خواجہ سلیمان کثیر کے گیا اور کہا کہ اے خواجہ تم کیون اپنے

جان ہلاک کرتے ہو امیر ابامسلم طرف خارزم کے روانہ ہوگئے اور تمکو یہان چہوڑ گئے
واہ کیا خوب قدردانی تمہاری کے سلیمان کثیر نے یہ کلام داغولی کا جب سُنا تو
خواجہ بھی میدان سے غایب ہوگئے بعدازین داغولی ابامسلم کے حضور مین گیا
اور یہ کہا کہ ابامیر خواجہ سلیمان کثیر میدان سے فرار ہوگئے در طرف خارزم کے روانہ
ہوے اور خوب آپ کے ساتھ حق دوستی ادا کیا ابامسلم یہ حال سُنکر رنجیدہ خاطر
ہوے اور میدان سے روانہ ہوے اور سب مومنون مین تفرقہ ہوگیا اور پدر
پسر سے اور بہائی بہائی سے علیحدہ ہوگیا چنانچہ لشکر اسلام مین دو بہائی بہ
بعہدہ منشی گری ملازم تھے اور نام اونکے اعلاے زرنج و طلحہ زرنج تھے اون
دونون سے داغولی کہا اے بہادرو تمہارا سردار چلا گیا تم کیون ہلاک ہوتے
ہو تم بھی کسی طرح اپنی جان بچا کر چلے جاؤ اور کوئی طرح کی ایذا و تکلیف نہ
اوٹھاو الغرض وہ دونون بہادر بھی میدان سے روانہ ہوگئے اور خوارج نے
بہت مومنون کو قید کیا اور اعلاے زرنج کو کفار نے صحرا مین گرفتار کیا اور
زبانین اونکی خوارج نے گدّی سے باندہ دین اور صحراے پر خار مین دونون کو
چہوڑ دیا اور بہت مومنون کو قید کرکے نصر سیار کے سامنے پہونچے تو نصر سیار نے
اپنے فوج ہمراہ کرکے قیدیون کو طرف مروان کے روانہ کیا اور بعدازین
نصر سیار نے پہلوان جوشن بن سمور اور سہیل بن کنانہ و یوشع بن ابراہیم
و زرشال شیخ سبلت وغیرہ کو با فوج کثیر و معہ سامان خورونوش طرف خوارزم
کے بہیجا اور یہ کہا کہ جہان کہین ابامسلم تمکو ملجاوے ہرگز اوسکو زندہ نرکہنا اور
جو لوگ ابوترابی تمہارے اطاعت نکرین اونکو قید کرکے میرے پاس روانہ کرنا
اور جب تک انتظام و دفع ابوترابیونکا خوب نہ ہوے تب تک تم لوگ میرے طرف
کا قصد نہ کرنا جب اچھی طرح سے اخراج شیعونکا ہوجاوے تب تم میرے طرف

طرف قصد کرنا راوی یون لکھتا ہی کہ مومنون نے کہ نصر سیار کے طرف مروان سے روانہ کیا تھا اونکے تیرکا حال عمر ونامدہ نے عامر بن ضرارہ سے جا کر مفصل بیان کیا عامر بن ضرارہ یہ حال سنکر رنجیدہ خاطر ہوا اور سید قحطبہ وسید حمید قحطبہ وشاہ طالیہ بکرآبادی و حاجی ابوالحسن و غیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر واسطے رہائی مومنین قیدیان کے روانہ ہوا اور شب و روز کوچ کر کے خوارج سے پاس پہونچا اور وقت فرصت پاکر شب خون مارا اور بہت خوارج کو قتل کر کے مومنین کو بفضل خدا رہا کیا اور مومنون سے احوال اباسلم کا دریافت کر کے طرف خوارزم کے روانہ ہوا

بیان احوال امیر اباسلم

راوی کہتا ہی کہ جب اباسلم اپنے جگہہ سے روانہ ہوے تو ایک صحرا سے پرخار میں پہونچے اور دیکھا کہ ایک گنبد بہت بڑا صحرا مین واقع ہی الغرض قریب اوس گنبد کے جا کر بغور دیکھا تو ایک لوح دروازہ گنبد پر نظر آئی اوسمین یہ کندہ تھا کہ یہ گنبد سکندر نے بنایا ہی بعدہ امیر اباسلم نے طرف صحرا کے نظر کی تو یہ دیکھا کہ جناب حضرت خضر علیہ السلام زیر درخت کھڑے ہین اباسلم قریب اون حضرت کے گئے حضرت خضر نے فرمایا اے اباسلم ہم دیر سے منتظر تجھے خوب ہوا کہ تو آیا اور پھر فرمایا کہ اباسلم اب فضل خدا سے جلد تیرا مطلب حاصل ہوگا خاطر جمع رکھنا ایام سختی تیرے کی دفع ہوے اب کوئی طرح کی تکلیف تجھے نہوگی اور یہان سے تھوڑی فاصلہ پر چند درخت سایہ دار اور سبزہ زار مقام دلکش ہی اور وہان پانی شیرین اور خوش ذائقہ ہے تو وہان جلد معہ یاران خود پہونچ جا راوی کہتا ہی کہ امیر اباسلم یہ خوش خبری سنکر فوراً معہ مومنین اوسطرف روانہ ہوے اور جب اوس مقام پر

مین پہونچے جسکا پتہ جناب خضر نے دیا تھا تو سب علامت امام کے دیکھے اور قدرے
زمین ایک جگہہ کہودے وہان سے پانی شیرین برآمد ہوا تمام مومنین نے وہ
پانی پیا اور آسودہ و سیراب ہوے اور ابامسلم براے فرحت ایک درخت کے
نیچے جاکر کہڑے ہوے اور ایکطرف دیکہا کہ سلیمان کثیر مع چند اشخاص کے ایک
مقام مین حالت غش مین بیہوش پڑے ہین ابامسلم نے خوردک سے کہا کہ
اے برادر تو قریب جاکر دیکہہ کہ خواجہ سلیمان کثیر ہین یا اور کوئی ہمشکل اونکا غش
مین پڑا ہے خوردک حسب ارشاد امیر ابامسلم خواجہ کے قریب گیا تو دیکہا کہ خواجہ
درحقیقت بیہوش پڑے ہین خوردک نے پانی خواجہ کے منہ مین ڈالا اور سب
ہمراہیان خواجہ کو پانی پلاکر ہوشیار کیا جب خواجہ ہوش مین آئے تو خوردک سے
کہا کہ اے خوردک ابامسلم بے مروت ہے مجکو چہوڑکر اپنے جان بچانے کو چلا گیا
تہہارے بڑی خرابی سے مین بفضل خدا زندہ بچا اے خوردک یہ بتا کہ ابامسلم کہان ہے
خوردک نے کہا اے خواجہ ابامسلم بے قصور ہین یہ سب فساد نطفہ حرام داعولی
نے کیا ہے اور اوسی کے وجہ سے یہ تفرقہ اور خرابی واقع ہوے ہے اور ہمکو اور امیر ابامسلم
کو داعولی نے دہوکا دیا ہے کہ جسکی وجہ سے بربادی مومنین کی ہوئی ہے القصہ خوردک
امیر ابامسلم کے پاس گیا اور خواجہ کیطرف سے عذر کیا ابامسلم خواجہ سلیمان کثیر کے پاس گئے اور خواجہ سے گلے ملکر خوب روے اور تمام
تکلیف بیان کے خواجہ رونے لگے بعد چند ساعت امیر ابامسلم وہان ٹہرے جبکہ گرمی آفتاب
کی کم ہوئی تو ابامسلم معہ یاران خود وہان سے روانہ ہوے اور بعد طی تین روز کے
ابامسلم ایک تل کے قریب پہونچے اور خواجہ سلیمان سے پوچہا یہ کون مقام ہے
خواجہ نے کہا یا امیر تل خارکشان اسی جگہہ کا نام ہے اور اس سے آگے تہوڑی دور
تل سجدان ہے ابامسلم وہان سے بہی آگے چلے تمام روز جب ایک مقام مین پہونچے
تو قیام کیا لیکن پانی اوس جگہہ نہ پایا تمام مومنین بیقرار ہوے کہ ناگاہ دو [illegible]

ایک عرب نمودار ہوا جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ اوس عرب کے پاس ایک
مشک ہی ابامسلم نے پوچھا کہانسے آتا ہی وہ بولا مین خوارزم سے آتا ہون پہر
عرب نے ایک کاسہ دوغ ابامسلم کو دیا کہ نوش فرماے اورجب تم سیراب ہوجاؤ
تب مین تمہارے ہمراہیون کو بھی دونگا الغرض ابامسلم نے جام دوغ ہاتہہ مین
لیکر قصد پینی کا کیا تہا کہ آواز آئی ابامسلم ابھی پانی نہ پینا خبردار اندک ٹھہرجاؤ
ناگاہ ابامسلم نے دیکھا کہ ایک ہرن نہایت خوبصورت صحرا سے پیدا ہوا اور وہ ہرن
ابامسلم کے پاس گیا اوسکے گلے مین ایک کاغذ بندہا تہا اوسکو ابامسلم نے کھولا
اور پڑہا تو اوسمین امام زمان نے لکھا تہا کہ اے ابامسلم ہمراہ اس آہو کے
جا پانی تجکو ملیگا اور تو کسی طرح سے اندیشہ اپنے دلمین نہ کرنا اللہ نے تیرے ایام
مصیبت دور کئے اب مقام خوشی کا ہی الغرض ہمراہ اوس ہرن کے معہ یاران
خود روانہ ہوے وہ آہو ایک چشمہ پر گیا وہان پانی بہت عمدہ پایا ابامسلم نے
محبان وضو کرکے پہلے نماز پڑہے بعدہ پانی نوش کیا اور بہت پانی چشمہ سے
ساتھہ اپنے لے لیا بعدہ مقام منزل پر جاکر چند گھوڑے ذبح کرکے کھاے اور
تمام رات وہان قیام کیا روز دوم وقت صبح وہان سے روانہ ہوے اور
بعد طے منازل پل بجنداں پر پہونچے تو وہ مقام نہایت فرحت افزا نظر آیا اور
وہین مقام کیا بیان حال اعلاے زنج و طلحہ زنج ہمنشیان فوج اسلام راوی کہتا ہی کہ اتفاقا
اعلاے زنج و طلحہ زنج جو کہ بسبب ظلم خوارج صحرا مین چھوڑ دیے گئے تھے پہرتے
پہرتے حالت بھوک مین ایک روز طرف خوارزم کے نکل آے تھے اور لشکر ابامسلم
سے مضراب شاہ واسطے شکار کے صحرا سے خوارزم مین گیا تہا چنانچہ مضراب شاہ
ایک آہو کے تلاش مین جاتا تہا کہ دور سے مضراب شاہ نے دیکھا کہ دو آدمی صحرا
مین پہرتے ہین مضراب شاہ قریب اونکے گیا تو دیکھا کہ یہ دونون شخص فوج اسلام

کے غشی مین مضراب شاہ کو اونکے حال پہ رحم نہ آیا اور اون سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہوا ہی وہ دونون لیسبب بند ہی ہوئی زبانون کے منہ سے نہ بولے مگر اشارہ سے کہا کہ ہمارے زبانین بند ہی ہین ہم کیونکر کلام کرین مضراب شاہ نے زبانین اونکی کہولین دین راوی کہتا ہی کہ زبانین دونون کے زخمی ہوگئے تہین اور بات منہ سے صاف نہ نکلتے تہے بڑی دشواری سے اونہون نے اظہار حال کیا کہ مضراب شاہ رونے لگا اور خوارزم مین اپنے ہمراہ لے گیا اور حاکم خوارزم سے دونون کے ملاقات کرائی حاکم نے خاطر کی رات کو حاکم خوارزم نے خواب مین دیکہا کہ جناب امیر علیؑ ابن ابیطالبؑ اون دونون کی زبان مین لعاب دہن اپنا لگاتے ہین صبح جب حاکم خواب سے بیدار ہوا دونون کو طلب کیا اور دیکہا کہ زبانین اونکی صحیح وسالم ہین بعدہ حاکم خوارزم نے دونون سے پوچہا کہ ابا مسلم کہان ہی اونہون نے کہا کہ یہانسے کہین قریب ہون گے ہمکو مفصل حال معلوم نہین ہی القصہ خوارزم شاہ نے بہت خزانہ اور تحفۂ وغیرہ واسطے ابامسلم کے مہیا کرکے ہمراہ مضراب شاہ ولعل جتبہ بلند کمان وفیروز شاہ ومحمد خاقانی ومحمد اسمعیل سربرہنہ کے بخدمت ابامسلم کے روانہ کیا اور ایک عرضی دربارہ حصول قدمبوسی لکہدی کہ مین نہایت مشتاق زیارت آپکے ہون باقی خیریت ہی۔

بیان حال ابامسلم کا مقابل ہونا محتاج مروزی سے

راوی تیغ زبان جوہر قلم کو میدان قرطاس پر جولان کرکے یون لکہتا ہی کہ جب امیر ابامسلم نامدار پل بغدان پر پہونچکر مقیم ہوئے تو وہین محتاج مروزی انطرف نصر سیار ستر ہزار فوج سے جاکر امیر ابامسلم سے مقابل ہوا اور دوست مین ابامسلم کے ہمراہ فقط ایک ہزار مومن تہے الغرض محتاج نے ایک روز

صف آرائی کی اور امیر ابامسلم نے بھی صف کشی اپنی طرف کرکے مومنون سے
کہا اے برادرو آج روز تمام آدمی کا ہی اور یاد کرو حال کربلا کہ ہمراہ جناب امام حسین
کے کسقدر لوگ تھے اور فوج خوارج کسقدر تھے اور اے بہادرو غور سے دیکھو
کہ کیا مرتبہ ہی تمہارا پیش خدا و رسول یہ کہکر ابامسلم صف اول مین جاکر ایستادہ
ہوے اور داغولی فوج خوارج سے نکلا اور کہا اے ابامسلم بہتر ہی کہ تم دین یزید
و مروان کا قبول کرو نہین تو خراب ہوگے ابامسلم نے کہا لعنت ہی یزید اور مروان
مین جنت چھوڑکے دوزخ مین جاؤنگا اور مین اوسکا مطیع ہون جو حاکم ہی دین و دنیا
کا اور مالک ہی بہشت کا یزید پر لعنت کرتا ہون کہ وہ کافر تہا اور میرا امداد کرنے
والا وہ ہی جسکے واسطے آفتاب نے رجعت بحکم خدا کے اور تونے سنا ہوگا کہ زمانہ
رسالت پناہ مین جسنے دعوی ہمسری شیر خدا کا کیا وہ ذلیل و خوار ہوا اور یہ قطعہ مولف کا ہی تو نی سنا
اللہ کے عاشق اسد اللہ ہوے ہی ۞ اور احمد مرسل کے ہوا خواہ ہوے ۞ دشمن نظر غور سے دیکھے تو
لا ریب علی کل کے شہنشاہ ہوے ۞ الغرض جبکہ داغولی نادم ہوا تو اپنے فوج مین گیا
اور جنید بن مزارہ فوج خوارج سے میدان مین نکلا اور امیر ابامسلم سے مقابل
ہوا ابامسلم نے اول نعرہ حیدری اسطرح سے کیا کہ تمام فوج مخالف مین تہلکہ
پڑگیا اور جو جو بڑے نامی سردار تھے وہ سب تھرا گئے اور بعدہ جنید کو ابامسلم
نے دفعتاً جہنم واصل کیا بعدہ زمسار بن سابت میدان مین آیا اور وار گرز کا ابامسلم پر کیا ابامسلم نے گرز اوسکا
چھین کر زمین پر پھینک دیا پھر وہ لعین تلوار لیکر ابامسلم سے مقابل ہوا امیر ابامسلم نے ایک ہاتھہ تیر کا اوسکو لگایا کہ وہ
داخل دوزخ ہوگیا اور داغولی نے جنگ مغلوبہ کردی مومنون نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اسقدر کفار کو قتل
کیا حساب سے باہر تہا اور ابامسلم کیطرف بعض مومن زخمی ہوئے اور بعض شہید
ہوکر داخل جنت ہوے اور وقت شب مومنین نے پل پر قبضہ کرلیا اور تمام
رات وہین سے لڑتے رہے یہانتک کہ پانچ رات و دن جنگ برابر ہی ٹھہرا رہا

خارجی ابامسلم کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور ابامسلم رونق ہم حالت غشی مین پل گئے
اور بیٹھے تھے کہ ناگاہ جوق کوئی بہت بڑا اسفیدان نصر سپہار کا ابامسلم کے قتل کو
بڑہا اسحاق کندہ شکن نے ابامسلم کو خبردار کیا امیر ابامسلم ہوشیار ہوگئے اور
غش سے آنکھین کہولدین اور وہ کافر خوف سے ابامسلم کے قریب نہ آیا ناگاہ
طرف سے خوارزم کے گرد پیدا ہوئے اور دیکھا کہ فوج آتی ہے جبکہ جوق نے دیکھا
کہ ابامسلم فوج کے طرف دیکھ رہے ہین ایسے وقت حملہ کرنا موجب فتحیابی کا ہے
راوی کہتا ہے کہ وہ کافر جبکہ قریب ابامسلم کے پہونچا تو امیر ابامسلم نے ایک وار
ایک تیر مین اوس خارجی کو فی النار کیا کہ اسے عرصہ مین فوج خوارزم معہ مضراب شاہ
کے آپہونچے اور لشکر خوارج پر ٹوٹ پڑے اور ہزار کفار جہنم واصل ہوئے آخرش
خوارج سامنے سے مومنین کے فرار ہوئے ابامسلم نے جبکہ فوج خوارزم سے نعرہ
یا حیدر کرار کی آواز سنی تو دل مین یہ خیال کیا کہ یہ فوج کسی مومن دیندار کی ہے
الغرض جبکہ قریب ابامسلم کے لشکر خوارزم پہونچا اور نظر امیر ابامسلم کے مضراب
شاہ پر پڑی بہت خوش ہوئے اور مضراب شاہ گھوڑے سے نیچے اوترے ابامسلم
سے بغل گیر ہوا اور جسقدر خزانہ و تحفہ جات خوارزم سے لائے تھے وہ سب
مضراب شاہ نے امیر ابامسلم کے حضور مین پیش کیا اور پیام حاکم خوارزم کا امیر ابامسلم
کو سنایا اور سب حال مفصل کہا اور جسقدر فوج کفار قتل سے باقی رہ کر مفرور
ہوئے تھے وہ سب طرف ہفت چاہ روانہ ہوئے جسقدر سامان خورد نوش لشکر خوارزم کے ہمراہ آیا تھا
مضراب شاہ نے فوج ابامسلم مین تقسیم کیا کہ تمام مومنین سیر ہوئے جبکہ امیر ابامسلم حاجات ضروری سے فارغ ہوئے
تو مضراب شاہ نے تمام کیفیت اعلا کے زخم و طلحہ کے زخم منشیان فوج اسلام کی
امیر ابامسلم کے حضور مین بیان کی امیر مسلم بہت خوش ہوئے اور مضراب شاہ
کی تعریف کی اور دعائے خیر دی اور یہ کہا کہ اے مضراب شاہ ایک خط میرا کا

خوارزم کو پہونچادو تو مین بہت خوش ہون مضراب شاہ نے عرض کیا کہ یا امیر
بندہ حاضر ہی انشا اللہ تعالے خط آپکا لیجاؤنگا مجکو رخصت فرمائی راوی کہتا ہی
کہ امیر ابامسلم نے ایک خط بنام خوارزم شاہ اس مضمون سے لکھا یا کہ مین فی الحال
طرف مرو شاہجہان کے جاتا ہون وہان سے پھر کر تمہارے پاس خوارزم
مین ضرور پہونچونگا خاطر جمع رکھنا باقی والسلام راوی کہتا ہی کہ جب خط تیار
ہو گیا تو امیر ابامسلم نے وہ خط مضراب شاہ کو دیا اور یہ کہا کہ سوائے حاکم تمام
مومنان خوارزم کو میرے طرف سے سلام کہنا القصہ مضراب شاہ وہ خط
لیکر طرف خوارزم کے روانہ ہوے جبکہ خوارزم مین پہونچے تو حاکم خوارزم کو
وہ خط امیر مسلم کا دیا اور سوا اوس خط کے نقل اوس کاغذ کے بھی حاکم کو دکھلایا
جسپر دستخط امام وقت کا اور اجازت خروج کی تھی راوی کہتا ہی کہ حاکم خوارزم نے دستخط امام کو دیکھا
آنکھون سے لگایا اور بہت خوش ہوا اور مضراب شاہ کے بھی بڑی توقیر اور عزت کی

احوال روانگی نگاہ ملک خوارزم سے خدمت مین امیر ابامسلم کے معہ دیگر سامان وغیرہ

راوی کہتا ہی کہ جب خوارزم شاہ حکم امام وقت سے آگاہ ہوا تو ہمراہ مضراب شاہ
حاکم خوارزم نے نقارہ رہائی زرہی و دیگر سامان حربی و خزانہ بیشمار و تیس ہزار
فوج جرار معہ سرداران نامدار و صدہا گھوڑے عمدہ معہ سامان اور ہزار غلام زرین
کمر خدمت مین امیر مسلم کے روانہ کیا اور جب امیر مسلم کے پاس مضراب شاہ یہ سب
سامان لیکر حاضر ہوے تو امیر مسلم نے مضراب شاہ کی بڑی توقیر کی مضراب شاہ
ایک کم عمر آدمی نہایت نیک خصلت تھا امیر مسلم کو بجاے اپنے پدر کے سمجھنے لگا
اور نہایت خدمت گذاری امیر مسلم کے کرنے لگا بعدہ امیر مسلم نے جسقدر
میوہ وغیرہ تحفہ خوارزم سے آیا تھا وہ سب مومنین کو تقسیم کر دیا اور تمام
سرداران اسلام امیر مسلم کے جان نثاری اور فرمان برداری مین پہنچنے لگے

القصہ ایک روز امیر مسلم نے اپنے دربار مین کہا کہ اب مین یہان سے جانے والا ہون حمزہ بن نوفل نے عرض کیا یا امیر فدوی آپ کو بہت آرام کے راہ سے لیجلیگا اگر حضور میرے کہنے پر عمل فرماوین امیر مسلم نے فرمایا اچھا تیری کہنے سے باہر نہونگا یہ فرماکر امیر مسلم ایک روز تاریخ اچھی نیک وسعد مین وہان سے روانہ ہوے اور حمزہ بن نوفل بہی ہمراہ امیر مسلم کے بطور راہ بر کے روانہ ہوا

احوال برآمد ہونے ایک بارگاہ کے صحرائی خوارزم مین

راوی کہتا ہی کہ ملک خوارزم مین بمقام صحرا کے ایک تہہ خانہ بہت وسیع اور نہایت تاریک تہا کہ کسی شخص کا حوصلہ نہو سکتا تہا کہ جو اندر اوسکے جاوے اور مشہور عام یہ بات تہی کہ اس تہہ خانہ مین بارگاہ یوسفی زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام سے رکہی ہی لیکن وہ مقام ایسا ہولناک تہا کہ کسی مین جرعت نہوتی کہ اوسکے اندر جاوے اور حال مفصل وہانکا دیکھہ آوے راوی کہتا ہی کہ ایک شب خوارزم شاہ نے خواب مین دیکہا کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ اے بادشاہ جو کہ بارگاہ تیرے سرحد مین فلان جگہہ تہہ خانہ کے اندر زمانہ دراز سے امانت رکہی ہی اوسکو صحرا سے نکلوا کر ہمارے دوست ابامسلم کو جلد پہونچادے اور ایک لوح اون بزرگوار نے دی کہ یہ فرمایا کہ اگر کوئی تجکو مانع ہو تو یہ لوح اوسکو دیکہا دینا الغرض جبکہ خوارزم شاہ صبح کو خواب سے بیدار ہوا تو کچھہ فوج اپنے ہمراہ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوا اور جب کہ اوس مقام مین پہونچا جسکا معائنہ خواب مین کیا تہا وہان ٹہہر گیا اور تہہ خانہ کی تلاش کرکے دروازہ تہہ خانہ پر گیا تو دیکہا کہ چند لوگ بصورت عجیب دروازہ پر دیکہے اور خوارزم شاہ اونکے صورتین دیکہکر خوف زیادہ ہوگیا کہ ناگاہ نظر خوارزم شاہ کے اوس صحرا مین ایک طرف

جا پڑے تو یہ دیکھا کہ کوئی طفل کم عمر شاہ خوارزم کیطرف دیکھکر اشارہ کرتا ہی کہ
اے شاہ میرے پاس جلد حاضر ہو خلاصہ یہ کہ شاہ خوارزم تنہا اوس طفل کے پاس
گیا اوس طفل نے ایک لوح حاکم خوارزم کو دی کہ یہ تیرے امانت ہی مجھسے
لے اور جا اپنے کام مین مصروف ہو الغرض شاہ خوارزم وہ لوح دیکر پھر دروازہ
تہہ خانہ پر گیا اور وہ لوح محافظان دروازہ کو دیکھائی وہ نگہبان فوراً وہانسے
غائب ہوگئے اور جانب صحرا سے ایک گرد پیدا ہوئی جب وہ گرد قریب شاہ
خوارزم کے آئے تو اوس مین سے فیروز شاہ ظاہر ہوے اور حاکم خوارزم
سے کہا کہ مین بحکم جناب امیر المومنین قاتل المشرکین علی ابن ابیطالب کے آیا
ہون تاکہ یہ بارگاہ ابامسلم کو پہونچا دون القصہ تہہ خانہ سے وہ باہر بڑی تکی
مشکل سے نکالی گئی اور ناگاہ دو ہزار شتر صحرا سے نمودار ہوے اور تیز
ہزار فراش زرین پوش پیدا ہوے اور بارگاہ کو معہ دیگر سامان متعلقہ
اوسکے اونٹون پر لادکر طرف امیر ابامسلم کے روانہ کیا راوی کہتا ہی کہ بعد
طی منازل جبکہ بارگاہ امیر مسلم کے پاس پہونچے اور امیر مسلم خط حاکم خوارزم
پڑھکر جملہ مضمون سے واقف ہوے تو خوارزم شاہ کے حقمین دعا کی
کہ الہی تو جملہ آفت سے خوارزم شاہ کو بچانا اور جسقدر مومن دیندار دوست
جناب حیدر کرار کے ہین اون سب کو اعانت کرنا تصدق جناب محمد و آل محمد
بعدہ امیر مسلم نے حکم دیا کہ یہ بارگاہ ایستادہ کیجادے چنانچہ چند روز کے
عرصہ مین بارگاہ ایستادہ ہوکر آراستہ ہوے اور جسقدر سامان بادشاہ
کو ضرور ہوتا ہی وہ سب سامان بارگاہ مین معجزہ سے پہونچ گیا راوی
کہتا ہی کہ وہ سامان ایسا عمدہ تہا کہ تمام دنیا کے شاہ اور شہریار کے پاس
ممکن تہا اور ہر طرف اوس بارگاہ کے نور اعرق گلاب کے مانند تہی اور

اسطرح سے وہ بارگاہ سجی ہوئی تھی گویا نمونہ بہشت تھا قلم کی طاقت نہین
کہ اوس بارگاہ کے تعریف لکھہ سکے القصہ جبکہ وہ بارگاہ تمام ساماں سے درست ہوکر
آراستہ ہوے تو ایک روز سعد بین امیر ابامسلم نے زانوے مضراب شاہ
پہ قدم رکھکر اوس بارگاہ کے تخت مرصع پر جلوہ فرمایا اور ہر طرف سے سرداران
نامداران نے شور مبارکباد بلند کیا اور امیر ابامسلم نے تخت پر جلوس فرماکر
بعد حمد خدا و نعت جناب رسولخدا زبان اپنی تعریف مین جناب علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کے کھولی اور بعد ازان مصیبت جناب شاہ شہیدان امام مظلوم
یعنے حسین علیہ السلام بیان کرکے تمام مومنین کو رولایا او شیرینی او طعام
نذرہ تقسیم کیا بعد فراق عزاے جناب سید الشہدا کے جملہ سرداران کو طلب کرکے
ہر ایک شخص کو علی قدر مراتب عہدہ عطا فرماکر خطاب عنایت فرماے اور مضراب
شاہ کو خطاب بیر پیشہ مومنین کا دیا اور سلیمان کنیر کو وزیر اپنا مقرر فرمایا
لعل جبہ بلندکمان کو عہدہ توپخانہ کا دیا اور لو رنگ شاہ کو قاضی مقرر کیا
محمد جمیل کو محتسب کیا ابو العطا و ابو الحسن داروغہ اردو کے معلے مقرر ہوے
محمد سر برہنہ حاکم شب ہوے اور ماباقی جملہ مومن علی قدر حال عہدون پر
قایم ہوے کہ اسی عرصہ مین خوردک بھی کہین باہر سے آیا اور حال تقسیم عہدہاے
جلیلہ ہر شخص کا دریافت کیا تو مایوس ہوکر رونے لگا اور سلیمان کنیر سے کہا کہ
افسوس امیر مسلم نے میرے قدردانی نہ کی اور مجھکو فراموش کیا کیا مین
اونکے غلامو مین نہ تھا اور جسقدر میں نے اونکے اطاعت کی ہے وہ اے خواجہ سلیمان
تمپہ خوب ظاہر ہے راوی کہتا ہے کہ خواجہ سلیمان کنیر خوردک کا بیان سنکر امیر ابامسلم
کے پاس گئے اور عرض کیا یا امیر خوردک روتا ہے کہ افسوس مجھے امیر نے فراموش
کیا امیر ابامسلم نے یہ حال سنکر خوردک کو اپنے پاس طلب کیا اور گلے سے

لگایا اور بہت دلجوئی کی اور عمدہ سالاری فوج اسلام کا غور دک کو دیکر خلعت فاخرہ سے ممتاز کیا راوی کہتا ہے کہ داغول لعنۃ شیطان بھی اپنی صورت بدلے ہوئے اوسی وقت دربار امیر مسلم مین موجود تھا اتفاقاً ابوالعطا نے داغول کو پہچانکر گرفتار کیا اور روبروے امیر مسلم کے حاضر کیا داغول نے امیر مسلم کو بہت تعظیم سے سلام کرکے دعا دی کہ خدا حضور کو یہ تخت و سرداری مبارک کرے فدوی کئی روز سے فاقہ مین ہے اور نہایت پریشان و محتاج ہے حضور کے جشن کی خبر سنکر آیا تھا کہ کچھہ تصدق مجکو بھی ملجاویگا یہ نہ جانتا تھا کہ ابوالعطا کے دام مین گرفتار ہوجاؤنگا یا امیر آج کچھہ انعام مجکو بھی مرحمت فرمائیے امیر ابامسلم نے یہ فرمایا کہ اے داغول کوئی خبر تازہ مجھہ سے بیان کر تب مین تیری جان بخشی کرونگا داغول نے کہا یا امیر ابامسلم تازہ احوال یہ ہے کہ مقام ہفت چاہ مین ماہیار بن اردشیر و اسود بن ارقم و رعد بن مدرک والیع کشمیری مختاج کے امداد کو بڑی فوج جرار سے آئی ہین اور ہر ایک سردار یہ دعوی کرتا ہے کہ ہم امیر ابامسلم سے جنگ کرینگے راوی کہتا ہے کہ ابھی داغول دربار امیر مسلم مین حال بیان کر رہا تھا کہ ناگاہ سعید زولابی بارگاہ مین آیا تو یہ سامان بارگاہ دیکھکر حیران ہوا کہ صبح تک یہان یہ صورت نہ تھی میرے جانے کے بعد کہان سے یہ سامان ہوگیا اور نہایت حیران ہوکر ہر طرف دیکھنے لگا کہ امیر ابامسلم نے زولابی کو قریب اپنے بلاکر خلعت دیا اور سب کیفیت ایستادگی بارگاہ زولابی سے امیر نے بیان کی اور زولابی کو افسر جاسوسان لشکر اسلام مقرر کیا کہ ناگاہ داغول نے پھر امیر مسلم سے عرض کیا یا امیر اب تک فدوی کو انعام عنایت نہ ہوا امیر مسلم نے کہا اور کوئی خبر خوش مجھے سنا داغول نے عرض کیا یا امیر چوکہ چند مومن ہاتھہ مین خوارج کے قید ہوگئے تھے اونکو سعید عیار

قحطبہ و سید حسن قحطبہ و شاہ طالبہ بکر آبادی و حاجی ابوالحسن یہ سالار ملک زاد
نے زمرہ دمشقی و عامر بن ضرارہ وغیرہ کو قتل کرکے رہا کیا ہی اور یہ سب مومن
ہیتنا پور مین مقیم ہین اور آپکا انتظار کرتے ہین امیر مسلم یہ خبر سنکر خوش ہوئے
اور راوی کو انعام دیا اور بعد ازان امیر مسلم نے خود کوچ کا سامان کیا اور
طرف ہیروشاہجہان کے روانہ ہوئے راہ مین حمزہ بن سعید نے عرض کیا یا
امیر اوس طرف سے چلئے جسطرف راہ مین ریگستان نہوے امیر مسلم نے
حمزہ بن سعید کے کہنے پر وہ راہ چھوڑ دی اور جسطرف سے جانے کو حمزہ نے
مشورہ دیا اوسطرف امیر مسلم روانہ ہوئے -

بیان احوال شکار کھیلنا امیر مسلم کا راہ مین

راوی لکھتا ہی کہ امیر مسلم جب روانہ ہوئے تو ایک روز امیر مسلم معہ لعل جبہ بلند لما
وچند مومنین واسطے شکار کے صحرا مین گئے اور ایک آہو کو امیر نے شکار کیا
اور اپنی ہمراہیون سے کہا کہ کباب اسکے تیار کرو مین زیر درخت آرام کرتا ہون
چنانچہ یاران امیر کباب لگانے مین مصروف ہوئے اور راوی لطفہ حرام نے
ملتانی شاہ خوارج کو جسکے وہ سرحد تھے یہ خبر کردی کہ ابامسلم چند لوگون سے
تیرے دام مین آگیا ہی اور تیرے حد مین شکار کو اپنے فوج چھوڑکے آیا ہی
جلد تو جاکر قید کرلے یا قتل کر پھر ایسا موقع تجکو ہاتھہ نہ آویگا عدلان شاہ و
ضلالان شاہ بلغاری یہ خبر سنکر بارہ ہزار فوج سے امیر مسلم کے طرف آئے
اور جب قریب امیر مسلم کے وہ لوگ پہونچے تو دیکھا کہ امیر مسلم نماز مین مصروف
ہین اور چند یار اونکے صف بستہ نماز مین مشغول ہین راوی نے کہا کہ اسی وقت
ابامسلم کو گرفتار کرلے پھر ایسا موقع نہ حاصل ہوگا عدلان شاہ نے کہا عبادت
خدا مین ایسے حرکت کرنا گناہ ہی مگر اپنے فوج سے یہ کہا کہ ہر چہار طرف سے

ابامسلم کو گھیرے رہو کہ بعد نماز نکل نہ جاوے اور امیر ابامسلم جب عبادت
خدا سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ہر چہار طرف فوج گھیرے ہوئے ہی ابامسلم نے اپنی
دل مین کہا الٰہی بواسطہ محمد وآل محمد کا اسوقت حکم کر دے کہ جناب امیر ابن ابیطالب
علیہ السلام میرے امداد کو جلد تشریف لاوین یہ دعا کرکے ابامسلم جلد گھوڑے
پہ سوار ہوے اور تملان شاہ و فضلان شاہ کے مقابل ہوکر کہا کہ تم لوگ کیون میر
راہ روکتے ہو جاؤ یہان سے چلے جاؤ نہین تو کوئیدم مین مارے جاؤ گے
اون دونون نے کہا یا ابامسلم اگر تم ہم دونون آدمیون کو ایک حملہ مین زیر
کردو تو ہم ایمان لاوینگے امیر مسلم نے کہا پھر تم اپنے قول سے منحرف ہو جانا
وہ بولے ہرگز ہرگز انحراف نکرینگے راوی کہتا ہی کہ وہ دونون بادشاہ نہایت
قوی تن اور بڑے ڈیل والا ور تھے اور طاقت مین اپنا کوئی ہمسر نہ رکھتے تھے
امیر مسلم نے کہا اچھا تم دونون ہوشیار ہو جاؤ یہ کہکر ابامسلم نے اپنے دونون ہاتھ
بڑھا کر اون دونون کے کمرون مین ڈالے یا حیدر کرار کہکر دونون کو ایکبار
گھوڑونسے اوٹھا لیا اور چاہا کہ زمین پر دے ماریں کہ وہ دونون بولے
اے بہادر ٹھہر جا ہمکو کچھ تجھ سے پوچھنا ہی ابامسلم نے اون کو زمین پر رکھدیا
وہ دونون بولے کہ اے ابامسلم ایک بات ہمکو بتا دے کہ تجھکو جناب حیدر کرار
سے کیا علاقہ ہی کیونکہ تیرا مذہب ابوترابی ہی تجھکو حیدر کے نام لینے سے کیا غرض
ہی حیدر کرار در حقیقت حاجت روا سے خلق ہی مگر وہ اپنے عدو کے مدد نہین
کرینگے جب تک کہ انسان مذہب حیدری قبول نہین کرتا تب تک پاک وصاف
نہین ہوتا امیر مسلم یہ کلام اونکا سنکر بولے کہ تم بڑے نادان ہوا ابوتراب
بھی ایک نام میرے آقا سے نامدار جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ہی اور مین
ایک کمترین غلام ہون جناب امیر المومنین کا یہ بیان سنکر وہ لوگ ابامسلم کے

قدم پر گرے اور بعدہ بغلگیر ہوکر کہا یا امیر مسلم ہمارے قصور معاف کر داب ہمکو داغولی نے دہوکے مین رکہا اور ہمسے مفسد حال عداوت بیان نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ قوم ابوترابی جدید پیدا ہوئی ہی اور ایک مذہب جدید ابامسلم نے ایجاد کیا ہی اسوجہ سے ہم تمہارے مقابلہ کو آئے تھے تمکو لازم ہی کہ تصدق نام جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہمارے جرم بحل کرو بعدہ عدلان شاہ نے ایک مسجد صندل سرخ کے اور ایک حوض جو کہ واسطے مروان کے بنوایا تہا وہ امیر مسلم کو نذر دیا اور بہت خزانہ دعوت مین دیا اور عدلان شاہ نے حکم دیا کہ داغولی کو جو کوئی گرفتار کر لاوے اوسکو انعام دونگا داغولی یہ خبر اپنی گرفتاری کے سنکر بہاگا اور محتاج کے پاس جاکر کہا کہ لے مبارک ہو عدلان شاہ و فضلان شاہ دونون حاکم ابوترابی ہوگئے اور زیادہ ابامسلم کو قوت فوج اور روپیہ سے ہوگئے محتاج یہ حال سنکر بہت گہبرایا اور خاموش ہو رہا اور ابامسلم عدلان اور فضلان شاہ کو اپنے بارگاہ مین لے اور دعوت کے اور امیر مسلم نے اپنی بارگاہ قریب چاہ نوح علیہ السلام یہ ایستادہ کرائے اور سب لشکر مومنین بھی اوسی جگہہ مقیم ہوا اور امیر مسلم نے جلوس کیا بعدہ مجلس عزاے جناب امام کونین حسین شہید برپا کرکے خوب گریہ و بکا کیا کہ روح جناب رسالت مآب خوش ہوے۔

بیان احوال گذشتہ عدلان شاہ کا

راوی کہتا ہی کہ جس زمانہ مین عدلان شاہ و فضلان شاہ نے بیعت امیر مسلم سے نہین کی تھی اور مسلم کی ملاقات سے فیضیاب نہوے تھے اور مذہب خلاف رکہتے تھے اوس وقت مین ایک دفعہ عدلان شاہ اور فضلان شاہ نے ملک خوارزم مین جاکر قصبہ ماہی گیران کو لوٹ لیا تہا اور کچھہ عورات قصبہ سے گرفتار کر لیگئے تھے

اور جب یہ خبر حاکم خوارزم کو ہوے تھے تو شاہ خوارزم نے مضراب شاہ کو
واسطے گرفتاری عدلان شاہ وغیرہ کے روانہ کیا تھا اور مضراب شاہ نے
پہلوان افراسیاب سرداخ عدلان شاہ کو گرفتار کیا تھا اور جسقدر لوٹ
قصبہ ہائے گبران سے عدلان شاہ وغیرہ لیگئے تھے معہ عورات قیدی کے
مضراب شاہ واپس کرلایا تھا اور عدلان شاہ و فضلان شاہ و مضراب
شاہ اوسی عہد مین مسلمان کرچکا تھا لیکن عدلان شاہ و فضلان شاہ بخوف ...
تقیہ رکھتے تھے جبکہ امیر مسلم کے بیعت ان دونون نے کی تب سے ظاہر و باطن
ایک ہو گیا اور تمام مومنین لشکر امیر مسلم عدلان شاہ وغیرہ کے خاطر دار کرنے لگے

تمت

حصہ اول

... شد بمقام لکھنؤ بمحلہ فراشخانہ وزیرگنج بتاریخ بست و ہفتم ماہ محرم سنہ ۱۳..ھ

مطابق تاریخ پانزدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸..ء

اطلاع

انشاء اللہ تعالےٰ حصہ دوم محاربہ حق ترجمہ جنگنامہ ابا مسلم کا عنقریب ملاحظہ
مومنین و شائقین مین آویگا۔ اور اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب
نہ چھاپین نہ چھپوائین ع برسولان بلاغ باشد و بس * راقم خیر خواہ مومنین سید عابد علی